سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

(سوموار12، منگل13، بدھ14، جمعرات15، جمعۃ المبارک16۔جولائی2010)

(یوم الاثنین29، یوم الثلاثاء30۔رجب المرجب، یوم الاربعاء یکم، یوم الخمیس2، یوم الجمع3۔شعبان المعظم1431ھ)

پندرھویں اسمبلی: انیسواں اجلاس

جلد19(حصہ دوم): شمارہ جات 6 تا10

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

انیسواں اجلاس

سوموار، 12-جولائی2010

جلد 19: شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا ------------	507
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	511
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	512

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
4۔	قواعد معطل کرکے صحافیوں کے حق میں قرارداد ایوان میں پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ ------------	515
	سوالات (محکمہ صحت)	
5۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	525
6۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	573
	توجہ دلاؤ نوٹس	
7۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا) ------------	589
	تحاریک التوائے کار	
8۔	ہجویری یونیورسٹی لاہور کا پاکستان انجینئرنگ کونسل سے منظوری کے بغیر کلاسوں کا اجراء اور ڈگری جاری نہ کرنے سے سینکڑوں خاندان متاثر (۔۔۔جاری)------------	590
9۔	ضلع بھکر کے موضع بھکر نشیب میں واقع 132 کنال اراضی پر محکمہ کی ملی بھگت سے بااثر شخصیت کا قبضہ ------------	592
10۔	دربار حضرت مادھولال حسینؒ لاہور کی ڈسپنسری کی اچانک مسماری سے اہل علاقہ کو علاج معالجہ میں دشواری کا سامنا ------------	595
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو ایوان میں متعارف ہوا)	
11۔	مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات مصدرہ 2010 ------------	597
12۔	محکمہ جنگلات پنجاب کے حسابات مد بندی کی رپورٹ برائے سال 06-2005 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	597
13۔	حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ	

	برائے سال07-2006کاایوان کی میزپر رکھاجانا ------------	598
14۔	حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ	
	برائے سال08-2007کاایوان کی میزپر رکھاجانا ------------	598
15۔	حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ	
	برائے سال09-2008کاایوان کی میزپر رکھاجانا ------------	599
16۔	حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ	
	برائے سال10-2009کاایوان کی میزپر رکھاجانا ------------	599
17۔	حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کی آڈٹ رپورٹ	
	برائے سال08-2007کاایوان کی میزپر رکھاجانا ------------	599

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
18۔	حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کی آڈٹ رپورٹ	
	برائے سال09-2008کاایوان کی میزپر رکھاجانا ------------	600
19۔	حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کی آڈٹ رپورٹ	
	برائے سال10-2009کاایوان کی میزپر رکھاجانا ------------	600
20۔	حکومت پنجاب کے محکمہ جات سول ورکس C&W، HUD &	
	PHE،I&P،LG&CD، P&Dاور EPکی آڈٹ رپورٹ	
	برائے سال08-2007کاایوان کی میزپر رکھاجانا ------------	601
21۔	حکومت پنجاب کے محکمہ جات سول ورکس C&W، HUD &	
	PHE،I&P،LG&CD، P&Dاور EPکی آڈٹ رپورٹ	
	برائے سال09-2008کاایوان کی میزپر رکھاجانا ------------	602
22۔	حکومت پنجاب کے محکمہ جات سول ورکس C&W، HUD &	
	PHE،I&P،LG&CD، P&Dاور EPکی آڈٹ رپورٹ	

	برائے سال10-2009کاایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	602
23۔	حکومت پنجاب کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی آڈٹ رپورٹ	
	برائے سال07-2006کاایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	603
24۔	حکومت پنجاب کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی آڈٹ رپورٹ	
	برائے سال08-2007کاایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	603
25۔	حکومت پنجاب کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی آڈٹ رپورٹ	
	برائے سال09-2008کاایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	604
26۔	حکومت پنجاب کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی آڈٹ رپورٹ	
	برائے سال10-2009کاایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	604
	مسودات قانون(جوزیر غور لائے گئے)	
27۔	مسودہ قانون(ترمیم)غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس	
	پنجاب مصدرہ2010(۔۔۔جاری) ------------	605

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
28۔	مسودہ قانون(ترمیم)کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی مصدرہ2010 ------------	607
29۔	مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب مصدرہ2010 ------------	609
30۔	مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ برائے انفراسٹرکچر	
	پنجاب مصدرہ2009 ------------	611

منگل،13۔جولائی2010

جلد 19:شمارہ7

31۔	ایجنڈا ------------	623
32۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	625
33۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	626

سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)

34۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 627

35۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 664

تعزیت

36۔ سابق ممبر اسمبلی حاجی غلام رسول شادی خیل کی وفات پر دعائے مغفرت ------------ 684

پوائنٹ آف آرڈر

37۔ وقفہ سوالات میں ضمنی سوالات کے حوالے سے تین سوالوں کی پابندی کے بارے میں جناب سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ ------------ 685

38۔ سرگودھا میں ہائی کورٹ بنچ کے قیام کا مطالبہ ------------ 686

تحاریک التوائے کار

39۔ ضلع کچہری لاہور کے مال خانہ میں کروڑوں روپے کا سامان کھلے آسمان تلے پڑا رہنے سے ناکارہ اور ضائع ہونے کا خدشہ (۔۔۔جاری) ------------ 689

40۔ لبرٹی چوک لاہور کی گرین بیلٹ پر پی ایچ اے کے عملہ و افسران کی ملی بھگت سے پلازہ مالک کا قبضہ (۔۔۔جاری) ------------ 689

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
41۔	لاہور میں بھکاریوں کی تعداد میں بے جا اضافہ، دہشت گردوں میں شامل ہونے کے خدشہ پر لوگوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	691
42۔	حکومت کی جانب سے پہلی جماعت کے بچوں کے لئے چھ کتابوں پر مشتمل کورس منتخب کرنے سے بچوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	691
43۔	ٹی ایچ کیو ہسپتال کہوٹہ کے ڈاکٹروں اور پولیس کا پوسٹ مارٹم میں عدم تعاون کے بارے میں افسران کو آگاہ کرنے پر معزز ممبر	

	کے خلاف مقدمہ کا اندراج (۔۔۔جاری)	692
44۔	مارکیٹ میں دستیاب کھلونوں میں زہریلے مادے کی مقدار زیادہ ہونے کی وجہ سے بچوں کی دماغی نشوونما متاثر ہونے کا خدشہ	694
45۔	پنجاب میں این جی اوز کی مشکوک سرگرمیاں	696
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
46۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر بورے والہ میں ہیپا ٹائٹس سنٹر کے قیام کا مطالبہ	701
	پوائنٹ آف آرڈر	
47۔	پانی کے حوالے سے ایوان میں بحث کرنے کا مطالبہ	703
48۔	شوگر ملز مالکان کی جانب سے گنے کے کاشتکاروں کو ادائیگی نہ ہونے سے پریشانی کا سامنا	706
	بحث	
48۔	صوبہ میں پانی کے حوالے سے عام بحث	706
49۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	719
	قرارداد	
50۔	اراکین اسمبلی اور صحافیوں میں پائی جانے والی غلط فہمی کو دور کرنا اور جمہوریت کے لئے صحافیوں کی جدوجہد کو خراج تحسین پیش کرنا	720
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	بدھ،14۔جولائی2010	
	جلد 19: شمارہ 8	
51۔	ایجنڈا	725
52۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	727

53۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	728
	سوالات (محکمہ جیل خانہ جات)	
54۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	729
	بحث	
55۔	صوبہ میں پانی کے حوالے سے عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	742
56۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری) ------------	763
57۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	771
	تحاریک التوائے کار	
58۔	بورے والہ کی رہائشی سکیم مجاہد کالونی کی جعلی الاٹمنٹ سے اصل الاٹیز کو پریشانی کا سامنا ------------	801
59۔	بورے والہ شہر میں ٹیوب ویل بند ہونے کی وجہ سے شہریوں کو پینے کا پانی میسر نہ ہونے سے پریشانی کا سامنا ------------	802
60۔	حلقہ پی پی۔218خانیوال میں نئے سکولز قائم کرنے کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے جاری ہونے والے ڈائریکٹوز پر عملدرآمد نہ ہونا ------------	803
61۔	محکمہ تعلیم کی حالیہ بھرتی میں افسران کی اقرباء پروری اور دوغلی پالیسی سے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد نظر انداز ------------	804
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
62۔	مسودہ قانون ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2010 ------------	807
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
63۔	کورم کی نشاندہی ------------	811
64۔	مسودہ قانون ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ	

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	اٹھارٹی پنجاب مصدرہ2010(۔۔۔جاری)	------------	812
65۔	مسودہ قانون امتحانات کمیشن پنجاب مصدرہ2010	------------	814

جمعرات،15۔جولائی2010

جلد 19: شمارہ 9

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
66۔	ایجنڈا	------------	821
67۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	823
68۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	824
	سوالات(محکمہ مواصلات وتعمیرات)		
69۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	825
70۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	863
	پوائنٹ آف آرڈر		
71۔	اسمبلی پریس گیلری میں صحافیوں کی آمد پر انہیں خوش آمدید اور خراج تحسین پیش کرنا	------------	879
	تعزیت		
72۔	کوئٹہ میں حبیب جالب بلوچ بی این پی کے سیکرٹری جنرل کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	881
	توجہ دلاؤ نوٹس		
73۔	لاہور۔ڈاکوؤں کی فائرنگ سے ڈاکٹر کی ہلاکت	------------	897

رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)

74۔ مسودات قانون انسٹیٹیوٹ آف ساؤتھ پنجاب ملتان، لاہور لیڈز یونیورسٹی
اور گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور مصدرہ 2010 کے بارے میں مجلس قائمہ
برائے تعلیم کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------ 898

تحاریک التوائے کار

75۔ نوشہرہ حلقہ پی پی۔39 میں وزیر اعلیٰ کی منظوری کے باوجود
گرلز ڈگری کالج کی تعمیر میں تاخیر ------------ 901

76۔ پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی جانب سے تعمیر شدہ مکانوں
کی قیمت میں بے جا اضافہ ------------ 902

77۔ صوبائی دارالحکومت لاہور میں بے روزگاری، تنگی حالات
اور دیگر وجوہات کی وجہ سے خودکشیوں میں اضافہ ------------ 903

78۔ لاہور میں جانوروں کی خوراک انسانوں کے لئے
کھلے عام فروخت ہونے سے بچوں کی نشوونما متاثر ہونے کا خدشہ ------------ 904

رپورٹیں (میعاد میں توسیع)

79۔ مسودہ قانون پنجاب ہیلتھ کیئر مصدرہ 2009 اور تحریک التوائے کار نمبر
1038/08 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 906

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)

80۔ مسودہ قانون سستی روٹی اتھارٹی مصدرہ 2009 ------------ 910

81۔ کورم کی نشاندہی ------------ 914

82۔ مسودہ قانون سستی روٹی اتھارٹی مصدرہ 2009 (---جاری) ------------ 916

83۔ کورم کی نشاندہی ------------ 944

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
84۔	مسودہ قانون سستی روٹی اتھارٹی مصدرہ2009(۔۔۔جاری)	------------	945
	بحث		
85۔	تحریک التوائے کار بر موضوع پنجاب میں این جی اوز کی مشکوک سرگرمیوں پر بحث	------------	948
	جمعتہ المبارک،16۔جولائی2010		
	جلد 19: شمارہ 10		
86۔	ایجنڈا	------------	965
87۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	967
88۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	968
	سوالات (محکمہ جات سماجی بہبود وترقی خواتین)		
89۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	969
90۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	1005
	تحاریک استحقاق		
91۔	ایس ایچ او تھانہ صدر لودھراں کا معزز رکن اسمبلی کا فون نہ سننا	------------	1025
	پوائنٹ آف آرڈر		
92۔	پی سی ایس افسران کے بارے میں تحریک التوائے کار کو منظور کرنے اور اس پر بحث کرنے کا مطالبہ	------------	1027
	تحاریک التوائے کار		
93۔	لبرٹی چوک لاہور کی گرین بیلٹ پر پی ایچ اے کے عملہ وافسران کی ملی بھگت سے پلازہ مالک کا قبضہ (۔۔۔جاری)	------------	1030
94۔	بورے والہ شہر میں واٹر سپلائی سکیمیں مکمل		

	اور چالونہ کرنے سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا ------------	1030
95۔	سینٹ ڈینس گرلز ہائی سکول کشمیر پوائنٹ مری کو جلانے کی وجہ	
	سے سینکڑوں بچیوں کا مستقبل تاریک ہونے کا خدشہ ------------	1032
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
96۔	محکمہ کی مبینہ ملی بھگت سے گورنمنٹ اسلامیہ سیکنڈری ہائی سکول	
	لیاقت باغ راولپنڈی پر لینڈ مافیا کا قبضہ ------------	1033
97۔	پلاسٹک بوتل واٹر کو منرل واٹر کا نام دے کر ملٹی نیشنل اور نیشنل کمپنیوں	
	کے علاوہ لوکل کمپنیوں کا عوام سے اربوں روپے بٹورنا ------------	1034
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
98۔	مسودہ قانون خواتین یونیورسٹی ملتان مصدرہ 2010 ------------	1037
99۔	انڈکس	

507

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،12۔جولائی2010

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)جنگلات2010(مسودہ قانون نمبر20بابت2010)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)جنگلات2010ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ محکمہ جنگلات پنجاب کے حسابات مدبندی کی رپورٹ برائے سال06۔2005ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر محکمہ جنگلات پنجاب کے حسابات مدبندی کی رپورٹ برائے سال06۔2005ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال07۔2006ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر حکومت پنجاب کے حسابات کے آڈٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے سال07۔2006ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال08۔2007ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر حکومت پنجاب کے حسابات کے آڈٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے سال08۔2007ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

508

5۔ حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال09۔2008ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر حکومت پنجاب کے حسابات کے آڈٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے سال09۔2008ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

6۔ حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال10۔2009ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر حکومت پنجاب کے حسابات کے آڈٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے سال10۔2009ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7۔ حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کی آڈٹ رپورٹ برائے سال08۔2007ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کے آڈٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے سال08۔2007 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

8۔ حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کی آڈٹ رپورٹ برائے سال09۔2008ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کے آڈٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے سال09۔2008 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

9۔ حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کی آڈٹ رپورٹ برائے سال10۔2009ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کے آڈٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے سال10۔2009 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

10۔ حکومت پنجاب کے محکمہ جات سول ورکس، P&D, LG&CD, I&P, HUD & PHE, C&W اورEPکی آڈٹ رپورٹ برائے سال08۔2007ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر حکومت پنجاب کے محکمہ جات سول ورکس، P&D, LG&CD, I&P, HUD & PHE, C&WاورEPکی آڈٹ رپورٹ برائے سال 08۔2007ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

11- حکومت پنجاب کے محکمہ جات سول ورکس،LG&CD, I&P, HUD & PHE, C&W کی آڈٹ رپورٹ برائے سال2008-09 ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر حکومت پنجاب کے محکمہ جات سول ورکس، LG&CD, I&P, HUD & PHE, C&W کی آڈٹ رپورٹ برائے سال2008-09 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

509

12- حکومت پنجاب کے محکمہ جات سول ورکس، P&D, LG&CD, I&P, HUD & PHE, C&W اورEP کی آڈٹ رپورٹ برائے سال2009-10 ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر حکومت پنجاب کے محکمہ جات سول ورکس، P&D, LG&CD, I&P, HUD & PHE, C&W اورEP کی آڈٹ رپورٹ برائے سال2009-10 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

13- حکومت پنجاب کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2006-07 ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر حکومت پنجاب کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2006-07 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

14- حکومت پنجاب کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2007-08 ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر حکومت پنجاب کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2007-08 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

15- حکومت پنجاب کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2008-09 ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر حکومت پنجاب کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2008-09 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

16۔ حکومت پنجاب کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 10-2009 ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر حکومت پنجاب کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 10-2009 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

17۔ مسودہ قانون (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب 2010 (مسودہ قانون نمبر 5 بابت 2010)

مسودہ قانون (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب 2010، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے آبکاری و محصولات نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، پر (ضمن 2 سے) ضمن وار غور وخوض کا دوبارہ آغاز۔

510

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب 2010 منظور کیا جائے۔

18۔ مسودہ قانون (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی 2010 (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی 2010، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی 2010 منظور کیا جائے۔

19۔ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2010 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2010، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف و اشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2010 منظور کیا جائے۔

20- مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ برائے انفراسٹرکچر پنجاب 2009 (مسودہ قانون نمبر 29 بابت 2009)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ برائے انفراسٹرکچر پنجاب 2009 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت ایک خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ برائے انفراسٹرکچر پنجاب 2009، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے منصوبہ بندی و ترقیات نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ برائے انفراسٹرکچر پنجاب 2009 منظور کیا جائے۔

511

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

سوموار، 12-جولائی2010

(یوم الاثنین، 29-رجب المرجب 1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِo

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٦١﴾ اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ
عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٢﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم
مَّن نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ مَوْتِهَا
لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٣﴾ وَمَا
هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ
الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٦٤﴾

سُوْرَۃُ العَنکبوت آیات 61 تا 64

اور اگر اُن سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔ اور سورج اور چاند کو کس نے (تمہارے) زیر فرمان کیا تو کہہ دیں گے اللہ نے۔ تو پھر یہ کہاں اُلٹے جا رہے ہیں (61) اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے (62) اور اگر تم اُن سے پوچھو کہ آسمان سے پانی کس نے برسایا پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد (کس نے) زندہ کیا تو کہہ دیں گے کہ اللہ نے ۔ کہہ دو کہ اللہ کا شکر ہے لیکن ان میں اکثر نہیں سمجھتے (63) اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشا ہے اور (ہمیشہ کی) زندگی (کا مقام) تو آخرت کا گھر ہے۔ کاش! یہ (لوگ) سمجھتے (64)

وماعلینا الاالبلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ہم سوئے حشر چلیں گے شاہِ ابرار کے ساتھ
قافلہ ہوگا رواں قافلہ سالار کے ساتھ
پُل سے مجھ سا بھی گنہگار گزر جائے گا
ہو گی سرکار کی رحمت جو گنہگار کے ساتھ
یہ تو طیبہ کی محبت کا اثر ہے ورنہ
کون روتا ہے لپٹ کر در و دیوار کے ساتھ
رہ گئے منزل سدرہ پہ پہنچ کر جبریل
چل نہیں سکتا فرشتہ تیری رفتار کے ساتھ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب میرے خیال میں آپ نے جو بات کی تھی اور جو طے ہوا تھا کہ Question Hour کے دوران کوئی point of order raise نہیں ہو گا۔ گورنمنٹ کی طرف سے نہ ہی اپوزیشن کی طرف سے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: اذان ہو رہی ہے۔ تشریف رکھیں۔

(اذان عصر)

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! میں اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میں نے جو بات پوچھی ہے میں نے جو بات آپ سے کی ہے وہ تو مجھے بتائیں کہ ہمارا فیصلہ کیا ہوا تھا؟

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سنوں گا، میں ضرور سنوں گا لیکن ایک اصول آپ نے طے کیا ہے اس پر کاربند رہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین اراکین حزب اختلاف اپنی سیٹوں پر کھڑی ہو گئیں
اور مطالبہ کیا کہ قائد حزب اختلاف کو بات کرنے دی جائے)

(معزز اراکین حزب اقتدار کی طرف سے "لوٹے، لوٹے" کی نعرہ بازی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو۔۔۔

MR. SPEAKER: No please. No cross talk. No Comments.

مجھے بات کرنے دیں۔میں بات کر رہاہوں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ آپ تشریف رکھیں، میں بات کر رہا ہوں، میں ان کی بات سنوں گا۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر!میں عرض کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر!میری آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ قائد حزب اختلاف پوائنٹ آف آرڈر پر جو بات کرنا چاہتے ہیں اس کا جواب بھی ہم سے لے لیں اور اس کے بعد جو ہاؤس کی sense ہو اس کے مطابق آپ عملدرآمد کریں۔

جناب سپیکر: جو بات میں نے پوائنٹ آف آرڈر کے بارے میں کی ہے کیا Business Advisory Committee میں بیٹھ کر یہ فیصلہ نہیں ہوا تھا؟ میں بات کر رہا ہوں اب کوئی بات نہ کرے۔ مہربانی۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز خواتین اراکین حزب اختلاف اپنی سیٹوں پر کھڑی ہو گئیں
اور مطالبہ کیا کہ قائد حزب اختلاف کو بات کرنے دی جائے)

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر!اگر۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ بات سننے دیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر!اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ فیصلہ تو ہوا تھا لیکن غالباً قائد حزب اختلاف آج ایک Resolution پیش کرنا چاہتے ہیں اور اسے out of turn take up کرنے کے لئے تحریک move کرنا چاہتے ہیں۔ان کو اس تحریک کی اجازت دینے سے پہلے ان کا مؤقف بھی House سن لے اور میرا بھی سن لے اس کے بعد جو House کی sense ہو اس کی اجازت دے دی جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، انہوں نے میری بات کی تائید کی ہے کہ واقعی فیصلہ اسی طرح ہوا تھا کہ during Question Hour کوئی point of order کسی طرف سے نہیں ہو گا لیکن چونکہ وہ قائد حزب

اختلاف ہیں اب انہوں نے اپنی بات سے خود انحراف کر لیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔وہ قائد حزب اختلاف ہیں میں floor ان کو دیتا ہوں۔چودھری صاحب! آپ بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): شکریہ۔جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

قواعد معطل کر کے صحافیوں کے حق میں قرارداد ایوان میں پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ ابھی وقفہ سوالات شروع نہیں ہوا اور دوسری بات یہ ہے کہ کچھ اہم باتوں پر گفتگو کرنے کے لئے جب ہمارا فیصلہ ہوا تھا تو اس کے بعد بھی Business Advisory Committee کی revisions ہوتی رہی ہیں اور یہاں پر point of orders بھی لئے جاتے رہے ہیں۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں پر بات کرنے کی بلکہ consensus کے ساتھ بات کرنے کی اجازت دی۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں جو میڈیا کی مذمتی قرارداد تھی،7۔ تاریخ کو یہاں پر شروع ہوئی جب Chief Executive بھی یہاں پر تشریف فرما تھے، تقاریر ہو رہی تھیں تو میں نے اجازت مانگی اور جب آپ نے اجازت مرحمت فرمائی اور on record میں نے کہا تھا کہ یہ غلط بات ہو رہی ہے اور یہ بات کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے، اچھے اور بُرے ہر جگہ ہوتے ہیں لیکن میڈیا کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی اس ایوان میں نہ لائی جائے۔ اس کے بعد میں نے یہاں پر یہ بھی کہا تھا کہ اگر کوئی بھی کارروائی کی گئی تو ہم اس کا حصہ نہیں بنیں گے ہم اس کا بائیکاٹ کریں گے۔

(معزز اراکین حزب اقتدار کی جانب سے جھوٹا، جھوٹا کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: ان کو بات کرنے دیں۔ آپ خاموش رہیں میں بات کروں گا۔ جی، چودھری صاحب! آپ فرمائیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! اس کے بعد جب 9۔ تاریخ کو آپ نے Business Advisory Committee کی میٹنگ بلائی تو میں تھوڑا سا late ہو گیا اور جب آیا تو ایک printed قرارداد وزیر قانون صاحب کے ہاتھ میں تھی جو آپ کی موجودگی میں انہوں نے مجھے پکڑائی۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے آنے سے پہلے میٹنگ کر رہے تھے یہ قرارداد ہے جو آج ہم نے پیش کرنی ہے۔

(معزز اراکین حزب اقتدار کی جانب سے جھوٹ، جھوٹ کی آوازیں)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ .No interruption. No cross talk please مجھے ان کی بات سننے دیں۔ جی، چودھری صاحب! آپ فرمائیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): میں نے وہ قرارداد پڑھنے کے بعد اس طریقے سے table کے اوپر رکھتے ہوئے کہا کہ یہ آپ غلط کر رہے ہیں میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ یہ آپ پیش نہ کریں اور ہم اس پر دستخط کریں گے اور نہ ہی اس کا حصہ بنیں گے بلکہ ہم اس کا بائیکاٹ کریں گے۔ یہ کہہ کر جب میں اُٹھ کر آ گیا اور مجھے لیاقت انصاری باہر ملے انہوں نے بھی پوچھا کہ کیا فیصلہ ہوا میں نے اسے کہا کہ میں نے اسے defend کیا ہے اور دستخط کرنے سے بھی انکار کیا ہے جو وزیر قانون نے ہمیں وہاں پر printed material دیا ہے اور اس کے بعد ہم نے اس کا بائیکاٹ بھی declare کیا۔ آپ کی Resolution پیش ہونے سے پہلے وہاں پر یہ ticker چل چکے تھے۔ اس کے بعد۔۔۔

(معزز اراکین حزب اقتدار کی جانب سے جھوٹ، جھوٹ کی آوازیں)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ .No please. Order please مجھے قائد حزب اختلاف کی بات سننے دیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: یہ سب جھوٹ ہے۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہ کریں۔ No cross talk

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! اس وقت Assembly premises کے اندر Chief Executive بھی موجود تھے، وزیر قانون کے علاوہ چار پانچ وزراء بھی یہاں پر

موجود تھے، دو سیاسی جماعتیں یہاں پر موجود تھیں انہوں نے اسے اپنے طور پر بغیر کسی رکاوٹ کے اس کو منظور کیا۔ اس وقت ہی ہم نے میڈیا کے حق میں یہاں پر قرارداد جمع کروائی۔ میں آج استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح اس مذمتی قرار داد کو rules relax کر کے پڑھنے کی اجازت دی گئی تھی مجھے بھی rules relax کر کے پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جھوٹ، جھوٹ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: بات سنیں۔ رانا صاحب ایک منٹ مجھے دے دیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ میری بات سنیں۔ (قطع کلامیاں)

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جھوٹ، جھوٹ۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا کرتی ہیں؟ میری بات نہیں سنتیں، تشریف رکھیں۔ دیکھیں چودھری صاحب! جہاں تک اس قرارداد کی بات ہے تو جب یہ قرارداد یہاں پیش ہوئی اور اس پر Chair کی طرف سے ہاں اور نہ کی بات ہوئی تو اس وقت آپ کی پارٹی کے نمائندگان یہاں موجود تھے ان میں سے کسی نے بھی اسے oppose نہیں کیا۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کا شکر گزار ہوں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں یہ بات on record لانا چاہتا ہوں کہ جب میں نے پیغام بھیجا تو میرے تمام ساتھی باہر آ گئے تھے لیکن کچھ ساتھی جو ہم میں سے سر کوپ بنے ہوئے ہیں وہ تو بڑی دیر سے یہاں پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اس دن میڈیا کے خلاف مذمتی قرارداد پیش کی گئی تھی آج مجھے میڈیا کے حق میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کا مشکور ہوں کہ انہوں نے آج یہ تحریک پیش کرنے سے پہلے کہ رولز suspend کر کے انہیں میڈیا کے حق میں قرارداد

پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ انہوں نے اس کی جو وجوہات بیان کیں اس میں انہوں نے دو تین باتیں کی ہیں۔ جس طرح انہوں نے اس سارے واقعہ کی background پیش کی میں بھی مختصر الفاظ میں قائد حزب اختلاف کی یاد داشت کے لئے یہاں پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ واقعہ بدھ کے روز 7۔ تاریخ کو اس طرح سے شروع ہوا تھا کہ ہمارے ایک معزز رکن شوکت عزیز بھٹی نے اپنے متعلق یہ بات کی کہ میری ڈگری جعلی نہیں ہے اصلی ہے لیکن میرے خلاف غلط سٹکر چلائے گئے، غلط خبر چلائی گئی جس کی وجہ سے میری والدہ کو heart attack ہو گیا۔ اس کے بعد ہماری معزز رکن سیمل کامران نے اٹھ کر اسی موضوع پر بات کی اور بات کرتے کرتے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن جناب محمد ثناءاللہ خان مستی خیل ایوان میں داخل ہوئے
تو معزز اراکین اسمبلی نے ڈیسک بجا کر انہیں خوش آمدید کہا اور نعرے لگائے کہ
مستی خیل ہم تمہارے ساتھ ہیں)

جناب سپیکر: پلیز! شور کم کریں اور بات سنیں۔ آرڈر پلیز۔ وسیم قادر صاحب! آرڈر پلیز۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جب میری بہن اور اس معزز ہاؤس کی رکن سیمل کامران یہاں پر بات کرتے ہوئے۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جب اس معزز ایوان میں میری بہن معزز رکن جسے ہر وقت قائد حزب اختلاف کسی نہ کسی بات پر یہ کہتے رہتے ہیں کہ اٹھو اٹھو، اٹھو شور کرو، شور کرو، شور کرو۔ یعنی جو بات یہ خود کرنے کی ہمت نہیں رکھتے یہ اس سے کرواتے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز! ان کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جب وہ بات کرتے ہوئے جذبات میں آ گئیں اور جذبات میں آ کر انہوں نے رونا شروع کر دیا اس کے بعد ایک ایسا ماحول بنا جس ماحول میں ہوش سے

زیادہ جوش کا دخل ہو گیا اور اس کے بعد کچھ دوست آپ کے چیمبر میں اکٹھے ہوئے۔ آپ نے مجھے ہاؤس سے باہر بلایا جب میں آپ کے چیمبر میں گیا تو وہاں پر تقریباً پندرہ سولہ معزز اراکین بیٹھے تھے اور وہاں پر ان معزز اراکین کا یہ مطالبہ تھا کہ میڈیا کی ان باتوں کے خلاف جو انہوں نے نشاندہی کی تھی بائیکاٹ کیا جائے۔ میں نے یہ عرض کیا کہ میڈیا اس معزز ایوان کی آنکھیں اور کان ہے ہم یہاں پر جو perform کرتے ہیں۔

(اپوزیشن کی طرف سے جھوٹ، جھوٹ کے نعرے)

جناب سپیکر: ایسا مت کریں۔ پلیز! رانا صاحب کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): ہم یہاں پر جو perform کرتے ہیں وہ ہمارے حلقوں اور ہمارے لوگوں تک میڈیا کے ذریعے سے ہی پہنچتا ہے۔ میڈیا کا بائیکاٹ ممکن نہیں ہے ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد وہاں پر consensus کے ساتھ یہ طے ہوا کہ جن دوستوں نے مختلف معاملات کی نشاندہی کی ہے وہ دوست علیحدہ کمیٹی روم میں بیٹھ جائیں اور وہاں پر جو Resolution یا جو بات تیار کریں اس کو تسلیم کر لیا جائے گا۔۔۔

سیدہ ماجدہ زیدی: یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ماجدہ زیدی صاحبہ! تشریف رکھیں۔ آپ ان کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جو میٹنگ ہوئی تھی اس کی حاضری کی کاپی میرے پاس ہے۔

(اس مرحلہ پر وزیر قانون نے میٹنگ کی حاضری کی کاپی ایوان میں لہرائی)

(حکومتی بنچوں کی طرف سے شیم، شیم کے نعرے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): باعث شرم تو ان لوگوں کے لئے ہے جن کی پارٹی کی نمائندگی اس حاضری شیٹ پر ہے لیکن وہ اس بات سے انکار کرتے ہیں۔ جناب قائد حزب اختلاف! اس کمیٹی نے جو قرارداد تیار کی اس میں۔۔۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جھوٹ، جھوٹ۔

جناب سپیکر: دیکھیں! پھر اس طرح اچھا نہیں ہو گا- پھر اگر آپ کی طرف سے بولیں گے تو ادھر سے نہیں بولنے دیں گے۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی مہربانی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان کو شور کرنے دیں اور آپ میری بات سنیں- میں نے ان معزز ممبران سے request کر کے اس قرار داد میں سے وہ الفاظ جن کے اوپر اعتراض کیا جا سکتا تھا انہیں حذف کروایا اور میں اس قرار داد کے دو پیرے پڑھنا چاہتا ہوں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: قرار داد پر signatures نہیں تھے-

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ کو اجازت نہیں دیتا- This is not good. آپ نے اپنی بات کی ہے اب ان کو بات کرنے دیں۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس قرار داد میں یہ دو پیرے شامل کرائے گئے اور میں انہیں پڑھنا چاہتا ہوں "یہ ایوان وطن عزیز میں ذمہ دارانہ اور غیر جانبدارانہ صحافت کرنے والے اہل صحافت کے کردار اور قربانیوں کا معترف ہے اور ان کی قومی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔" (نعرہ ہائے تحسین)

ایک پیرا یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اراکین اسمبلی اور میڈیا کے نمائندوں پر مشتمل ایک مشترکہ کمیٹی تشکیل دے جو اس صورتحال کا جائزہ لے کر قابل عمل سفارشات پیش کرے۔"

ڈاکٹر سامیہ امجد: اس قرار داد پر signature نہیں تھے-

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کمیٹی روم اے میں جو میٹنگ ہوئی تھی اس کی جو حاضری ہے میں نے اس کی کاپی پیش کی ہے اور میں یہ کاپی قائد حزب اختلاف کی خدمت میں بھی پیش کرتا ہوں کہ وہ اس میں اپنی پارٹی کی نمائندگی دیکھ لیں- اب بات رہی قرار داد کی میں اس سلسلے

میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صحافیوں اور میڈیا کا جو کردار ہے کیا اس کردار کو ہم سے کوئی زیادہ جانے گا؟ وہ آمریت کے آٹھ سال جس وقت ہمارے اوپر تشدد ہوا، ہمیں جیلوں میں ٹھونسا گیا، ہماری قیادت کو جلاوطن کیا گیا اس وقت یہی میڈیا تھا جو ہمارے ساتھ تھا۔ہم میڈیا کے اس ساتھ کو ساری زندگی نہیں بھول سکتے۔ہم اپنی زندگی بھی اپنے ان صحافی بھائیوں اور ان لوگوں کو جنہوں نے اس مصیبت کی گھڑی میں ہمارا ساتھ دیا ہم دے دیں تو پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس کا مداوا نہیں ہو گا لیکن اگر حسین کے طرف داروں، حسین کے چاہنے والوں میں صحافی،mediaاور ہم ایک ہی کشتی کے مسافر ہیں۔ہم نے مل کر آمریت کے خلاف جدوجہد کی ہے۔ہم مل کر اس ملک میں جمہوریت لے کر آئے ہیں لیکن اگر حسین کے طرفداروں کے درمیان آپس میں کوئی اَن بَن ہو جائے گی تو کیا یزید کے پٹھو آکر صلح کروائیں گے ؟یہ نہیں ہو سکتا۔جمہوریت کے لئے جان نچھاور کرنے والے،جمہوریت کے قافلے کے ہمسفروں کے اور جمہوریت کے لئے جدوجہد کرنے والوں کے درمیان اگر کوئی جھگڑا ہو گا تو ہم آپس میں مل بیٹھ کر اس کو طے کریں گے۔آمریت کے گماشتے اس میں آکر ہمیں نہیں سمجھا سکتے۔ہم ان آمریت کے گماشتوں کو یہ موقع نہیں دیں گے کہ وہ آکر ہماری باتوں میں دخل دیں۔Media کے ساتھ ہم خود بیٹھیں گے اورMedia کے ساتھ ہم بات کریں گے۔اگر ہماری کسی بات سے،اگر ہمارے کسی لفظ سے ہمارےMedia کے ساتھیوں اور بھائیوں کو کوئی شکایت ہے تو ہم خود ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کریں گے اور ان کی شکایت کو دُور کریں گے۔Media کے ہمارے بھائی، جنہوں نے ہماری خاطر آٹھ سال ڈنڈے کھائے، جنہوں نے ہماری خاطر آٹھ سال جیلیں کاٹیں، جنہوں نے ہماری خاطر آٹھ سال قربانیاں دیں اگر ان کو ہمارے کسی لفظ سے دکھ پہنچا ہو گا تو اسے ہم خود دور کریں گے۔اگر ہمیں بھی کوئی گلہ ہو گا تو ہم اپنے بھائیوں سے وہ ضرور کہیں گے۔آمریت کے وہ گماشتے جو پچھلے دو تین دنوں سے سڑکوں پر نکل آئے ہیں اور وہMedia کے ساتھ یکجہتی کا سبق دیتے ہیں۔میں آپ کی وساطت سے ان سے اور قائد حزب اختلاف سے پوچھنا چاہوں گا کہ جس دنGEO کے دفتر کے اوپر حملہ ہوا تھا اس دن چودھری پرویز الٰہی کہاں تھا؟اس دن تو یہ بھیگی بلی بنا ہوا تھا۔جس دن "آج" کے اوپر حملہ ہوا، جس دن 12۔مئی کو کراچی میں coverage کرنے والے صحافیوں کے اوپر گولیاں چلائی گئیں اور جس دن پورےmedia کوoff-air کیا گیا اس دن تو یہ بھیگی بلی بن کر بیٹھے تھے۔میں اس معزز ایوان کے سامنے

ان لوگوں پر واضح کر دوں کہ اب یہ بھیگی بلی سو چوہے کھا کر حج پر جانا چاہتی ہے تو ہم اسے نہیں جانے دیں گے۔ یہ اس بات کو بھول جائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں، راجہ ریاض صاحب اور رانا مشہود صاحب، ہم باہر گئے تھے۔ ہم نے Media کے اپنے بھائیوں سے یہ کہا کہ آپ اور ہم اس ملک میں جمہوریت کو بحال کرنے والے ہیں۔ اس سفر کو لے کر آگے چلنے والے ہیں اور ہم نے آمریت کے ان گماشتوں سے جمہوریت چھین کر بحال کروائی ہے۔ ہم نے اس سفر کو کامیابی سے طے کرنا ہے۔ ہمارے جو بھی معاملات ہیں ہم ان کو آپس میں مل بیٹھ کر طے کریں گے۔ Media کے منتخب نمائندوں کے ساتھ بیٹھ کر جو بات طے ہو گی، جس Resolution پر media on board ہو گا، جس قرار داد پر ہمارے میڈیا کے بھائیوں کی تسلی ہو گی اس قرار داد کو اس معزز ایوان سے متفقہ طور پر منظور کروایا جائے گا۔ میں اپنے media کے بھائیوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ معزز ایوان اس قرار داد کو complete consensus کے ساتھ اور متفقہ رائے کے ساتھ منظور کرے گا۔ آمریت کے ان گماشتوں کو ہم یہ کھیل نہیں کھیلنے دیں گے۔ یہ اپنا Resolution لیں اور واپس اس بھیگی بلی کے پاس جائیں اور اسے بتا دیں کہ سو چوہے کھانے کے بعد ہم اب تمہیں حج پر نہیں جانے دیں گے۔

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے جھاڑیں کھانے کے بعد جلدی میں یہ قرار داد دستخط کر کے جمع کروائی ہے۔ یہ incomplete، insufficient ہے اور یہ اس صورتحال کا ازالہ نہیں کرتی۔ اس صورتحال کے ازالہ کے لئے ہم اور ہمارے صحافی بھائی مل بیٹھ کر ایک مشترکہ Resolution لائیں گے اور اسے اتفاق رائے سے پاس کروائیں گے۔ بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! رانا صاحب نے میرے حوالے سے بہت سی personal باتیں بھی کہی ہیں۔ مجھے ایک منٹ بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ پہلے Resolution پر Media کو on board لے کر آئے تھے؟ اس وقت کون سا Media on

board تھا؟ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کا جہاز ہوا میں اُڑا کرتا تھا، یہی میڈیا ان کو لے کر آیا تھا، اسی Media نے ان کا جہاز زمین پر اتارا تھا۔ اسی میڈیا کے طفیل آج یہ حکمران بنے بیٹھے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ چودھری صاحب! اب تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! آج یہ ضیاء الحق کے پٹھو، ضیاء الحق کے گماشتے کیا بات کرتے ہیں، انہوں نے یہاں پر ضیاء الحق کو لا کر بٹھایا تھا۔ یہ ضیاء الحق کے گماشتے کیا بات کرتے ہیں؟ پہلے انہوں نے جسٹس سجاد علی شاہ پر حملہ کیا اور کل انہوں نے میڈیا پر حملہ کیا۔ ہم میڈیا کے حق میں قرارداد لانا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ قائد حزب اختلاف سے کہیں کہ یہ اپنی تحریک move کریں، یہ آمریت کے گماشتے اپنی تحریک move کریں۔ یہ پورا ہاؤس اس کو reject کرے گا۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، علی حیدر نور خان نیازی صاحب!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! پہلے مجھے اپنی تحریک پیش کرنے دیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! نیازی صاحب پارلیمانی پارٹی کے leader ہیں پہلے انہیں بات کر لینے دیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے floor دیا۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں اپنی قرارداد پیش کرنے کے لئے تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے یہ پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Sir I move:
That Rule 115 and all relevant rules be suspended under rule 234 and I may be allowed to move a Resolution in favour of Media.

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! آپ ہاؤس کی sense لے لیں۔ اگر ہاؤس اجازت دے تو پھر یہ اپنی تحریک پیش کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، میں ہاؤس کی sense لینا چاہوں گا۔ قائد حزب اختلاف نے قرارداد پیش کرنے کے لئے تحریک پیش کی ہے۔ کیا ہاؤس ان کو اجازت دیتا ہے؟

معزز ممبران: نہیں، نہیں۔

جناب سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔ اکثریت نے اس کو نامنظور کیا ہے۔ جی، علی حیدر نور نیازی صاحب!

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! آپ نے مجھے floor دے دیا تھا اس کے بعد قائد حزب اختلاف نے بولنا شروع کر دیا۔ میں اس قرارداد کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے افسوس ہو رہا ہے، میں اپنے معزز بھائیوں اور بہنوں کو یہ کہنا چاہوں گا کہ آج جو منافقت میں نے یہاں دیکھی ہے وہ منافقت میں نے آج سے پہلے کہیں نہیں دیکھی۔ آمریت اور جمہوریت کے درمیان یہی فرق ہے۔ آج یہ میڈیا کے اندر جو نمبر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میڈیا کو وہ دن یاد ہے جب ان کی حکومت میں میڈیا پر لاٹھیاں برسائی جاتی تھیں۔ میڈیا کو وہ دن یاد ہے جب ان کی حکومت میں channels کو بند کر دیا جاتا تھا۔ میڈیا کو وہ دن یاد ہے جب ان کی حکومت میں صحافیوں کو اغواء کر کے بند کر دیا جاتا تھا۔ میں حیران ہوں کہ آج یہ کس منہ سے میڈیا کی آزادی کی باتیں کر رہے ہیں؟ یہ اس جمہوریت کا حُسن ہے کہ ہم نے میڈیا کے خلاف کوئی بات نہیں کی، ہم میڈیا کی آزادی کے حق میں ہیں۔ ہم میں اپنے اوپر تنقید برداشت کرنے کا بھی حوصلہ ہے۔ ہم نے ان کی طرح channels بند نہیں کئے۔ ہم نے ان کی طرح کیبل بند نہیں کی، ہم نے میڈیا کے حق میں قرارداد منظور کی ہے۔ ہم نے میڈیا کے خلاف کوئی قرارداد منظور نہیں کی ہے۔ اگر یہ کہہ دینا کہ Media responsible نہیں ہے کل سے

یہ debate شروع ہو چکی ہے کہ ہماری قرارداد ٹھیک تھی ان کا منافقانہ چہرہ میڈیا کے سامنے آیا ہے۔ آج میری honourable Member آمنہ الفت میڈیا کی آزادی کے لئے بات کر رہی ہیں انہوں نے چار دن پہلے یہ فرمایا، آج میڈیا والے سن لیں، یہ عوام سن لے اور یہ دیواریں بھی سن لیں کہ آج جمہوریت کو derail کرنے کے ایجنڈے پر کام ہو رہا ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میری دوسری قابل عزت بہن محترمہ سیمل کامران فرماتی ہیں کہ یہ ہماری عزتیں اچھالتے ہیں، یہ ہم پر گانے picturize کرتے ہیں، یہ film industry نہیں ہے یہ پنجاب اسمبلی ہے، یہ ہمیں ذلیل کرتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ میڈیا والے ہمارے بھائی ہیں ہم ان کی عزت کرتے ہیں، ہم آزاد میڈیا پر یقین رکھتے ہیں اور ان کی یہ سازشیں کامیاب نہیں ہوں گی اگر یہ سچ پر یقین رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہہ دیں کہ ان کے معزز ممبران اس میں شامل نہیں تھے۔۔۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ نیازی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، راجہ ریاض صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم issue پر مجھے اظہار خیال کرنے کا موقع دیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ آصف علی زرداری ہمارے شریک چیئرمین ہیں اور صدر پاکستان ہیں۔ محترمہ کی شہادت کے بعد میڈیا کی طرف سے جس طرح انہیں تنقید کا نشانہ بنایا گیا، جس طرح ہماری حکومت پر الزامات کی ایک بوچھاڑ کی گئی لیکن ہم نے میڈیا کی اس تمام تنقید کو بڑے حوصلے اور بڑے صبر کے ساتھ برداشت کیا۔

جناب سپیکر! ہم میڈیا کا احترام کرتے ہیں، ہم جمہوری اداروں کا احترام کرتے ہیں، ہم آج فخر سے کہتے ہیں کہ ہم نے ہمیشہ جمہوریت کے لئے قربانیاں دی ہیں اور ہماری قیادت نے اس جمہوریت کے لئے اپنی جان تک کی قربانی دی ہے۔ میڈیا ایک اہم ستون ہے اور اس نے اس ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لئے جو قربانیاں دی ہیں ہم اس پر میڈیا کو سلام پیش کرتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس ملک میں جمہوریت کی مضبوطی کے لئے میڈیا کی آزادی ضروری ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ صوبہ سندھ میں ہماری حکومت ہے لیکن وہاں پر آج تک میڈیا کے خلاف کوئی بات نہیں ہوئی، گلگت بلتستان میں ہماری حکومت ہے ہم نے وہاں پر بھی میڈیا کے خلاف کوئی بات نہیں کی، وفاق میں بھی ہماری حکومت ہے ہم نے وہاں پر بھی میڈیا کے متعلق کوئی بات نہیں کی ہم یہاں پر بھی میڈیا کا احترام کرتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ

ہمیں تمام ستونوں کو مل جل کر کام کرنا چاہئے تاکہ جمہوریت مضبوط ہو اور جمہوری ادارے مضبوط ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں نے آج میڈیا کے حق میں جو قرارداد پڑھی ہے اس کو پیپلز پارٹی اور (ن) لیگ کے House نے reject کیا ہے کہ ہم اس قرارداد کو پیش کرنے کی اجازت نہیں دیتے اس پر ہم احتجاجاً walkout کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین اپوزیشن walkout کرکے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر: ایسے نہ کریں، یہ کیا بات ہوئی؟ میں Leader of the Opposition اور اپوزیشن کے جملہ صاحبان سے کہتا ہوں کہ اندر تشریف لے آئیں تاکہ House کی کارروائی کو چلایا جائے۔ میرے خیال میں انہیں منانے کے لئے کائرہ صاحب، سندھو صاحب، حاجی اللہ رکھا اور میری بہن محترمہ ساجدہ میر جائیں اور انہیں واپس House میں لے کر آئیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! چونکہ (ق) لیگ Ladies Party ہے اس لئے آپ انہیں منانے کے لئے Ladies کی ایک کمیٹی بناتے۔ آپ نے جن معزز ممبران کو بھیجا ہے ان کو واپس بلائیں اور ہماری معزز خواتین میں سے کمیٹی بنا کر انہیں واپس ایوان میں لانے کے لئے بھیجیں۔

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: میرے بھائی! وہ میرا کام ہے، آپ کی بڑی مہربانی۔ جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈا کے مطابق محکمہ صحت کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 441 محترمہ عارفہ خالد پرویز کا ہے۔

چلڈرن ہسپتال لاہور۔ تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے مسائل

*441: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے صرف چلڈرن ہسپتال میں علاج کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے چلڈرن ہسپتال میں مناسب بندوبست نہ ہے، ایک بستر پر ایک سے زائد مریض بچے پڑے رہتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں صفائی کے معیار کا خیال نہیں رکھا جاتا اور گندی خون آلود اور الٹی والی چادریں پڑی رہتی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ بچوں کے والدین ولواحقین کے لئے کوئی بیٹھنے کا مناسب انتظام نہ ہے ڈاکٹرز اور عملے کا روّیہ بھی نامناسب ہوتا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو حکومت اس سلسلے میں کب تک مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) تھیلیسیمیا کے مریضوں کا علاج چلڈرن ہسپتال لاہور کے علاوہ مختلف ہسپتالوں، گنگا رام ہسپتال، میو ہسپتال اور سروسز ہسپتال میں بھی کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ فاطمید فاؤنڈیشن، سندس فاؤنڈیشن، ہلال احمر میں بھی اس مرض کا علاج ہوتا ہے۔

(ب) چلڈرن ہسپتال کی انتظامیہ کی رپورٹ کے مطابق چلڈرن ہسپتال میں تھیلیسیمیا کے مریضوں کے مکمل علاج کی سہولیات موجود ہیں ان مریضوں کی مکمل تشخیص علاج اور احتیاطی تدابیر کے حوالے سے مکمل انتظامات ہیں۔

(ج) اس ضمن میں ہسپتال انتظامیہ سے رپورٹ طلب کی گئی ان کے مطابق صفائی کے معیار کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔

(د) بچوں کے والدین ولواحقین کے لئے بیٹھنے کا مناسب انتظام ہے۔ڈاکٹرز اور عملہ کا روّیہ بھی مناسب ہے اس سلسلے میں کسی بھی تکلیف کی صورت میں انتظامیہ سے ہر وقت رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

(ہ) ندارد۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! میں اس question کو اس لئے بہت زیادہ اہمیت دیتی ہوں کہ اسمبلی میں آنے سے پہلے میرے ہاتھوں میں تھیلیسیمیا کے ایک مریض نے جان دی تو میں نے اللہ سے دعا کی کہ مجھے ایسا forum ملے جہاں پر میں یہ question put up کر سکوں۔ یہ question 2008 کا ہے اور اس وقت 2010 جا رہا ہے لیکن پھر بھی اس سوال کے مجھے صحیح جوابات نہیں ملے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے تقریر شروع کر دی ہے آپ اپنا supplementary question کریں۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) کا جواب بھی غلط دیا گیا ہے اور جز (د) کے جواب میں کہا ہے کہ سٹاف کا روّیہ بہت اچھا ہوتا ہے اور ڈاکٹروں کا روّیہ بہت مناسب ہوتا ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ میں اس کی چشم دید گواہ ہوں۔ سٹاف غریب آدمی سے انتہائی بُرے طریقے سے بات کرتا ہے وہاں پر already بہت ہی disheartened لوگ جاتے ہیں ان کے پاس بیٹھنے اور رہنے کا کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ وہاں پر بچے کے ساتھ بیٹھنے کے لئے at least ایک آدمی allowed ہے اور اس کے ساتھ اگر لواحقین زیادہ ہیں تو انہیں بے شک باہر بھیج دیں لیکن وہاں پر تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے والدین کے بیٹھنے کا انتظام نہیں تھا جس کی وجہ سے وہ سردی اور نمونیا کا شکار ہوئے۔ یہ 2008 کی بات ہے .It is a very serious matter ہمیں اس معاملے کو بڑی سختی سے دیکھنا چاہئے اور میں چاہوں گی کہ مجھے ان سوالات کے صحیح جوابات دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! محترمہ عارفہ خالد نے بالکل صحیح کہا ہے کہ یہ سوال 2008 کا ہے اور اب 2010 میں وہ صورتحال نہیں ہے۔ سوال نمبر 441 کے پانچ حصے ہیں، اس میں جو پہلا حصہ ہے اس میں محترمہ عارفہ خالد صاحبہ نے 2008 میں یہ سوال پوچھا تھا اب 2010 میں وہ صورتحال نہیں ہے جو 2008 میں تھی۔ تھیلیسیمیا کے مریضوں کا علاج چلڈرن ہسپتال کے علاوہ تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں ممکن ہے اور ڈی ایچ کیو ہسپتال میں بھی ہو رہا ہے، فاطمید فاؤنڈیشن، سندس

فاؤنڈیشن، ہلال احمر اور تقریباً 36 ضلعی ہسپتالوں میں تھیلیسیمیا کے مریضوں کے لئے علاج کی سہولت موجود ہے۔

جناب سپیکر! دوسرے سوال کے بارے میں کسی حد تک ٹھیک ہے کہ ایک بستر پر تین یا چار بچے موجود ہوتے ہیں جب سے وزیر اعلیٰ پنجاب نے مفت علاج کی سہولت فراہم کی ہے تو ہسپتالوں میں influx بڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے یہ صورت پیش آتی ہے لیکن تمام بچوں کو بنیادی علاج فراہم کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! جز (ج) میں انہوں نے پوچھا تھا کہ گندی اور خون آلود چادریں پڑی رہتی ہیں تو ہسپتالوں میں تمام چادریں ایک سطح پر گندی اور خون آلود ہی ہوتی ہیں لیکن مریضوں کے جانے کے بعد وہ تبدیل کر دی جاتی ہیں اور وافر مقدار میں چادریں اور بستر وہاں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے جز (د) میں جو لواحقین کی بات کی ہے تو لواحقین ایک یا دو ہوں تو ہر ہسپتال میں ان کے بیٹھنے کا انتظام ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: لواحقین کی بجائے عزیز و اقارب کی درستی کی جانی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! عزیز و اقارب ایک یا دو ہوں تو ان کو سہولت میسر کی جا سکتی ہے لیکن اگر ایک مریض کے ساتھ زیادہ افراد ہوں تو مشکل پیش آتی ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ڈاکٹروں کے روّیے کی بات کی ہے۔ یہ بات بھی ٹھیک ہے لیکن اب حکومت کی مسلسل کوشش سے گزشتہ دو سالوں میں ڈاکٹروں کے روّیے میں بہت بہتری آئی ہے۔ اس بارے میں اگر کوئی شکایت آتی ہے تو اس پر فوری سیکرٹری صحت اقدامات کرتے ہیں، انکوائری کرتے ہیں اور اس میں جو آدمی ذمہ دار ہوتا ہے اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! سوال کے آخری حصے میں انہوں نے اس بیماری کے بارے میں پوچھا ہے تو میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کے علم میں لاتا ہوں کہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ موجودہ حکومت نے 25 ملین روپے کی رقم تھیلیسیمیا کے کنٹرول اور علاج کے لئے مختص کی ہے۔ اس میں diagnosis, screening and blood transfusion جیسے تمام مراحل کا انتظام کر دیا گیا ہے اور blood کی quality control

جناب سپیکر: جی، محترمہ عارفہ خالد صاحبہ!

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! میں اس سوال سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ عارفہ خالد صاحبہ کا ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ عارفہ خالد پرویز: سوال نمبر442 ہے۔

چلڈرن ہسپتال لاہور میں تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے سہولیات کی عدم فراہمی

*442: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے دوسرے گروپ کا خون جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے یا مریض بچہ دوسری موذی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے لیبارٹری کی سہولت موجود نہ ہے؟

(ج) چلڈرن ہسپتال لاہور میں حکومت کی طرف سے تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کو کیا کیا سہولیات دی جاتی ہیں، وضاحت کی جائے؟

(د) تھیلیسیمیا کے مرض کے خاتمے کے لئے حکومت کیا ہنگامی اقدامات اٹھا رہی ہے، وضاحت سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) جی ہاں! تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کو دوسرے گروپ کا خون منتقل کرنے پر موت واقع ہو سکتی ہے۔ انتقال خون کے قواعد کے مطابق مریض کو صرف اسی گروپ کا خون منتقل کیا جاتا ہے، دوسرے گروپ کے انتقال خون سے مریض کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے اور موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ دوسرے گروپ کا خون بغیر سکریننگ کے لگانے سے مختلف جان لیوا بیماریاں منتقل ہو سکتی ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں تھیلیسیمیا کے مریضوں کے لئے سہولیات میسر نہیں ہیں۔چلڈرن ہسپتال لاہور میں تھیلیسیمیا کی تشخیص، علاج اور بچاؤ کے بارے میں مکمل سہولیات موجود ہیں۔ تھیلیسیمیا کی تشخیص کے لئے عالمی معیار کی مشین موجود ہے جو کہ پورے صوبہ پنجاب کے کسی ہسپتال میں موجود نہ ہے۔
(HPLC BASED HAEMOGLOBINO ELECTROPHORESIS)
اس سہولت سے نہ صرف تھیلیسیمیا کی تشخیص کی جاتی ہے۔بلکہ اس مرض کے خاندان کی سکریننگ بھی کی جاتی ہے۔ہمارے پاس یہ سہولیات پچھلے دس سال سے میسر ہیں۔

(ج) چلڈرن ہسپتال میں تھیلیسیمیا کے مریضوں کے لئے تشخیص، علاج اور بچاؤ کے لئے مکمل سہولیات موجود ہیں۔

(د) حکومت پنجاب تھیلیسیمیا کے مریضوں کو تشخیص، انتقال خون اور بچاؤ کے لئے تمام بڑے سرکاری ہسپتالوں میں سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ج) میں، میں نے پوچھا تھا کہ کیا سہولیات دی جاتی ہیں وضاحت کی جائے تو اس کا جواب انتہائی نامکمل ہے کہ چلڈرن ہسپتال میں تھیلیسیمیا کے مریضوں کے لئے سہولیات موجود ہیں۔کیا سہولیات موجود ہیں کا جواب تو مناسب نہیں ہے۔

اس کے علاوہ جز(د) کے اندر انہوں نے لکھا ہے کہ حکومت پنجاب تھیلیسیمیا کے مریضوں کو تشخیص انتقال خون اور بچاؤ کے لئے تمام بڑے سرکاری ہسپتالوں میں سہولیات فراہم کرتے ہیں۔یہ بھی کچھ clear نہیں ہے جبکہ میرا سوال تھا تھیلیسیمیا کے مرض کے خاتمہ کے لئے حکومت کیا ہنگامی اقدامات کر رہی ہے؟ ہنگامی اقدامات کا مطلب ہے کہ ان کو فوری طور پر خون ملے کیونکہ ان کی ضرورت صرف خون ہے۔میں نے جیسا کہ پہلے عرض کیا ہے کہ میرے ہاتھوں میں غلط خون لگنے کی وجہ سے ایک بچی مری تھی اور چلڈرن ہسپتال میں یہ واقعہ ہوا۔یہ واقعہ ہماری حکومت کے آنے سے پہلے کا ہے لیکن in any case ایسی چیزوں کا notice لینا انتہائی ضروری ہے تاکہ یہ repeat نہ ہو۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! چلڈرن ہسپتال لاہور میں تمام سہولتیں میسر ہیں جس میں مریضوں کی screening، blood test، grouping، blood transfusion اور family screening وہ تمام مراحل جو تھیلیسیمیا کو جانچنے کے لئے ضروری ہیں ان کا مکمل انتظام ہے اور اس کے بعد اس کا follow up system بھی ہے۔ یہ پانچ مراحل کامیابی سے کئے جا رہے ہیں۔ اس میں follow up کے لئے بھی ایک مرکز قائم کر دیا گیا ہے کیونکہ یہ ایک genetic بیماری ہے اس لئے اس کا کنٹرول تو صرف لوگوں کو بتانے اور آگاہی دینے سے ہو سکتا ہے لیکن جب یہ بیماری ہو جائے تو اس کا علاج ممکن نہیں ہے لیکن اس کے علاج کے لئے جو مختلف سہولتیں ہیں وہ حکومت پنجاب کوشش کر رہی ہے کہ وہ مریضوں تک پہنچائے جیسا کہ میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ پہلی دفعہ 25 ملین روپے مختص کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں کہ اس پر کام ہو رہا ہے۔ میں اس پر مزید سوال کر کے میں اس معاملے کو confusion میں نہیں ڈالنا چاہتی۔

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! پنجاب میں تھیلیسیمیا کے مریضوں کے علاج کی سہولت کتنے شہروں میں موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں یہ سہولت میسر ہے اور اس کے علاوہ حکومت کوشش کر رہی ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں بھی یہ سہولت میسر ہو اور PCR test ان تمام جگہوں پر ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال طاہر احمد سندھو صاحب کا ہے۔ جی، سندھو صاحب!

جناب طاہر احمد سندھو: سوال نمبر 1288۔

صوبہ میں عطائی ڈاکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1288: جناب طاہر احمد سندھو: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں اندازاً کتنے عطائی ڈاکٹر ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بڑھتے ہوئے ہیپاٹائٹس "بی" اور "سی" عطائیت ڈاکٹریٹ کا براہ راست نتیجہ ہے؟

(ج) صوبائی حکومت نے عطائی ڈاکٹر کو ختم کرنے کے لئے کیا اقدام اٹھایا ہے؟

(د) عطائی ڈاکٹروں کے خلاف کتنے مقدمے درج ہوئے ہیں؟

(ہ) اس خطرہ سے بچنے کے لئے مزید کیا تدابیر ضروری ہیں؟

(و) کیا صوبائی حکومت دانتوں کے علاج میں استعمال ہونے والے آلات کے جراثیموں سے پاک ہونے کو یقینی بنانے کے سلسلہ میں ان کی مسلسل نگرانی رکھنے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ بادی النظر میں دندان سازی کے شعبے میں کام کرنے والے عطائیوں کے خلاف سخت کارروائی کرنا ضروری ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) صوبہ بھر میں عطائیوں کا اندازاً اعداد و شمار بتانا ممکن نہ ہے کیونکہ یہ لوگ غیر رجسٹرڈ شدہ ہوتے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ ہیپاٹائٹس "بی" اور "سی" کے پھیلنے میں عطائیت ایک بہت بڑا عنصر ہے، تاہم صرف عطائیت ہی اس کی ذمہ دار نہ ہے، ہیپاٹائٹس کے پھیلنے میں انتقال خون، جنسی بے راہ روی، نان سٹیر لائزڈ سرنجوں کا استعمال ہے تاہم اس کے علاوہ بہت سے وہ لوگ جو ایک اوزار بغیر سٹیر لائزیشن کے دوسرے لوگوں پر استعمال کرتے ہیں، مثلاً غیر مستند دندان ساز اور حجام وغیرہ بھی اس بیماری کے پھیلاؤ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(ج) مروجہ قوانین و ضوابط کے مؤثر نہ ہونے کی وجہ سے عطائی ڈاکٹروں کا خاتمہ نہ ہو سکا ہے۔ موجودہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی قیادت میں اس لعنت کے خاتمہ کے لئے ایک ٹاسک فورس تشکیل دی گئی ہے۔ ہیلتھ کیئر سروسز کی بہتری اور عطائیت کی تمام اقسام کے خاتمے کے لئے پنجاب اسمبلی میں محکمہ صحت کی طرف سے Punjab Health Care

Commission Bill بھیجا جا چکا ہے۔ معزز ایوان کی منظوری کے بعد عطائیت پر پابندی لگانا سہل ہو جائے گا اور عطائیت کو جڑ سے اکھاڑا جا سکے گا۔

(د) نومبر 2008 تا مئی 2010 تقریباً 3932 عطائیوں کے خلاف چالان عدالتوں میں پیش کئے جا چکے ہیں۔

(ہ) اس لعنت سے بچنے کے لئے سب سے ضروری تدابیر بذریعہ ہیلتھ ایجوکیشن عوام الناس میں آگاہی پیدا کرنا ہے۔

(و) صوبائی حکومت کے زیر انتظام چلنے والے تمام ہسپتال اور ڈینٹل کلینکس میں مروجہ ایس او پیز کے تحت استعمال ہونے والے آلات کی sterilization جز لازم ہے اور اس پر عملدرآمد بھی ہو رہا ہے۔

(ز) یہ درست ہے۔

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! honesty speaking میں جواب پڑھ کر بڑا مایوس ہوا ہوں۔

جناب سپیکر: اگر آپ مطمئن نہیں تو ضمنی سوال کریں۔ آپ مایوس کیوں ہوتے ہیں؟ اگر مایوسی والا جواب ہو گا تو پھر ہم دیکھیں گے۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 5۔اگست 2008 کو کیا تھا اور اب 2010 کا بھی زیادہ حصہ گزر چکا ہے۔ اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ غیر معیاری جواب دیا گیا ہے جو stereo type ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہ جز (الف) کا جواب دے رہے ہیں کہ صوبہ بھر میں عطائیوں کا اندازاً اعداد و شمار بتانا ممکن نہ ہے کیونکہ یہ لوگ غیر رجسٹرڈ شدہ ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس data ہی نہیں ہے اور انہوں نے کوئی کام کیا اور نہ ہی کوئی کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: ہم ان سے اتنی بات پوچھ لیتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا آپ کے پاس عطائیوں کا ریکارڈ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ ہمارا اندازہ ہے کہ دو لاکھ سے زائد عطائی یہاں پر موجود ہیں لیکن اس کی حتمی تعداد بتانا اس لئے ممکن نہیں ہے کہ ہر

روز اس تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر یہ کہیں کہ exact تعداد 2294 بتائیں تو وہ مشکل ہے لیکن دو لاکھ سے زائد عطائی یہاں پر موجود ہیں۔

اس سوال کا جز (ب) ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ بڑھتے ہوئے ہیپاٹائٹس "بی" اور "سی" کے پھیلنے میں عطائیت کا بہت بڑا ہاتھ ہے تاہم عطائیت ہی اس کی ذمہ دار نہیں۔ ہیپاٹائٹس کے پھیلنے میں انتقال خون، جنسی بے راہ روی نان سٹیر لائزڈ سرنجوں کا استعمال ہے تاہم اس کے علاوہ بہت سے وہ لوگ جو ایک اوزار بغیر سٹیر لائزیشن کے دوسرے لوگوں پر استعمال کرتے ہیں، مثلاً غیر مستند دندان ساز اور حجام وغیرہ بھی اس بیماری کے پھیلاؤ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، طاہر سندھو صاحب!

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ محترم ڈاکٹر صاحب میرے بھائی ہیں لیکن جنھوں نے جواب تیار کر کے دیا ہے میں اس بیوروکریسی کی بات کرتا ہوں کہ انہوں نے تکلیف ہی نہیں کی کہ ڈیڑھ سال کے بعد سوال کا جواب آیا ہے۔ سوال گندم جواب چنا یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔ اگر یہ ڈیڑھ سال میں data اکٹھا نہیں کر سکے کہ کتنے عطائی ڈاکٹر ہیں۔ عطائی ڈاکٹر لوگوں کی زندگیوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ محکمہ صحت کیا کر رہا ہے؟ لوگ مر رہے ہیں میں یہاں کھڑے ہو کر کتنے واقعات quote کر سکتا ہوں۔ ہر گلی میں، ہر محلے میں یہ ایک لعنت بن چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انتظامیہ کچھ نہیں کرنا چاہتی۔ میرے سوال کا جواب تسلی بخش نہیں دیا گیا۔ میں انتہائی معذرت سے کہوں گا کہ ڈیڑھ پونے دو سال کے بعد ایک جواب آ رہا ہے اور وہ بھی یہ جواب آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منڈا صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محکمے کی طرف سے یہ جواب آیا ہے کہ Punjab Health Care Commission Bill اسمبلی میں جمع ہو چکا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت اس کو جلد از جلد اسمبلی کے floor پر لانے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! یہ Punjab Health Care Commission Bill بدھ کو سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا جا رہا ہے اور اس کے فوراً بعد اسمبلی میں پیش ہو جائے گا۔

مہر اشتیاق احمد: ضمنی سوال۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! میرا ایک بڑا اہم ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اب bell ہو گئی ہے میں اس پر کیا کروں؟ مہر صاحب بڑی دیر سے کھڑے ہیں لہذا آدھا منٹ پہلے مہر صاحب کو پھر آدھا منٹ آپ کو دے دوں گا۔

مہر اشتیاق احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے مقدمات تو درج ہوئے ہیں لیکن جواب میں یہ نہیں لکھا کہ کسی بھی عطائی ڈاکٹر کے خلاف کارروائی کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ میرے حلقے کے اندر ایک جرمن ہیلتھ کلینک ہے۔ تقریباً دو ماہ پہلے میرے پاس بندے آئے تھے اور آج صبح بھی آئے ہیں تو انہوں نے بتایا ہے کہ یہ لوگ کس طرح بچوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں؟ دو مہینے پہلے سیکرٹری صاحب کو انہوں نے درخواست دی تو انہوں نے آٹھ دن میں انکوائری رپورٹ مانگ لی۔ دو مہینے ہو گئے ہیں لیکن آج تک EDO صاحب کی طرف سے کوئی رپورٹ واپس نہیں آئی۔ وہ اتنے powerful ہیں کہ ان کے خلاف لوگ جہاں بھی جاتے ہیں چاہے وہ پولیس میں درخواست دیتے ہیں یا کہیں اور دیتے ہیں تو وہ کلینک والے پہلے ہی پہنچ جاتے ہیں اس کے علاوہ ان کے اور بھی بہت سارے سفارشی ہیں۔ میں اپنے بھائی سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ شکایت کا طریق کار کیا ہے؟ کیا سیکرٹری صاحب سے اوپر بھی کوئی ہے یا کوئی اور طریق کار ہے جسے اپنا کر ہم اس جرمن ہیلتھ کلینک کے خلاف کارروائی کر سکیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! میرے معزز دوست نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ اب تک واقعی ایسے کوئی مؤثر قوانین موجود نہیں تھے جس سے ان کی مکمل بیخ کنی کی جا سکے۔ چند قوانین تھے جس میں PMDC کا رجسٹریشن ایکٹ ہے اور کچھ PPC کے قوانین تھے لیکن حکومت نے اس کا ادراک کیا ہے اور جو Punjab Health Care Commission Bill آ رہا ہے اس

کا آغاز ہی عطائیت کے خاتمے سے ہے۔ اس Bill میں سب کچھ واضح ہے اور ان کو بند کرنے کے اور گرفتار کرنے کے قوانین درج ہیں جو بدھ کے روز پیش کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: بس، اب اگلا سوال لیتے ہیں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! اگر سیکرٹری صاحب انکوائری کرواتے ہیں اور اس کا ٹائم دیتے ہیں تو اس کے بعد جواب نہیں آتا تو پھر یہ کیا کارروائی کرتے ہیں، کیا ہم نہیں چاہتے کہ یہ بند ہوں، اگر ان کو اس کا ٹائم دیا ہوا ہے تو کون سی طاقت ہے جو اسے جواب دینے پر مجبور کرتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! جیسا کہ مہر صاحب فرما رہے ہیں اس حوالے سے ایک مکمل procedure ہے۔ ہم Drug Act کے تحت جن لوگوں کو پکڑتے ہیں تو یہ کوئی ایسا Act نہیں ہے کہ آپ جا کر آدمی کو گرفتار کر سکیں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میں تو صرف انکوائری کا پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وہ مجھے بتا رہے ہیں پھر میں آپ کو بتاتا ہوں۔ پہلے جواب سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! ہم Drug Act 1976 کے تحت کارروائی کرتے ہیں لیکن اس میں کسی شخص کو گرفتار نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی شکایت آئے تو سب سے پہلے پوری تحقیق کی جاتی ہے اس کے بعد اس پر action لیا جاتا ہے جس کے لئے کچھ وقت درکار ہوتا ہے۔ جس معاملے کی یہ بات کر رہے ہیں شاید اسی وقت کے دوران ہی اس کی activity ہو رہی ہے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میں نے جس کلینک کا نام ان کو دیا ہے یہ کل اسی ہاؤس میں آکر بتائیں کہ اس پر عملدرآمد کیوں نہیں ہوا اور وہ رپورٹ کیوں نہیں آئی، جب وہ رپورٹ ہی نہیں آئے گی تو کسی کی شنوائی کیسے ہو گی؟

جناب سپیکر: کیا نام بتا رہے ہیں؟

مہر اشتیاق احمد: جرمن ہیلتھ کلینک جو چوک یتیم خانے کے اندر ہے۔ میں کہتا ہوں کہ وہاں پر بے چارے سینکڑوں بچے تباہ ہو رہے ہیں۔ وہ لوگ لٹ بھی رہے ہیں اور اپنی صحت بھی خراب کر رہے ہیں۔ ایک آدمی جو میرے پاس آیا ہے اس کے گھٹنوں پر اثر ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! Within two days اس کی رپورٹ لیں اور اس کی مکمل رپورٹ لے کر ہاؤس میں بھی بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! جو بات یہ فرما رہے ہیں بالکل صحیح ہے کہ اس طرح کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اسی لئے ان کا قلع قمع کرنے کے لئے ایک مکمل قانون لایا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے واضح قوانین موجود نہیں ہیں جس کی وجہ سے ایسے لوگ باہر آ جاتے ہیں۔ اگر ان کے کلینک seal کر دیں تو وہ کھلوا لیتے ہیں۔ اب اس قانون کے بننے کے بعد انشاء اللہ ایسا نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: چلیں۔ اب پہلے قانون بننے دیں پھر اس پر بات ہو گی۔

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! میں ایک بات کرتا ہوں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھیں۔ جن کا سوال ہے ان کو بات کرنے دیں۔ جی، سندھو صاحب! آپ کا اگلا سوال ہے۔

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! محترم ڈاکٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ واضح قوانین نہیں ہیں۔ PPC کے سیکشن 419 میں impersonation ہے۔ جو جعلی ڈاکٹر ہے وہ impersonation میں آتا ہے اور یہ non-bailable offense ہے۔ یقین کریں کہ مشینری پکڑنے کی بالکل کوئی کوشش نہیں کرتی خدارا اس کے لئے کچھ کیا جائے۔ میں مزید اس کو press نہیں کرتا کیونکہ میرے محترم بھائی کا تو کوئی قصور نہیں ہے لیکن جواب تسلی بخش ہے اور نہ ہی کچھ ہو رہا ہے کیونکہ جب میں نے سوال دیا تھا اور آج جب اس پر بحث ہو رہی ہے تو دو سال کے عرصے میں انہوں نے کچھ نہیں کیا۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ کیا اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب طاہر احمد سندھو: سوال نمبر 1289۔ جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ڈبوں میں بند دودھ کے نمونوں کا معائنہ و دیگر تفصیلات

*1289: جناب طاہر احمد سندھو: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محفوظ طرز پر پیک کئے گئے ڈبوں میں بند دودھ مثلاً ملک پیک، اولپرز، نور پور کو تا دیر محفوظ رکھنے کے لئے اس میں کون کون سے کیمیکلز شامل کئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے دودھ کے اصل اجزاء کو بر قرار رکھنے کے لئے کسی نگرانی کا بندوبست کیا ہے؟

(ج) گزشتہ دو سال میں کتنے کیسوں میں دودھ کے نمونے اکٹھے کئے گئے اور ان کا لیبارٹری میں معائنہ کیا گیا؟

(د) کون سی لیبارٹری میں دودھ کے نمونوں کا معائنہ کیا جا رہا ہے؟

(ہ) کیا مذکورہ لیبارٹری اصل حقائق کو سامنے لانے کے لئے قابل اعتماد ہے، اگر نہیں تو حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) ڈبوں میں بند دودھ کو تا دیر محفوظ رکھنے کے لئے کسی قسم کے کیمیکلز شامل نہیں کئے جاتے اور نہ ہی قانوناً تا دیر محفوظ رکھنے کے لئے دودھ میں کسی قسم کے کیمیکلز کی اجازت ہے۔ واضح کیا جاتا ہے کہ دودھ کو ڈبوں میں نہایت خاص فنی مہارت (Ultra High Temperature Sterilization & Homogenized) کے ذریعے محفوظ بنایا جاتا ہے۔ پیور فوڈ رولز1965 میں سٹینڈرڈائزڈ دودھ کے لئے باقاعدہ قانون اور اس کا معیار موجود ہے۔ اگر ڈبوں میں بند دودھ اس قانون کے مطابق پورا نہیں اترتا تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) دودھ کو ڈبوں میں نہایت خاص فنی مہارت (Ultra High Temperature Sterilization & Homogenized) کے ذریعے محفوظ بنایا جاتا ہے۔

مزید یہ کہ دودھ کے اصل اجزاء کو بر قرار رکھنے کے لئے باقاعدہ طور پر قوانین موجود ہیں جیسا کہ پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس 1960 کے سیکشن 11 اور پنجاب پیور فوڈ رولز 1965 کی شق نمبر 27 کے تحت دودھ کو محفوظ کرنے کے لئے تمام طریق کار موجود ہے۔

(ج) جنوری 2007 سے نومبر 2008 تک 616 نمونے اکٹھے کئے گئے تھے جن کے لیبارٹری معائنہ پر 559 نمونے درست پائے گئے اور 57 نمونے غیر معیاری پائے گئے جن کی تفصیلی رپورٹ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ صحت حکومت پنجاب کی زیر نگرانی دو لیبارٹریز:۔

(I) گورنمنٹ پبلک اینالسٹ لاہور

(II) گورنمنٹ پبلک اینالسٹ ملتان

پیور فوڈ آرڈیننس اور اس کے تحت بنائے گئے پیور فوڈ رولز 1965 کے مطابق کام کر رہے ہیں اور ان میں دودھ کے نمونہ جات کا بھی تجزیہ کیا جاتا ہے جبکہ لوکل گورنمنٹ کے زیر نگرانی مزید دو لیبارٹریز پبلک اینالسٹ لاہور، پبلک اینالسٹ فیصل آباد اپنے فرائض انجام دے رہی ہیں۔

(ہ) محکمہ صحت حکومت پنجاب نے اپنے زیر نگرانی فرائض سرانجام دینے والی لیبارٹریز کو موجودہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ترجیحی بنیادوں پر منصوبہ جات جاری رکھے ہوئے ہیں جس کی مد میں (76.420) ملین روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ یہ منصوبہ 2009 کے وسط تک مکمل ہونا ہے۔ پنجاب میں ڈویژنل لیول پر لیبارٹریز کی تعمیر کے لئے منصوبہ جات بنائے جا رہے ہیں اور جلد ہی PC-1 تیار کر کے منصوبہ جات شروع کر دیئے جائیں گے۔ مزید یہ کہ موبائل لیبارٹریز کا بھی PC-1 زیر غور ہے جس کا تخمینہ 14.642 ملین درکار ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ محکمہ صحت لیبارٹری کی بات کر رہا ہے تو یہ منصوبہ 2009 تک مکمل ہو جانا چاہئے تھا کیونکہ جواب میں لکھا ہے کہ مکمل ہو گا۔

جناب سپیکر: آپ کون سا جز پڑھ رہے ہیں؟

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! یہ جز (ہ) میں ہے کہ محکمہ صحت حکومت پنجاب نے اپنے زیر نگرانی فرائض سرانجام دینے والی لیبارٹریز کو موجودہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ترجیحی بنیادوں پر منصوبہ جات جاری رکھے ہوئے ہیں جس کی مد میں 76.420 ملین روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ یہ منصوبہ 2009 کے وسط تک مکمل ہونا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ جواب آیا ہے تو یہ اس سے

پہلے کا آیا ہے جو ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔ کیا اس منصوبے کے متعلق پارلیمانی سیکرٹری صاحب کچھ فرمانا چاہیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے عرض کرتا ہوں۔ اس وقت محکمہ صحت حکومت پنجاب کی زیر نگرانی دو لیبارٹریاں کام کر رہی ہیں۔ میرے بھائی نے جس کے متعلق سوال پوچھا ہے وہ منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔ دو لیبارٹریاں ایک لاہور اور ایک ملتان میں، دو سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی لیبارٹریاں ایک فیصل آباد اور ایک لاہور میں کام کر رہی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! میں ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے data دیا ہے جو Food Testing Laboratory کو پر روڈ کا ہے۔ میں نہایت احترام سے عرض کروں گا کہ حلیب دودھ کے انہوں نے total 79 samples لئے ہیں یعنی 2007 میں total samples کی تعداد 79 ہے اور 2008 میں total samples کی تعداد 94 ہے۔ Milk Pack کے 156 ہیں، Nirala Milk کے 9 ہیں، Olper's Milk کے 32 ہیں اور Trang Milk کے 15 ہیں۔ Trang Milk کے 100 فیصد sample adulterated نکلے ہیں۔ میرے محترم بھائی بتائیں گے کہ ان کے خلاف کیا action لیا گیا ہے اور کیا ان کی prosecution ہوئی ہے؟ میں دوسری بات یہ بھی عرض کروں گا کہ samples کی تعداد خود ہی بتا رہی ہے کہ محکمہ صحت ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہوا ہے، وہ کچھ کر رہا ہے اور نہ کچھ کرنا چاہتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ قائد محترم وزیر اعلیٰ صاحب دن رات محنت کرتے ہیں اور ٹھیک کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں لیکن یہ جو data دیا گیا ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ کچھ نہیں کرنا چاہتے پارلیمانی سیکرٹری صاحب ذرا وضاحت فرما دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! میں اس سے بالکل اتفاق نہیں کرتا کیونکہ حکومت پنجاب اور وزیر اعلیٰ صاحب کی priority صحت ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے صحت کا بجٹ دو سال میں 10 سے 45 Billion کیا ہے تو سب سے بڑی concentration صحت کی طرف ہے۔ جو

کیسوں کے متعلق یہ فرمارہے ہیں تو یہ ہماری کارکردگی کا ثبوت ہیں کہ تمام بڑی کمپنیوں کے sample لئے گئے ہیں، ٹیسٹ کئے گئے ہیں اور جو ٹھیک تھے ان کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ جس Trang Milk کا نام میرے بھائی لے رہے ہیں اس کے خلاف ہم نے کورٹ میں کیس پیش کر دیئے ہیں وہاں زیر سماعت ہیں۔ اب وہ جانیں اور عدالتیں جانیں کیونکہ حکومت نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! میں ہاؤس کی وساطت سے یہ ضرور فائدہ اٹھانا چاہوں گا کہ خدارا یہ کم از کم sampling تو کریں، کیا یہ sampling بھی نہیں کرپاتے؟ یہ جو data دیا گیا ہے یقین کریں کہ محکمہ صحت کی inefficiency کے خلاف action initiate کرنا چاہئے کیونکہ یہ height of inefficiency and ignorance ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: ایک منٹ مجھے ذرا رپورٹ لینے دیں کیونکہ ہمارے بھائی آ گئے ہیں۔ ہمارے جو بھائی اپوزیشن والوں کو لینے گئے تھے ان سے رپورٹ لینے دیں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق میں اور ہمارے معزز اراکین اسمبلی نے اپوزیشن لیڈر اور ان کے باقی ممبران کے پاس جاکر request کی ہے کہ وہ اپنا بائیکاٹ ختم کرکے ایوان میں تشریف لے آئیں تو ان کا کہنا تھا کہ ہمیں قرارداد پیش کرنے دی جائے جس پر میں نے کہا کہ آپ ایوان میں تشریف لے آئیں اور آج کے لئے اس قرارداد کو pending کرلیں کیونکہ جیسے لاء منسٹر رانا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ اس قرارداد کو میڈیا کے ساتھ مشاورت سے amend کرکے ایوان میں پیش کریں گے مگر اس پر انہوں نے اتفاق نہیں کیا اور وہ بضد ہیں کہ ہمیں قرارداد پیش کرنے دی جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں یہ صرف سپیکر کے اختیار کی بات نہیں ہے بلکہ یہ House کا معاملہ ہے اور اگر House اجازت دیتا ہے تو میں بھی انہیں اجازت دے دوں گا اور میں اپنے طور پر کیسے اس کی اجازت دے دوں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! اس پر چونکہ ووٹنگ ہو چکی تھی اور جب میں نے اس حوالے سے بات کی کہ ووٹنگ ہو چکی ہے اور اب وہ پیش نہیں ہو سکتی تو کل اس پر دوبارہ بات کر لیں گے مگر وہ نہیں آنا چاہتے۔

معزز ممبران: نہیں آنا چاہتے تو نہ آئیں۔

جناب سپیکر: چلیں، یہ ان کی صوابدید ہے۔ ہم تو پھر بھی انہیں بلائیں گے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! کائرہ صاحب بھی موجود تھے اور میں نے انہیں request کی کہ ووٹنگ ہو گئی ہے تو ظہیر صاحب نے کہا کہ میں باہر بیٹھا ہوں اگر قرارداد پڑھنے کی اجازت ہو تو آپ مجھے بتا دیں لیکن جب پہلے ووٹنگ ہو گئی ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں کیسے انہیں اجازت دے دوں کیونکہ جب House کی اکثریت جس بات کو مانے گی میں بھی اسی کو مانوں گا۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔

ڈاکٹر اسد اشرف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب سپیکر! بار بار معزز رکن کہہ رہے ہیں کہ محکمہ کچھ نہیں کر رہا تو ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ ان کا متعلقہ سوال کہ وہ sampling نہیں کر رہے تو یہ pure food ordinance کے تحت فوڈ انسپکٹرز اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو چلا گیا ہے اور وہی لوگ ایسا کرتے ہیں۔ سپریم کورٹ میں فاضل جج جسٹس خلیل الرحمٰن رمدے صاحب اس case کو follow کر رہے ہیں تو regularly ماہانہ وہ رپورٹس وہاں جا رہی ہیں کہ کتنی sampling کہاں کہاں ہو رہی ہے۔ یہ محکمہ صحت کا نہیں بلکہ مقامی حکومت کا کام ہے اور اس کے ساتھ میں یہ بھی بھائی کو بتانا چاہوں گا کہ حکومت ایسی چیزوں کو روکنے کے لئے Provincial Food Authority بنا رہی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نرگس پروین اعوان صاحبہ کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔ جی۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر1656 ہے۔ میرے سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔جناح ہسپتال میں ایم ایس کا عرصہ تعیناتی و دیگر تفصیلات

*1656: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جناح ہسپتال لاہور میں ایم ایس کتنے عرصہ سے تعینات ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایم ایس عرصہ دس سال سے ایک ہی ہسپتال میں تعینات ہے؟

(ج) جناح ہسپتال لاہور میں ایم ایس کس پالیسی کے تحت عرصہ دراز سے ایک ہی جگہ تعینات ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ایم ایس جناح ہسپتال کو کب تک تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) جناح ہسپتال لاہور میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ جولائی 2003 سے تعینات ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔

(ج) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی تعیناتی پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشن ایکٹ 2003 کے رول8 سب رول۔1 کے تحت بورڈ آف مینجمنٹ کی سفارشات پر کی جاتی ہے۔

(د) رولز کے تحت اگر متعلقہ بورڈ آف مینجمنٹ حکومت سے ایم ایس کو تبدیل کرنے کی سفارش کرے تو اس کو مد نظر رکھتے ہوئے مجاز اتھارٹی سے اجازت کے بعد اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں سوال تھا کہ وہاں پر تعینات ایم ایس10 سال سے تعینات ہیں تو ان کا جواب ہے کہ "نہیں" تو میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! ان کا سوال چونکہ دو سال پرانا ہے تو جس ایم ایس کے بارے میں پوچھا تھا وہ 09-07-13 کو تبدیل کر دیئے گئے ہیں اور وہاں پر اب نئے ایم ایس صاحب تقریباً ایک سال سے کام کر رہے ہیں۔ ان کا سوال 2009 جنوری کا تھا تو ان کی خواہش پر پہلے ایم ایس جا چکے ہیں، نئے آچکے ہیں اور وہ بھی جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پہلے والے ایم ایس کتنا عرصہ تعینات رہے؟

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): ان سے آپ پوچھیں کیونکہ ہمارے پاس تو صرف ایک سال ہی رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ ایک سال رہنے کا بتا رہے ہیں۔

جناب اعجاز احمد خان: ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہیں کیسے پتا ہے کہ موجودہ ایم ایس بھی جانے والے ہیں؟ House اس بات کا ان سے جواب چاہتا ہے کہ انہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ ایم ایس جانے والے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ نے پہلے ایم ایس سے متعلقہ سوال کیا تھا تو وہ ایم ایس صاحب چھ سال تک وہاں تعینات رہے ہیں اور انہیں اس عرصہ میں بورڈ آف مینجمنٹ اور پرنسپل کی پوری support حاصل تھی۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے موجودہ ایم ایس کے بارے میں جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ بھی جانے والے ہیں۔(قہقہے)

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر غزالہ رضا رانا نے کہا کہ شکر کریں ایم ایس ہیں
کیونکہ اکثر ہسپتالوں میں تو ایم ایس ہوتے ہی نہیں ہیں)

جناب سپیکر: یہ کوئی سوال نہیں بنتا۔ چونکہ وہ محکمے کے انچارج ہیں اس لئے انہیں اس حوالے سے شاید کوئی علم ہو۔ اگلا سوال بھی محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میرے سوال کا نمبر 1657 ہے۔ میرے سوال کے جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جناح ہسپتال لاہور کے 2002 تا 2007 کے آڈٹ کی تفصیلات

*1657: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناح ہسپتال کا سال 2002 تا 2007 آڈٹ نہ کرایا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ سالوں میں جناح ہسپتال میں کرپشن اور آڈٹ کے غلط استعمال میں متعدد افراد ملوث پائے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کرپشن اور فنڈز کے غلط استعمال میں ملوث افراد کے خلاف حکومت نے کوئی کارروائی نہ کی ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ہسپتال میں فنڈز کے غلط استعمال میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔جناح ہسپتال کا ہر سال باقاعدہ آڈٹ "آڈیٹر جنرل آف پاکستان" کی طرف سے کیا جاتا ہے، مالی سال 08-2007 تک آڈٹ ہو چکا ہے۔متعلقہ فنانشل قوانین سختی سے نافذ العمل ہیں۔کسی بل کی پری آڈٹ کے بغیر ادائیگی نہیں کی جاتی۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔جناح ہسپتال کا کوئی بھی ملازم کرپشن اور فنڈز کے غلط استعمال میں ملوث نہیں ہے لہٰذا ایسی کارروائی کا جواز نہیں ہے۔

(د) جزہائے بالا کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کرایا گیا آڈٹ اتنا ہی اچھا اور ادائیگیاں پورے ضابطے کے تحت کی گئی ہیں تو آج کل جناح ہسپتال کی چھتوں سے ٹپکنے والے پانی کا کون ذمہ دار ہے؟

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! ایک سوال انہوں نے نیا کیا ہے اور آڈٹ کے بارے میں جواب یہ ہے کہ جناح ہسپتال کا 08-2007 کا آڈٹ financial قوانین کے عین مطابق ہوا ہے، کسی بل کی پری آڈٹ کے بغیر ادائیگی نہیں کی گئی اور تمام ادائیگیاں قانون کے مطابق کی گئی ہیں۔اس حوالے سے آنے والی کچھ شکایات کے نتیجے میں ڈائریکٹر فنانس کو وہاں سے ٹرانسفر کر کے ان کی انکوائری لگا دی گئی ہے اور سیکرٹری صحت نے دو ہفتوں کے اندر اس کی انکوائری رپورٹ پیش کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ ان کے خلاف کارروائی کی جا سکے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جناح ہسپتال میں قائم دکانیں کس criteria کے تحت لوگوں کو دی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! اس سے متعلقہ آپ ضمنی سوال کریں تو مناسب بات ہو گی۔

مہر اشتیاق احمد: ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

مہر اشتیاق احمد: شکریہ۔جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انکوائری کس تاریخ کو لگائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی،ڈاکٹر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر!ڈائریکٹر فنانس کے خلاف شکایت پر سیکرٹری صحت نے انہیں معطل کر دیا ہے اور اس بات کو تقریباً آج بیس بائیس دن ہو گئے ہیں اور انشاءاللہ دو ہفتے کے اندر انکوائری رپورٹ آجائے گی۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر!میں نے گزارش کی ہے کہ سیکرٹری صحت نے انکوائری mark کی ہے تو اس کی تاریخ کون سی ہے؟

جناب سپیکر: جی،ڈاکٹر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر!میں سیکرٹری صحت کو کہتا ہوں وہ ابھی انہیں نمبر اور تاریخ دے دیں گے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر!یہ ابھی بتا دیں کیونکہ یہاں پر تو ایسی رپورٹیں آنے میں سالہا سال لگ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی،ڈاکٹر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر!انشاءاللہ دو ہفتوں میں انکوائری مکمل کر کے رپورٹ دیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کا ہے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!on her behalf (معزز رکن نے محترمہ زوبیہ رباب ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی،فرمائیں!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): سوال کا نمبر 1697 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا کی عمارت کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*1697: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا کی عمارت کب تعمیر کی گئی تھی؟

(ب) کتنی اور کس کس وارڈ کی عمارت کو خطرناک قرار دیا جا چکا ہے؟

(ج) اس ہسپتال کی عمارت پر سال 2005 سے آج تک سالانہ کتنی رقم مرمت اور تزئین و آرائش پر خرچ ہوئی ہے؟

(د) کیا اس ہسپتال کی عمارت کو حکومت از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا کی تعمیر 1952 میں ہوئی تھی۔

(ب) ہسپتال ہذا کی عمارت کے درج ذیل حصوں کو (محکمہ بلڈنگ) کی جانب سے خطرناک قرار دیا جا چکا ہے جن کو فوری طور پر خالی کر دیا گیا ہے اور اب اس میں مریض داخل نہ کئے جاتے ہیں۔

I۔ مردانہ سرجیکل وارڈ

II۔ مردانہ میڈیکل وارڈ

III۔ زنانہ سرجیکل وارڈ

IV۔ زنانہ میڈیکل وارڈ

V۔ مردانہ سرجیکل وارڈ نمبر II

مختلف بالا وارڈوں کی بالائی منزل پر تعمیر شدہ عمارت جس میں ترک منشیات سنٹر، گیلری اور پرائیویٹ وارڈز بھی اس زمرے میں آتے ہیں کیونکہ زیریں بالا منزل گرنے سے اوپر کی منزل بھی گر جائے گی۔

(ج) اس ہسپتال کی سالانہ مرمت اور تزئین کے لئے درج ذیل رقم خرچ ہوئی ہے۔ 07-2005 میں مبلغ-/1700000 روپے بشمول مرمت ڈی ایچ کیو ہسپتال بلڈنگ و مولا بخش ہسپتال بلڈنگ، ڈاکٹرز کالونی، پیرامیڈیکل سٹاف کالونی، ڈاکٹرز ہاسٹل اور نرسنگ ہاسٹل۔

(د) اس ہسپتال کے خطرناک قرار دیئے گئے وارڈز کی دوبارہ تعمیر اور دیگر ضروریات کے سلسلے میں PC-1 تیار کروا کر حکومت کی ہدایات کی روشنی میں حکومت پنجاب محکمہ صحت لاہور بھیجا گیا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت پنجاب نے ترقیاتی پروگرام سکیم نمبر 351/147 نیو برائے مالی سال 09-2008 میں اپ گریڈیشن ڈی ایچ کیو ہسپتال کی بلڈنگ کی تعمیرات کے لئے -/30000 روپے مختص کئے ہیں۔ بعد ازاں تخمینہ لاگت کی منظوری پر اس کا کام موقع پر شروع کیا جا سکے گا۔ حسب ضابطہ منظوری پر مختص فنڈز محکمہ تعمیرات کو مہیا ہو سکیں گے جس کے مطابق ہسپتال کی عمارت کی تعمیر مرحلہ وار شروع ہو گی۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت پنجاب کے تمام ڈی ایچ کیو کی خطرناک عمارتوں کو کب تک مرمت کر کے انہیں درست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! اب تک ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا کی عمارت کے چند حصے خطرناک قرار دے کر بند کر دیئے گئے ہیں اور وہاں پر مریض داخل نہیں کئے جا رہے۔ اس کے علاوہ پنجاب کے تمام ہسپتالوں کی عمارتوں کے خطرناک حصوں کو استعمال نہیں کیا جا رہا اور انشاء اللہ ایک سال کے اندر یعنی جولائی 2011 تک تمام ایسے خطرناک حصے گرا کر وہاں نئی عمارتیں بنا دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتیں تو سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کا ہے۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتیں تو dispose of کیا جاتا ہے۔ اس سے اگلا سوال محترم محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔ جی۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1986 ہے۔

جناب سپیکر: کیا اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب محمد نوید انجم: جی، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جنرل ہسپتال لاہور میں بھرتی کی تفصیلات

*1986: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک جنرل ہسپتال لاہور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کے لئے کس کس اخبار میں تشہیر کی گئی ہے ان اخبارات کے نام اور تاریخ نیز ان کی تشہیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کا اشتہار شائع ہونے کے باوجود بھرتی نہ کی گئی اور ہر دفعہ بھرتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر ہوئی میرٹ کا طریق کار اور میرٹ کس طرح کن کن افسران کی زیر نگرانی تشکیل پایا؟

(ہ) کیا یہ بات حکومت کے علم میں ہے کہ ہر دفعہ جو بھرتی کی گئی وہ بغیر میرٹ اور قواعد وضوابط کے برعکس کی گئی ہے اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس کی تحقیقات محکمہ ہذا کے علاوہ کسی جج سے کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں کل 239 افراد بھرتی کئے گئے جن کے نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس عرصہ میں سات مرتبہ بھرتی کے لئے اخبارات میں اشتہارات دیئے اور ان تمام اشتہارات پر۔/48,000روپے خرچ ہوئے تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اخبار	تاریخ اشاعت	خرچہ
1	نوائے وقت	08-04-07	۔/23,634
2	ڈان	09-04-07	-/14,942روپے
3	جنگ	19-05-07	-/4,376روپے
4	ڈان	20-05-07	-/12,452روپے
5	نوائے وقت	19-06-07	-/8,753روپے
6	نوائے وقت	26-10-07	-/10,942روپے
7	جنگ	30-10-07	-/11,675روپے

ان تمام اشتہارات پر مبلغ86ہزار7سو74روپے خرچ ہوئے۔(اخبار اشتہارات کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

(ج) ایسا ایک دفعہ بھی نہیں ہوا۔

(د) ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر ہوئی جو کہ حکومت پنجاب محکمہ صحت کی منظور شدہ ریکروٹمنٹ پالیسی مجریہ2004کے مطابق ہوئی جس میں گریڈ17سے اوپر سپیشل سلیکشن بورڈ اور گریڈ1 تا16سلیکشن کمیٹی کے ذریعے ہوئی۔کاپیاں(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) جنرل ہسپتال لاہور میں ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر اور قواعد وضوابط کے مطابق ہوئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں اس کے جواب سے پوری طرح مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کا شکریہ۔ اگلا سوال بھی محمد نوید انجم کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر1987ہے۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جناح ہسپتال لاہور میں بھرتی کی تفصیلات

*1987: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری2007 سے آج تک جناح ہسپتال لاہور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کے لئے کس کس اخبار میں تشہیر کی گئی، ان اخبارات کے نام اور تاریخ نیز ان کی تشہیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کا اشتہار شائع ہونے کے باوجود بھرتی نہ کی گئی اور ہر دفعہ بھرتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر ہوئی میرٹ کا طریق کار اور میرٹ کس طرح کن کن افسران کی زیر نگرانی تشکیل پایا؟

(ہ) کیا یہ بات حکومت کے علم میں ہے کہ ہر دفعہ جو بھرتی کی گئی وہ بغیر میرٹ اور قواعد وضوابط کے برعکس کی گئی، اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس کی تحقیقات محکمہ ہذا کے علاوہ کسی جج سے کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) یکم جنوری2007 سے آج تک جناح ہسپتال لاہور میں بھرتی کئے گئے افراد کی تفصیل مع نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جنوری2007 سے لے کر آج تک 24 مرتبہ بھرتی کے لئے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے، جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس عرصہ کے دوران صرف ایک دفعہ بھرتی کا اشتہار شائع ہونے کے باوجود بھرتی نہ کی گئی کیونکہ گورنمنٹ آف پنجاب نے بھرتی پر پابندی عائد کر دی تھی۔

(د) ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر اور پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشن ایکٹ 2003 کے رول 8 سب رول 1 کے تحت کی جاتی رہی ہے۔ سلیکشن کمیٹی کی تشکیل کے لئے نوٹیفکیشن اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کی تفصیل بالترتیب (ج) اور (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کوئی بھرتی بغیر میرٹ اور قواعد وضوابط کے بر عکس نہیں کی گئی اس لئے کسی کے خلاف کسی کارروائی کا جواز نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں اس کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2229 ہے۔

جناب سپیکر: کیا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی۔144، 143 میں ڈرگ انسپکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2229: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور پی پی۔143 اور پی پی۔144 میں ڈرگ انسپکٹروں کی کتنی تعداد ہے؟

(ب) متذکرہ حلقہ میں سال 2007 کے دوران ڈرگ انسپکٹروں نے مختلف ادویات اور بیماریوں کے علاج کے حوالے سے چلنے والی غیر قانونی اشتہار بازی کا نوٹس لیکر کتنے لوگوں کا چالان کیا؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت غیر قانونی اشتہار بازی پر مکمل کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) لاہور حلقہ پی پی۔143 میں ایک ڈرگ انسپکٹر کام کر رہا ہے جبکہ لاہور حلقہ پی پی۔144 میں دو ڈرگ انسپکٹرز کام کر رہے ہیں۔

(ب) متذکرہ حلقوں میں سال 2007 کے دوران ڈرگ انسپکٹر نے مختلف ادویات اور بیماریوں کے علاج کے حوالے سے چلنے والی غیر قانونی اشتہار بازی کا نوٹس لے کر ڈرگ ایکٹ 1976 کی دفعہ 24 کے تحت 8 چالان کئے۔

(ج) محکمہ صحت حکومت پنجاب غیر قانونی اشتہار بازی پر کنٹرول کے لئے مختلف اقدامات اٹھا رہی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) ڈرگ انسپکٹروں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ غیر قانونی اشتہار بازی میں ملوث لوگوں کے خلاف ڈرگ ایکٹ 1976 کی دفعہ 24 کے تحت فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لائیں اور ان کے خلاف مقدمات قائم کر کے متعلقہ عدالتوں میں داخل کریں۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ii) پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) کو ایسے ٹی وی چینلز کے خلاف قانونی کارروائی کے لئے استدعا کی گئی ہے جو غیر قانونی اشتہار بازی میں ملوث ہیں۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(iii) ڈائریکٹر جنرل محکمہ تعلقات عامہ پنجاب سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ایسے اخبارات، رسائل اور جرائد کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائیں جو غیر قانونی اشتہار شائع کرنے کے ذمہ دار ہیں(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

علاوہ ازیں وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر جعلی ادویات کے خاتمہ کے لئے قائم کی گئی ٹاسک فورسز بھی غیر قانونی اشتہار بازی کے قلع قمع کے لئے اقدامات کر رہی ہیں۔اور اس سلسلہ میں متعلقہ قوانین میں ترامیم کی تجاویز کی سفارشات تیار کر رہی ہے۔امید کی جاتی ہے کہ متذکرہ بالا اقدامات سے غیر قانونی اشتہار بازی کو کنٹرول کرنے میں مدد ملے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر!میں جواب سے بالکل مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر!میرا سوال نمبر 2233 ہے۔

جناب سپیکر: کیا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

پنجاب میں میڈیکل کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2233: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کل کتنے میڈیکل کالجز ہیں یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) پنجاب میں میڈیکل کالجز میں طلباء طالبات کی کل کتنی سیٹیں ہیں؟

(ج) پنجاب میں موجود میڈیکل کالجز میں داخلوں کے لئے کیا طریق کار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) پنجاب حکومت کے زیر انتظام 11 میڈیکل کالج اور ایک ڈینٹل کالج ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور

(ii) علامہ اقبال میڈیکل کالج، لاہور

(iii) فاطمہ جناح میڈیکل کالج، لاہور

(iv) سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، لاہور

(v) نشتر میڈیکل کالج ملتان

(vi) پنجاب میڈیکل کالج، فیصل آباد

(vii) راولپنڈی میڈیکل کالج، راولپنڈی

(viii) قائد اعظم میڈیکل کالج، بہاولپور

(ix) شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان

(x) سرگودھا میڈیکل کالج، یونیورسٹی آف سرگودھا

(xi) نواز شریف میڈیکل کالج، یونیورسٹی آف گجرات

(xii) ڈی مونٹمورینسی آف ڈنٹسٹری، لاہور

(ب) سال 10-2009 کے پراسپکٹس کے مطابق پنجاب کے میڈیکل کالجوں کی نشستوں کی تعداد 2263 ہے ۔ صرف فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں 251 نشستیں خواتین طالبات کے لئے مخصوص ہیں۔باقی تمام کالجوں میں خواتین طالبات اوپن میرٹ پر داخلہ لے سکتی ہیں اور ان کالجوں میں بلحاظ جنس کوئی تخصیص نہ ہے۔

(ج) پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں داخلہ کا طریق کار پراسپیکٹس میں دیا گیاہے۔تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر!میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں۔شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال سید زعیم حسین قادری کا ہے۔وہ سوال نمبر پکاریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!یہ سوال نمبر2229 ہے۔اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے---

جناب سپیکر: کون سا سوال نمبر ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!2229 پر میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: 2229 تو گزر گیا ہے، آپ بڑی دیر بعد بولے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!میں تو فوراً ہی اٹھ گیا تھا۔

جناب سپیکر: نہیں، اب ہم سوال نمبر2305 پر پہنچ گئے ہیں۔یہ dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! on his behalf۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ دو سوال پوچھ چکی ہیں۔اگلا سوال جناب ذوالفقار علی کا ہے۔

جناب ذوالفقار علی: جناب سپیکر!میرا سوال نمبر2314 ہے۔

جناب سپیکر: کیا اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب ذوالفقار علی: جناب سپیکر!جی، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کی سالانہ گرانٹ اور استعمال کی تفصیل

*2314: **جناب ذوالفقار علی:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کو مالی سال2006-07، 2007-08 اور2008-09 میں کتنی گرانٹ سال وار فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم ایڈمنسٹریشن پر اور کتنی رقم مریضوں کو سہولیات کی فراہمی پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم ٹرانسپورٹ پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم اس ہسپتال کے لئے طبی آلات اور دیگر طبی سامان خریدنے پر خرچ ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) بہاول وکٹوریہ ہسپتال، بہاولپور کو مالی سال2006 سے 2009 تک فراہم کی جانے والی گرانٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	فراہم کردہ رقم
2006-07	718,678,100/-
2007-08	1,210,091,000/-
2008-09	790,695,000/-

(ب) ایڈمنسٹریشن اور مریضوں کی سہولیات پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

سال	ایڈمنسٹریشن پر خرچ کردہ رقم	مریضوں کی سہولیات پر خرچ کردہ رقم
2006-07	194,406,667/-	141,829,395/-
2007-08	385,718,990/-	238,731,941/-
2008-09	486,399,000/-	181,357,000/-

(ج) ٹرانسپورٹ پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	خرچ کردہ رقم
2006-07	3,694,950/-
2007-08	5,441,952/-
2008-09	7,620,000/-

(د) طبی آلات اور دیگر طبی سامان خریدنے پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	خرچ کردہ رقم
2006-07	23,609,540/-

2007-08	48,602,005/-
2008-09	18,000,000/-

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب ذوالفقار علی: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔ میاں محمد شہباز شریف صاحب نے ہمیں بہاولپور کے لئے صحت کی مد میں فنڈز بہت زیادہ دے دیئے ہیں۔ انہوں نے ڈسٹرکٹ ہسپتال بھی دیا ہے الحمدللہ ہم بالکل مطمئن ہیں۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ۔ آپ کو بہت مبارک ہو۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب ذوالفقار علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر2315 ہے۔ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور۔ نرسز اور ڈسپنسرز کی اسامیوں کی تفصیل

*2315: **جناب ذوالفقار علی:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں نرسز اور ڈسپنسرز کی اسامیاں منظور شدہ گریڈ وار کتنی ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی کب سے خالی ہیں؟

(ج) ان اسامیوں پر کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) خالی اسامیاں کب سے ہیں اور ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں گریڈ 16 کی نرسز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 343، گریڈ17 میں نرسز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد70 جبکہ ڈسپنسر گریڈ6 کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد26 ہے۔

(ب) گریڈ 17 نرسنگ فلور سپروائزر کی 10 اسامیاں2004 سے، گریڈ 17 میں ہیڈ نرسز کی 39 اسامیاں2001 سے اور گریڈ 16 میں چارج نرسز کی 25 اسامیاں اگست 2009 سے خالی ہیں۔

(ج) سکیل17میں21سکیل16میں318نرسز کام کر رہی ہیں جبکہ سکیل6میں26ڈسپنسرز کام کر رہے ہیں۔

(د) خالی اسامیوں کی تفصیل جز(ب)میں درج ہے جبکہ ان اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے متعلقہ ادارے اور صوبائی سطح پر ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں اور جلد ہی ان اسامیوں پر تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب ذوالفقار علی: جناب سپیکر! ابھی بھی اس ہسپتال میں نرسنگ کی تعداد بہت کم ہے۔ یہ اتنا بڑا ہسپتال ہے، سندھ سے لے کر بہاولنگر اور ملتان تک کے لوگ یہاں سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ یہ تعداد پوری کرنے کے لئے میں نے سفارش کی تھی میری گزارش ہے کہ اس تعداد کو بڑھایا جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! یہ بالکل صحیح کہا گیا ہے ہمارے پاس نرسنگ کی shortage ہے لیکن چیف منسٹر صاحب نے پچھلے دنوں ہی دو ہزار نرسیں بھرتی کرنے کا حکم دیا تھا، جو بھرتی کر لی گئی ہیں۔ جہاں جہاں کمی ہے وہاں یہ کمی پوری کی جا رہی ہے۔ ان کے سوال میں (الف)، (ب)، (ج) اور (د) چار سوال ہیں۔ ہم اسامیاں پُر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور گریڈ 16 کی چار نرسیں ان کو مہیا کر دی گئی ہیں۔ اس طرح ہیڈ نرسوں کا کام ہم دو ماہ میں مکمل کر رہے ہیں۔ جو انہوں نے نرسوں کی کمی کے حوالے سے سوالات کئے ہیں یہ shortage حکومت نے پوری کر لی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ دو مہینوں کے بعد وہاں پر کوئی کمی نہیں رہے گی۔

جناب ذوالفقار علی: جناب سپیکر! ابھی تو shortage موجود ہے اور یہ سوال کئے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے اور نرسنگ کا role بڑا اہم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! انہوں نے سوال 30۔دسمبر 2008 کو کیا تھا اور چیف منسٹر صاحب نے اسی سال کے آغاز میں حکم دے دیا تھا اسی لئے دو ہزار نرسیں بھرتی کی گئی ہیں جو مختلف اضلاع اور مختلف ہسپتالوں میں بھیجی جا رہی ہیں اسی لئے میں

نے گزارش کی ہے کہ ہم نے دو مہینے کا وقت مانگا ہے۔ وہاں دو مہینوں میں انشاء اللہ تعالیٰ کمی پوری ہو جائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بہت اچھا۔

جناب ذوالفقار علی: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال بھی ضرور پوچھیں۔

جناب ذوالفقار علی: جناب سپیکر! 2۔فروری 2010 کو اسمبلی نے پیرا میڈیکل سٹاف کے service structure کی منظوری دی تھی اور 9۔فروری 2010 کو ہمارے چیف منسٹر صاحب نے بھی اس کی approval دے دی ہے لیکن ابھی تک اس کی سمری approve نہیں ہوئی۔ یہ کب تک مکمل ہو جائے گا کیونکہ پیرا میڈیکل سٹاف کی کافی تعداد ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! پیرا میڈیکل سٹاف کی سمری فنانس ڈیپارٹمنٹ میں گئی ہوئی ہے۔ وہاں سے vet ہونے کے بعد آ جائے گی اور جیسے ہی وہاں سے آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ فوری طور پر اسے کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ مطمئن ہیں؟

جناب ذوالفقار علی: میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال رانا محمد افضل خان کا ہے۔

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2320 ہے۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: کہیں یہ 420 تو نہیں ہے؟

رانا محمد افضل خان: نہیں سر، یہ 2320 ہے۔

جناب سپیکر: اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد۔ایچ آئی وی ایڈز کے کلینک کا قیام

*2320: رانا محمد افضل خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا فیصل آباد ڈویژن میں ایچ آئی وی ایڈز کے علاج کے لئے مخصوص کلینک قائم ہے ؟

(ب) اگر ہے تو اس میں کیا سہولتیں ہیں اور اگر نہیں ہے تو کب تک بنائے جانے کا ارادہ ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں Voluntary Counseling and Testing (VCTC) Centres اور Surveillance Centre قائم کئے گئے ہیں، (VCTC) میں HIV ایڈز کے مریضوں کو مفت کونسلنگ کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ جبکہ Surveillance Centres میں HIV کے مفت ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام اس سنٹر کو بغیر معاوضے کے Screening Kits اور فنی معاونت فراہم کرتا ہے۔ جن مریضوں کی ان سنٹرز کے ذریعے تشخیص ہو جاتی ہے ان کو Treatment Centers میں علاج کے لئے بھجوا دیا جاتا ہے۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے پنجاب میں پانچ عدد سپیشل کلینک کے نام سے Treatment Centers قائم کئے ہیں جن میں چار لاہور اور ایک سرگودھا میں قائم ہے لاہور میں یہ سنٹرز میو ہسپتال، سروسز ہسپتال، جناح ہسپتال اور پرائیویٹ سیکٹر میں شوکت خانم میں قائم ہیں۔ ان تمام سنٹرز پر ایڈز کے تربیت یافتہ ماہر ڈاکٹر اور ماہر نفسیات کی زیر نگرانی مریضوں کو مفت علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں اور مریضوں کا تمام ریکارڈ مکمل صیغہ راز میں رکھا جاتا ہے۔ علاج معالجے کی سہولتوں میں سر فہرست مفت Opportunistic Infections اور Anti Retroviral ادویات کا طریقہ علاج جبکہ CD-4 اور HIV Viral Load ٹیسٹ شامل ہیں جو کہ شوکت خانم لیبارٹری میں گلوبل فنڈ کے تعاون سے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی وساطت سے کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ ان ٹیسٹوں کا خرچہ کافی زیادہ ہے

لیکن پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے ذریعے یہ ٹیسٹ مفت فراہم کیا جاتا ہے کیونکہ سرکاری ہسپتالوں میں ان ٹیسٹوں کی سہولت موجود نہ ہے۔

(ب) فیصل آباد میں HIV ایڈز کے علاج کا مخصوص کلینک نہ بنانے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ HIV ایڈز کا علاج دوسری بیماریوں سے یکسر مختلف ہے یہ علاج صرف ایک ماہر اور تربیت یافتہ ڈاکٹر ہی کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مرض کے لئے دی جانے والی ادویات اس قدر مہنگی ہیں کہ تمام ڈسٹرکٹ میں ان کی ترسیل ممکن نہ ہے۔ فیصل آباد سے صرف دو گھنٹوں پر لاہور اور سرگودھا میں HIV ایڈز کے مخصوص علاج کے مراکز قائم ہیں اور فیصل آباد کے تمام مریضوں کا لاہور کے سنٹرز پر بخوبی علاج کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں نے بڑا مختصر اور direct سوال کیا تھا۔ بڑا لمبا چوڑا جواب تو آیا لیکن اصل میں جواب ہی نہیں آیا۔ میرا سوال تھا کہ کیا فیصل آباد ڈویژن میں HIV ایڈز کے علاج کے لئے مخصوص کلینک قائم ہے، اگر ہے تو اس میں کیا سہولیات ہیں انہوں نے جواب دیا کہ لاہور میں قائم ہے، سرگودھا میں قائم ہے اور وہاں کیا کیا سہولیات ہیں ان کی تفصیل دی ہے۔

جناب سپیکر! فیصل آباد پنجاب کا دوسرا بڑا اور پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ کیا وہاں HIV ایڈز کے علاج کی سہولیات دینے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! جو انہوں نے سوال کیا ہے اصل میں HIV ایڈز کا علاج بہت مہنگا ہے اور اس کی kits وغیرہ بہت مہنگی ہے۔ جو ہمارے بڑے ہسپتال ہیں، چونکہ سرکاری ہسپتالوں میں ان ٹیسٹوں کی سہولت موجود نہیں ہے اور یہ سارا foreign funded programme ہے اور ان فنڈز کی وجہ سے ہی ہم ان پروگرام کو مختلف جگہوں پر چلاتے ہیں، وہاں ادویات دیتے ہیں، اس کی spinning کرتے ہیں اور treatment کرتے ہیں۔ HIV ایڈز پروگرام میں چند بے ضابطگیوں کی نشاندہی بھی کی گئی تھی جس کے نتیجے میں وہاں کے انچارج کو transfer کر دیا گیا ہے

اور اس کی انکوائری کی جارہی ہے۔ اس کی انکوائری کے نتیجے میں جو رپورٹ آئے گی اس پر حکومت ایکشن لے گی۔ جو سوال رانا صاحب کا ہے تو یہ بات ٹھیک ہے کہ ہم وہاں پر ابھی تک کوئی ایسی سہولت مہیا نہیں کر سکے۔ یہ صرف ان جگہوں پر ہے جہاں ہمیں فنڈز مل جائیں اور یہ funded programmes ہیں اس لئے یہ وہاں پر موجود نہیں ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! کوئی پروگرام جو ملک کے لئے ضروری ہو وہ صرف funded foreign نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس کی اہمیت کے مطابق ہی ہمیں اپنے پروگرام چلانے چاہئیں۔ اگر ہمیں foreign support ملتی ہے تو اس کو ایک اضافی سپورٹ سمجھنا چاہئے۔ میں اس پالیسی میں آپ کی توسط سے یہ درخواست کروں گا کہ ہم اس serious matter کو اپنے تمام بڑے شہروں تک بڑھائیں صرف بیرونی امداد پر انحصار نہ ہو بلکہ اسے ختم کر دینا چاہئے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ان کی تجویز تو معقول ہے اگر پیسے ہوں تو آپ یہ کام ضرور کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! اس میں جو رانا صاحب نے سوال کیا ہے میں نے پہلے ہی گزارش کی ہے کہ HIV ایڈز کے علاج کے لئے ادویات مہنگی ہیں اور لاہور میں دس بارہ جگہ پر یہ میسر ہیں اس لئے فیصل آباد کے لوگ diagnose کرنے کے لئے لاہور آسکتے ہیں اور ان کا treatment وہاں ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ مجھے address کریں وہاں نہ دیکھا کریں، آپ کی مہربانی۔ جی، رانا صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں تو کچھ اور جواب expect کر رہا تھا لیکن یہ بڑی زیادتی ہے کہ وہ دوائی لینے لاہور آئیں اور علاج فیصل آباد میں کریں۔ HIV ایڈز کے serious patient ہوتے ہیں۔ یہ اس کو serious مسئلہ سمجھتے ہوئے commitment کریں کہ فیصل آباد میں اس کے لئے کام کریں گے۔ میں نے عرض کیا کہ فیصل آباد پنجاب کا دوسرا اور پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے۔ اس کے سائز اور آبادی کے مطابق یہ مہربانی کر کے commitment کریں کہ ہمارے شہر میں بھی یہ کلینک قائم کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، کر دیں کچھ ہمت۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! HIV ایڈز کا علاج بہت مہنگا ہے۔ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ اگر اس کو تمام اضلاع میں پھیلایا جائے تو اس کے لئے بلین روپے کی ضرورت ہے جو ابھی ہم afforded نہیں کر سکتے۔ جو ہمیں financing ہوتی ہے اس کے مطابق ہی ہم پرائیویٹ level پر قائم کرتے ہیں۔ یہ سرکاری ہسپتالوں میں نہیں ہے، پرائیویٹ ادارے ہی یہ کرتے ہیں اس لئے ہم یہی کوشش کر رہے ہیں کہ فیصل آباد میں بھی کوئی private setup بن جائے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس HIV ایڈز کے لئے کبھی گورنمنٹ کی طرف سے awareness کے لئے کوئی مہم یا کوئی campaign چلائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: campaign یا complain؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! Campaign۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! اس سلسلے میں وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں کچھ عرصے کے بعد اخباری اشتہارات دیتی ہیں، سیمینارز ہو رہے ہیں، کانفرنس ہو رہی ہیں اور ورکشاپ ہو رہی ہیں۔ میرے خیال میں ابھی تین ہفتے پہلے بھی ایک campaign چلی ہے جس میں وفاقی حکومت کے اشتہارات بھی سارے اخباروں کے فرنٹ صفحات پر آئے ہیں تو حکومت صوبائی اور مرکزی سطح پر یہ کام بخوبی سرانجام دے رہی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پچھلے کچھ دنوں سے بائیکاٹ تھا اس لئے میں اخبار پڑھ نہیں رہا تھا تو ان کی campaign سے کیا result آئے ہیں، کیا اس میں کوئی کمی واقع ہوئی ہے، کتنے لوگوں نے اس سے استعفادہ حاصل کیا ہے یا جو بھی ان کی progress ہے وہ ذرا بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! اس وقت گزارش یہ ہے کہ جو انہوں نے سوال کیا ہے اس کے exact figures تو اس وقت میرے پاس موجود نہیں ہیں لیکن جو ہمارے پاس positive یا active cases ہیں ان کی فہرست ہم ان کو علاقہ وار پیش کر دیں گے لیکن ایک محدود رپورٹ کے مطابق سب سے زیادہ ہمارے پاس HIV-Aids کے جو مریض ہیں وہ ڈسٹرکٹ گجرات میں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے، سوال نمبر بولئے گا۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2322 ہے اور اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد کے بڑے ہسپتال میں ڈی ایم سی کا قیام

*2322: رانا محمد افضل خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے کیا حکومت اتنی بڑی آبادی کے لئے لاہور کی طرح (ڈی ایم سی) ڈائیٹ مینجمنٹ سنٹر کسی بھی بڑے ہسپتال میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجہ بیان کی جائے؟

(ج) مذکورہ سنٹر کے بنائے جانے پر تقریباً کتنا خرچہ آئے گا اس کی تفصیل دی جائے اور کتنا سٹاف درکار ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کی میڈیکل وارڈوں میں Diabetics کے مریضوں کے لئے علاج معالجہ کی سہولتیں موجود ہیں۔ ہر میڈیکل وارڈ اور او پی ڈی DMC کا کام بھی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ تمام ضلعی ہسپتالوں میں Special Medical Units قائم ہیں جن میں تعینات میڈیکل سپیشلسٹ / سرجن Diabetics کے مریضوں کو سہولیات بہم پہنچا رہے ہیں۔

(ب) مندرجہ بالا سہولیات کی موجودگی میں علیحدہ سے DMC کے بنائے جانے کی ضرورت نہ ہے، کیونکہ یہ سہولیات پہلے ہی فراہم کی جارہی ہیں لہذا اس پر کوئی خاص رقم خرچ کرنے کا امکان نہ ہے۔

(ج) میڈیکل وارڈوں کی موجودگی میں DMC کے علیحدہ قیام کی ضرورت نہ ہے اس لئے اس پر تخمینہ لاگت متعلقہ نہ ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب اگر بتائیں کہ میرا سوال ڈائیٹ مینیجمنٹ سنٹر کے بارے میں تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ موٹاپا بہت سی بیماریوں میں سے ایک اہم بیماری ہے یہ اس کے بارے میں تھا اور جواب Diabetics کے بارے میں آیا ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! انہوں نے یہ سوال ڈائیٹ اور Diabetics کے بارے میں کیا ہے، اس کے لئے ہر ہسپتال میں ہمارے مختلف وارڈز اور سنٹر بھی ہیں۔ ہمارے سیکرٹری صحت نے recently یہ احکامات جاری کئے ہیں کہ تمام DHQ اور THQ میں ایک یونٹ بنایا جائے گا جو Diabetics اور ڈائیٹ کے جتنے مریض ہیں ان کی راہنمائی کریں گے۔ اس کا ماڈل وہی ہوگا جو کہ UK میں ہے۔ وہاں پر جو Diabetics Wards اور Diabetics Clinic ہیں ان کو trained Nurses look after کرتی ہیں۔ وہ مریض کو دیکھتی ہیں، ان کا وزن اور شوگر بھی چیک کرتی ہیں اور اس کے مطابق معمول کی دوائیاں ان کو دیتے ہیں تو یہ مختلف یونٹ تمام ہسپتالوں میں قائم کئے جا رہے ہیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! جز (ج) جواب میں لکھا گیا ہے کہ میڈیکل وارڈوں کی موجودگی میں DMC کے لئے علیحدہ وارڈ کی ضرورت نہ ہے اس لئے اس پر تخمینہ لاگت متعلقہ نہ ہے تو اگر فیصل آباد میں DMC کے قیام کی ضرورت نہ ہے تو لاہور میں قیام کی ضرورت کیوں ہے اور کیوں بنایا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! رانا صاحب نے جو سوال کیا ہے اس حوالے سے میں انہیں بتاتا ہوں کہ Diabetics Unit کے لئے کوئی علیحدہ خرچہ نہیں آتا اور ہسپتال کے جو مختلف وارڈز ہیں ان کے پروفیسر یا MS وہ at their own decide کر لیتے ہیں کہ یہ یونٹ بطور Diabetics یونٹ کام کرے گا اور لاہور میں یونٹ کام کر رہا ہے جس کی وہ نشاندہی کر رہے ہیں اور وہ سروسز ہسپتال کے پرنسپل کا interest تھا انہوں نے وہ قائم کر لیا ہے۔ فیصل آباد میں بھی اسی طرز کا ایک سنٹر قائم کر دیا جائے گا جس سے Diabetics patient کو رہنمائی ملتی رہے۔

جناب سپیکر: جی۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں نے شروع میں کہا تھا کہ Diabetics کے بارے میں تو سوال ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، چلیں! موٹاپے کے بارے میں تو ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! سوال تو Obesities کے بارے میں ہے اور جواب Diabetics کا دے رہے ہیں۔ اگر لاہور میں پرنسپل صاحب سمجھتے ہیں کہ یہ لاہور کی عوام کے لئے ہے تو کیا وہ اپنے پرائیویٹ بزنس کو چمکانے کے لئے سرکاری ہسپتالوں میں اس قسم کے وراڈ بناتے ہیں اور وہاں سے مریضوں کو گھیر کر اپنے پرائیویٹ ہسپتالوں میں لے جاتے ہیں کیا یہ اس قسم کا specific ward لاہور میں بنا ہے یا حکومت پنجاب نے Obesities کو recognized کیا ہے کہ Obesities ایک مرض ہے اور اس کا علاج لاہور میں ہونا ہے پھر تو حکومت کو ہر شہر میں کرنا چاہئے؟

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! میں رانا صاحب کے سوال کا جواب دے دیتا ہوں کہ یہ Diabetics اور Obesities انٹر لنک چیزیں ہیں جو بیماری ہے وہ موٹاپا اور شوگر تقریباً ایک ہی چیز ہیں۔ موٹے آدمی کو زیادہ شوگر ہوتی ہے اور اس کے اندر دو چیزیں involve ہوتی ہیں۔ ایک ہارمون اور دوسری Diabetics ہے تو اس لئے میں نے گزارش کی تھی کہ جہاں پر جن

صاحب نے بنایا ہے ان کی specialty تھی اور جو ہمارے ماہرین شوگر کو deal کرتے ہیں اور وہی obesity کو بھی deal کرتے ہیں۔ اس کے کسی علیحدہ ماہر کی ضرورت نہیں ہوتی اور جو پروفیسر آف میڈیسن ہیں وہ اس کو ہینڈل کر سکتے ہیں۔ تمام ہسپتالوں میں of District Specialist, Professor Medicine یا باقی Consultant موجود ہیں جو میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ رانا صاحب کی رائے کی روشنی میں تمام اضلاع کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ Obesity اور Diabetics کے لئے یونٹ قائم کر دیئے جائیں اور وہاں پر لوگوں کی رہنمائی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اب اگلا سوال مسز ناظمہ جواد ہاشمی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! On her behalf.

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): On her behalf.

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں کسی female کو بھی بات کر لینے دیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ان کو پہلے بولنے دیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! آپ نے مجھے تو اجازت نہیں دی۔

جناب سپیکر: ان کا سوال نہیں تھا اور آپ کے دو سوالات تھے اس لئے آپ کو اس کی اجازت نہیں ملی۔ جی۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! سوال نمبر 2333 ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے مسز ناظمہ جواد ہاشمی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ہیپاٹائٹس مہم چلانے کا مسئلہ

*2333: **مسز ناظمہ جواد ہاشمی:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا صوبائی حکومت کسی قسم کی Hepatitis C سے آگاہی کی مہم چلا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

Hepatitis C پر کنٹرول اور علاج کی خاطر حکومت نے ایک Special Project منظور کیا ہے جس پر 12-2009 تک 2286 ملین روپے کی لاگت آئے گی۔ اس PC-1 کے ذریعے عوام میں شعور و آگاہی پیدا کرنے کی مہم اولین ترجیحات کے طور پر شامل ہے۔ آگاہی مہم میڈیا، پریس، ٹی وی، ریڈیو، انٹر پرسنل کمیونی کیشن، ڈاک اور سیمینار کے ذریعے چلائی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ پمفلٹ اور پوسٹر کے ذریعے بھی عوام کو معلومات پہنچائی جاتی ہیں، تاکہ عوام الناس میں بیماری سے بچاؤ اور علاج معالجہ کے متعلق شعور پیدا کیا جا سکے تاکہ عوام ان سہولیات سے بروقت مناسب استفادہ کر سکیں۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! ہیپاٹائٹس "سی" پر کنٹرول اور علاج کی خاطر حکومت نے ایک Special Project منظور کیا ہے جس پر 12-2009 تک 2286 ملین روپے کی لاگت آئے گی۔ اس PC-1 کے ذریعے عوام میں شعور و آگاہی پیدا کرنے کی مہم اولین ترجیحات کے طور پر شامل ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ترجیحات کے طور پر یہ مہم شامل ہے یہ کب چلائی جاتی ہے، ہم نے کبھی کہیں میڈیا پر یا کبھی ٹی وی پر اشتہار وغیرہ نہیں دیکھا، کیا اس کی آگاہی کے لئے کوئی proper بندوبست کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ کو بتا دیا ہے تو سب کو آگاہی ہو گئی اور آپ کے ہاؤس میں جب یہ بات آ گئی ہے۔ جی، بتائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! یہ ہیپاٹائٹس "سی" کے بارے میں جو مہم ہے۔ اس میں جیسا کہ پہلے میں نے گزارش کی تھی کہ میڈیا، پریس، ٹی وی، ٹی وی ٹاکس ہیں اس کے علاوہ سیمینار اور ورکشاپ ہیں یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں، ڈی ایچ کیوز میں ہو رہے ہیں اور اخباروں میں اس پر فورم ہو رہے ہیں۔ ابھی دس دن پہلے اس پر جنگ فورم ہوا ہے۔ اس سے پہلے ٹی وی پر یہ مذاکرے ہو رہے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی میرا خیال ہے کہ اس کی ہم مزید توسیع کر سکتے ہیں۔ اس میں ممبران اسمبلی اور ہمارے علماء کرام ہیں وہ بھی ہمارا ساتھ دیں اور اپنے اپنے

علاقوں میں ہمارے دست وبازو بنیں۔ اس میں جو انہوں نے PC-1 کی بات کی تھی تو وہ کچھ ایسی باتیں ہیں جو میں یہاں نہیں کرنا چاہتا کیونکہ ہماری وفاقی امداد بند کر دی گئی تھی اس لئے اس دفعہ حکومت پنجاب نے اپنے فنڈز سے تین سو ملین روپے رکھے ہیں تاکہ یہ Hepatitis C کے تین steps diagnoses treatment vaccination and follow-up اس پر وہ spend کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی مسز ناظمہ جواد ہاشمی کا ہے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا چھوٹا سا سوال ہے---

ڈاکٹر زمردیاسمین رانا: جناب سپیکر!---

ڈاکٹر غزالہ رضارانا: جناب سپیکر!---

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا چھوٹا نہیں ہے---

جناب سپیکر: دیکھیں، شاہ صاحب! آپ کے پیچھے خواتین کھڑی ہیں ان کا بھی احترام کیجئے اور دونوں ڈاکٹرز ہیں۔ جی، دونوں ڈاکٹر ایک ایک ضمنی سوال کریں گی۔ بس جی، باقی سب صاحبان بیٹھیں۔

ڈاکٹر زمردیاسمین رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 2337۔ (معزز ممبر نے محترمہ ناظمہ جواد ہاشمی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

راولپنڈی، ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2337: مسز ناظمہ جواد ہاشمی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں ہیپاٹائٹس "سی" کے اندازاً کتنے مریض ہیں، بالخصوص ضلع راولپنڈی میں مریضوں کی تعداد بیان فرمائیں؟

(ب) کتنے لوگ سرکاری علاج سے مستفید ہو رہے ہیں اور کتنے لوگ پرائیویٹ طور پر علاج کروا رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) پنجاب میں آبادی کے تناسب سے ہیپاٹائٹس "سی" کے مریضوں کی تعداد (چھ فیصد)6 لاکھ ہے جبکہ ڈسٹرکٹ راولپنڈی میں (6.7) فیصد کے حساب سے مریضوں کی تعداد 28 ہزار ہے۔ پنجاب کی کل آبادی 8 کروڑ کے لگ بھگ ہے اور ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی Prevalence 6 فیصد ہے۔ اس لحاظ سے 6 لاکھ مریض پنجاب میں ہیں۔ راولپنڈی کی آبادی 44 لاکھ ہے اور ہیپاٹائٹس "سی" 6.7٪ Prevalence ہے۔ اس تناسب سے راولپنڈی میں ہیپاٹائٹس "سی" کے مریض 28000 ہیں۔

(ب) راولپنڈی میں ہیپاٹائٹس کے مفت علاج کی سہولت ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں میسر ہے جہاں سے اگست 2006 سے لے کر جنوری 2009 تک 1058 مریض پرائم منسٹر پروگرام کے تحت علاج کروا چکے ہیں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! اس وقت ہیپاٹائٹس "سی" بہت زیادہ پھیلا ہوا ہے اور اس کا علاج بھی بہت زیادہ مہنگا ہے۔ Interferon جس کے لئے کم سے کم چھ مہینے لگانے پڑتے ہیں تو اس کی لاگت بہت زیادہ ہے تو کیا گورنمنٹ یہ ارادہ رکھتی ہے کہ ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے لئے یہ علاج فری کر دیا جائے کیونکہ عام مریض کے لئے اتنا مہنگا علاج جو 65 ہزار روپے سے لے کر ایک لاکھ روپے تک کا علاج ہے وہ ممکن نہیں ہے تو کیا حکومت اس سلسلے میں کوئی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! یہ سوال بڑا اہم ہے اور اس میں سارے مریضوں کا علاج کرنا ممکن نہیں ہو گا اس وقت جو ہمارے پاس تین سو ملین روپے کی amount ہے اس میں جتنے deserving patients ہوں گے انشاءاللہ ان کا علاج کریں گے اور اس کے بعد supplementary رقم رکھی جائے گی کیونکہ ہمارے پاس جو اس مرض کے مریض ہیں اس میں صرف یہ دیکھنا ہے کہ استحقاق کن کا بنتا ہے اور جو لوگ مستحق ہیں اور جنہیں حکومتی امداد چاہئے یا فری ادویات چاہئیں ان کو مہیا کی جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں نے خواتین کو کہا ہے کہ دونوں ڈاکٹر صاحبان ہیں اور ایک نے بول لیا ہے اور دوسری بولیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مجھے خاتون تصور کر کے ضمنی سوال کرنے دیا جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، میں یہ کر نہیں سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرد بنایا ہے تو میں کیسے تصور کروں۔ جی، محترمہ! (قطع کلامیاں)

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں کہ ہیپاٹائٹس "سی" کے علاج سے زیادہ بہتر ہے کہ---

جناب سپیکر: یہ ڈاکٹر صاحبہ ہیں اچھی بات کریں گی اس معاملے میں ماہر بھی ہیں ان کی بات غور سے سنیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! جیسا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے پہلے کہا ہے کہ ہم لوگوں نے بچاؤ کے لئے تشہیر شروع کی ہوئی ہے تو تشہیر تو صرف شہروں کے لئے ہے اور میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو گاؤں اور محلوں میں چھوٹے چھوٹے قصبے ہیں ان کے اندر اخباریں اتنی زیادہ پڑھی جاتی ہیں اور نہ ہی لوگ اتنے زیادہ سیمینارز وغیرہ attend کرتے ہیں تو کیوں یہ نہیں کیا جاتا کہ health education primary age سے شروع کریں تاکہ بچوں کو پتا چلے کہ ہم نے کیا کھانا ہے، کیا نہیں کھانا اور ہر سکول میں میڈیکل آفیسر appoint کریں تاکہ وہ ان کو AIDS, Hepatitis اور دیگر بیماریوں کی health education دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! اس میں ہم نے چار ہزار کے قریب dieticians بھرتی کئے ہیں جو مختلف علاقوں میں اپنی خدمات سرانجام دیں گے۔ اس کے علاوہ میری گزارش یہ ہے کہ گاؤں میں جو ہمارے political leaders ہیں، opinion leaders ہیں، علمائے کرام ہیں، اساتذہ ہیں، ایم پی ایز ہیں، ایم این ایز ہیں یہ اپنے علاقوں میں بہت affective ہیں، یہ اس campaign کا حصہ بنیں اپنے جو لوگ وہاں ہیں ان کو تعلیم و تربیت دیں، اس سے آگاہ کریں تو اس میں

بجائے یہ کہ ہم صرف اخبار یا ٹی وی کا سہارا لیں، یہ سب سے affective لوگ ہیں تو میں ان سے استدعا کرتا ہوں کہ یہ اپنے علاقوں میں آگہی پیدا کریں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ بھی بتادیں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میرا supplementary question یہ ہے کہ ضلع چکوال میں ہیپاٹائٹس "سی" کے مریض شاید پنجاب بھر سے زیادہ ہیں۔ وہاں پر اس قسم کی کوئی campaign نہیں چل رہی جس قسم کی campaign کا ابھی سیکرٹری صاحب نے جواب میں ذکر کیا ہے۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ یہ اپنے ڈی ایچ او صاحب جو چکوال میں ہیلتھ کے سینئر افسر ہیں ان سے یہ پوچھیں کہ چکوال میں جہاں پر ایک گھر میں ایک ہیپاٹائٹس "سی" کا مریض ہے تو آخر میں پورا گھر مریض بن جاتا ہے یہ حالت ہے۔ میرے محلے تک میں ہیپاٹائٹس "سی" کے مریض اتنے زیادہ ہیں تو پلیز! یہ اپنے ہیلتھ کے جو سینئر ہیں ان سے district wise رپورٹ لیں اور ان کو پابند کریں کہ وہ ہر ضلع میں یہ مہم چلائیں۔

جناب سپیکر: جی، محترم شاہ صاحب! آپ اس میں کوئی سوال کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری request یہی ہے انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے علاج کے لئے، ویکسین کے لئے، follow up کے لئے تین سو ملین رکھے ہیں اور 2286 ملین روپے اشتہاری مہم اور آگاہی کے سلسلے میں رکھے ہیں کیا انہوں نے اشتہاری مہم کے لئے بہت زیادہ رقم نہیں رکھی اور علاج کے لئے بہت کم پیسے رکھے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں۔ ایک تو چکوال کا بتائیں کہ ادھر ڈی ایچ او کو آپ ہدایت کریں گے یا نہیں جو فوزیہ بہرام صاحبہ نے فرمایا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الہیٰ): جی، بالکل ہدایت کریں گے بلکہ ہر ضلع میں کمیٹیاں بنائیں گے جس میں ایم پی ایز اور ایم این ایز اس کا part ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی، اب سید حسن مرتضیٰ صاحب کے سوال کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الہیٰ): جناب سپیکر! ہیپاٹائٹس "سی" کا جو پراجیکٹ 2009 سے 2012 تک کا ہے اس کا اس تین سو ملین روپے سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ پنجاب حکومت نے

صرف ہیپاٹائٹس کے لئے رکھے ہیں اور یہ 2286 ملین روپے جو ہیں اس کا علیحدہ PC-1 ابھی منظور ہونا ہے یہ ابھی منظور نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جی،Next

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! اگلا سوال میرا ہے وہ لے لیں۔ ناظمہ جواد ہاشمی صاحبہ موجود نہیں ہے اسے چھوڑ دیں ٹائم کم ہے۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! میرا ابھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، کبھی آپ خود بھی محنت کر لیا کریں ناں! لوگوں کے کئے پر آپ اپنی نظر رکھتے ہیں۔ جی۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! ہیپاٹائٹس "سی" کے علاج کے لئے حکومت نے ہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں کیا سہولیات بہم پہنچائی ہیں اور کیا ہر ڈی ایچ کیو میں میڈیسن فری دی جارہی ہے؟

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! ہیپاٹائٹس "سی" کے لئے اس وقت جو Teaching Hospitals ہیں وہاں پر یہ سہولت میسر ہے اور صرف دو ڈی ایچ کیو حافظ آباد اور شجاع آباد میں ہیں جہاں پر یہ سہولت میسر ہے۔ حکومت کوشش کر رہی ہے کہ باقی ڈی ایچ کیو میں بھی یہ سہولت میسر کریں کیونکہ ہمارے جتنے بھی مریض پنجاب میں ہیں ان سب کے لئے ہمیں 54۔ارب روپیہ چاہئے تو یہ بہت بڑی رقم ہے اس لئے اس کو مرحلہ وار کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شگفتہ شیخ صاحبہ! نمبر بولئے گا جلدی سے۔

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2340 ہے۔

جناب سپیکر: کیا اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ شگفتہ شیخ: جی، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2340: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قصور میں ڈاکٹروں اور سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی کتنی منظور شدہ پوسٹیں ہیں اور کتنے کام کر رہے ہیں، اگر کمی ہے تو پورا کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) پیرامیڈیکل سٹاف کے عملہ کی تعداد کیا ہے؟

(ج) ایمبولینس کتنی ہیں اور کتنی کام کر رہی ہیں؟

(د) کیا ہسپتال میں بجلی بند ہونے کی صورت میں جنریٹر موجود ہے؟

(ہ) ہسپتال میں کتنے شعبہ جات کام کر رہے ہیں؟

(و) کیا ہسپتال کے دل وارڈ کی توسیع کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے، کیا دل وارڈ میں ای ٹی یا انجیوگرافی کی سہولت موجود ہے؟

(ز) ہسپتال کا کل بجٹ کتنا ہے، ایمرجنسی، آؤٹ ڈور اور وارڈز میں داخل مریضوں کی تعداد ماہانہ کیا ہوتی ہے؟

(ح) کیا ہسپتال میں ٹراما سنٹر قائم کرنے اور ہسپتال کو اپ گریڈ کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال قصور میں سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی کل منظور شدہ پوسٹیں 15 ہیں اور اس وقت 8 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور 7 خالی ہیں جبکہ ڈاکٹروں کی کل منظور شدہ اسامیاں 74 ہیں جن میں سے 68 مستقل اور 6 عارضی ہیں جن میں سے 50 پوسٹیں خالی ہیں اور 24 پوسٹوں پر ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(ب) پیرامیڈیکل سٹاف کی کل 38 سیٹیں ہیں ان میں سے 7 خالی ہیں۔

(ج) ہسپتال ہذا میں تین ایمبولینسیں ہیں اور تینوں کام کر رہی ہیں۔

(د) ہسپتال ہذا میں دو جنریٹرز موجود ہیں اور دونوں کام کر رہے ہیں۔

(ہ) ہسپتال میں کل 22 شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔

(و) ہسپتال ہذا میں دل وارڈ کی توسیع میں کارڈک یونٹ زیر تعمیر ہے۔ اس وقت دل وارڈ میں ای ٹی ٹی اور انجیو گرافی کی سہولت موجود نہیں ہے۔

(ز) ہسپتال ہذا کا کل بجٹ 6 کروڑ 59 لاکھ 46 ہزار روپے ہے۔ ایمرجنسی میں مریضوں کی اوسطاً 11 ہزار 6 سو 37 مریض، آؤٹ ڈور میں اوسطاً 24 ہزار 7 سو 16 مریض اور وارڈز میں اوسطاً تین ہزار ایک سو اٹھارہ مریض ماہانہ ہوتے ہیں۔

(ح) جی ہاں! ہسپتال ہذا کے لئے ٹراما سنٹر قائم کرنے کے لئے ضلعی حکومت کو لکھا گیا ہے اور اپ گریڈ کرنے کے لئے تجویز زیر غور ہے۔

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹرز کی کل منظور شدہ اسامیاں 74 ہیں اور 24 پوسٹوں پر کام کیا جا رہا ہے 50 سیٹیں خالی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم خالی اسامیوں کے لئے ضروری اقدامات کر رہے ہیں۔ میں نے 29۔ نومبر 2008 کو سوال کیا تھا اب جبکہ 7۔جولائی 2010 کو ایک سال سات ماہ ہو گئے ہیں مگر ابھی تک انہوں نے کوئی اقدامات نہیں کئے تو پھر یہ کب کریں گے؟

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ شگفتہ شیخ: دوسری بات میں یہ کرنا چاہتی ہوں کہ ہسپتال ہذا کا کل بجٹ 6 کروڑ 59 لاکھ 46 ہزار ہے۔

جناب سپیکر: پہلے ایک کا جواب تو آنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کیونکہ جو سیٹیں ہوتی ہیں وہ exact بیان کرنی معلوم نہیں ہوتیں کیونکہ ٹرانسفر اور پوسٹنگ ہوتی رہتی ہے لیکن اس کمی کو پورا کرنے کے لئے پورے پنجاب میں PPSC 1500 MO's through بھرتی کئے گئے جو کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے شفاف طریقے سے select کئے ہیں اور ان 1500 جو ڈاکٹرز کو ان کے

اپنے آبائی اضلاع میں تعینات کیا جارہا ہے اسی طرح قصور میں بھی جو وہاں کے لوگ select ہوئے ہیں ان کو وہاں تعینات کیا جارہا ہے اس لئے یہ کمی پوری ہو جائے گی۔

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! میں نے آج تک 16 ڈاکٹروں کی تعداد دیکھی ہے 5،6 ڈاکٹرز عارضی ہیں باقی ساری سیٹیں خالی ہیں کوئی بھی مریض آتا ہے تو ڈاکٹر انہیں لاہور refer کر دیتے ہیں تو ایسا ہسپتال جس میں کوئی facility نہیں ہے تو پھر عوام کو اس کا کیا فائدہ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): دیکھیں! میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ Specialist Doctors کی پندرہ سیٹیں تھیں اب اس میں آٹھ کی بجائے گیارہ ڈاکٹرز ہو گئے ہیں اور نئے میڈیکل آفیسرز بھرتی کئے گئے ہیں ان کو وہاں تعینات کیا جارہا ہے اور وہاں MO's کی کمی پوری ہو جائے گی۔

محترمہ شگفتہ شیخ: یہ ڈاکٹر کب تک تعینات ہو جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): یہ ان کی جو selection ہو گی اس کے مطابق ہی کر رہے ہیں جو رزلٹ آرہا ہے اس کے مطابق ان کو تعینات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ آپ ایسا کریں کہ خود سارے ضلع کی تفصیل ان سے لے لیں اور مجھے بھی یہ پہنچا دیں کتنی سیٹیں خالی ہیں، کتنی آپ نے پُر کر دی ہیں اور کتنی بقایا ہیں اور کب تک پوری ہو جائیں گی۔ میں بھی اس میں interested ہوں میرا بھی ضلع ہے۔ آپ کی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! قصور میں ساری کمی دو مہینے میں پوری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: آپ کی بہت مہربانی۔ وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کی تعمیر کا تخمینہ لاگت و دیگر تفصیلات

*1400: **محترمہ نرگس پروین اعوان:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کب کتنی لاگت سے بنایا گیا اس کا ابتدائی تخمینہ لاگت کتنا تھا یہ کتنی مالیت اور کتنی مدت میں مکمل ہوا؟

(ب) یہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں کتنے وارڈز ہیں؟

(ج) اس میں کتنے آپریشن تھیٹر ہیں؟

(د) اس انسٹیٹیوٹ میں کون کون سی مشینری کتنی لاگت سے فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) کیا اس انسٹیٹیوٹ میں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور جیسی سہولیات، طبی آلات اور ڈاکٹرز تعینات ہیں؟

(و) کیا اس انسٹیٹیوٹ میں میجر آپریشن کئے جا رہے ہیں؟

(ز) اس وقت اس انسٹیٹیوٹ میں تعینات کارڈیک سرجنز کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل نیز ان کو لاہور انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں تعینات کارڈیک سرجن کے برابر تنخواہ اور مراعات حاصل ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ابتداً ملتان انسٹیٹیوٹ کارڈیالوجی کا منصوبہ 971.307 ملین کا منظور ہوا تھا جو بعد میں بوجوہ قیمتوں میں اضافہ کے 1100.336 ملین پر مکمل ہوا۔ تاہم کچھ ضروری آلات کے لئے علیحدہ منصوبہ منظور کیا گیا جو کہ زیر تکمیل ہے اور اس کی قیمت 504.47 ملین روپے ہے۔ جہاں تک مین (Main) منصوبے کی تکمیل کا تعلق ہے یہ منصوبہ 14.4.2004 کو منظور ہوا تھا جس پر کام 2005 میں شروع ہوا اور 31-06-08 کو مکمل ہوا۔

(ب) انسٹیٹیوٹ 201 بستروں پر مشتمل ہے جس میں مندرجہ ذیل وارڈز موجود ہیں۔

1- ایمرجنسی وارڈ

-2 CCUاورICUوارڈ

-3 میڈیکل وارڈ

-4 سرجیکل وارڈ

-5 جنرل وارڈ

-6 پرائیویٹ وارڈ

(ج) اس انسٹیٹیوٹ میں پانچ آپریشن تھیٹرز کی سہولت موجود ہے۔

(د) تفصیل آلات و مشینری مع قیمت (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس وقت ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں سہولیات پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور سے کچھ کم ہیں۔ اگر Electro Medical Equipments کی فراہمی ہیومن ریسورسز اور Bed Strength میں کچھ اضافہ کر دیا جائے تو ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں سہولیات پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کے برابر ہو جائیں گی، PIC لاہور 292 بیڈز پر مشتمل ہے جبکہ ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں 201 بیڈز ہیں۔

(و) جی ہاں! اس وقت میجر آپریشن کئے جا رہے ہیں۔

(ز) ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں تعینات سرجنز کے نام، گریڈ اور تعلیمی قابلیت درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام	عہدہ	تعلیمی قابلیت
1	ڈاکٹر زاہد زمان خان (BS-19)	ایسوسی ایٹ پروفیسر کارڈیک سرجری	FCPS, FRCS
2	ڈاکٹر انجم جلال (BS-19)	ایسوسی ایٹ پروفیسر کارڈیک سرجری	FCPS, FRCS
3	ڈاکٹر نسیم احمد (BS-18)	اسسٹنٹ پروفیسر کارڈیک سرجری	FCPS(Gen.S)FCPS (C.S)
4	ڈاکٹر ضیغم رسول (BS-18)	سینئر رجسٹرار	FCPS

مندرجہ بالا ڈاکٹرز کو حکومت کے منظور شدہ پے سکیلز اور پے پیکجز کے مطابق مراعات حاصل ہیں۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا کی گرانٹ و دیگر تفصیلات

*1698: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا کو مالی سال07-2006اور08-2007 کے دوران کتنی گرانٹ سالانہ دی گئی ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری اور آلات موجود ہیں؟

(ج) کون کون سی مشینری کب سے خراب پڑی ہے؟

(د) مزید اس ہسپتال کو کون کون سے طبی آلات اور مشینری کی ضرورت ہے؟

(ہ) حکومت اس مشینری اور طبی آلات کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا کو مالی سال 07۔2006 اور08۔2007 میں دی گئی گرانٹ کی تفصیل درج ذیل ہے

07۔2006۔ /11,76,48,000روپے

08۔2007۔ /12,61,16,000روپے

(ب) اس ہسپتال میں موجودہ ضرورت کے تحت مشینری موجود ہے نیز قابل استعمال ہے۔

(i) گردے صاف کرنے کی مشین

(ii) شعبہ ریڈیالوجی کی سی ٹی سکین،الٹرا ساؤنڈ اور ایکسرے مشین

(iii) فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ کی مشینیں

(iv) شعبہ امراض دل کی مشین بشمول ای ٹی ٹی،مانیٹرز و دیگر تشخیصی مشینیں

(v) آپریشن تھیٹر میں استعمال ہونے والے آلات جراحی اور دیگر مشینری

(vi) پیٹ کے امراض کی تشخیص کے لئے مشین،انڈوسکوپی مشین۔

(ج) مشینیں خراب حالت میں نہ ہیں تمام مشینیں ٹھیک طور پر کام کر رہی ہیں۔

(د) ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا کو جو مشینری اور طبی آلات مختلف شعبہ جات کے لئے درکار ہیں اس کے لئے محکمہ صحت کو PC-Iفارم میں تمام تفصیل مع کل لاگت 292.637 ملین روپے دے دیا گیا ہے جو کہ PC-Iفارم میں موجود ہے۔

(ہ) ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا کو مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور سینئر ڈاکٹرز اور سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی تعیناتی کے بعد جس مشینری اور طبی آلات کی ضرورت ہے اس کا PC-Iفارم تیار

کر کے حکومت پنجاب محکمہ صحت لاہور کو بھیج دیا گیا ہے، جو کہ حکومت کے زیر غور ہے حسب ضابطہ منظوری کے بعد طبی آلات کی فراہمی کا سلسلہ شروع ہو گا۔

قصور۔کمیونٹی مڈوائفری تربیتی پروگرام کی تفصیلات

*1944: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قصور میں کتنے سکولوں میں کمیونٹی مڈوائفری تربیتی پروگرام شروع کیا گیا ہے؟

(ب) قصور میں سال 2007 کے دوران کتنے لوگوں کو مڈوائفری کی تربیت دی گئی؟

(ج) قصور میں مڈوائفری تربیتی پروگرام کے تحت کتنی خواتین مستفید ہو چکی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع قصور میں ایک ہی نرسنگ سکول ہے اور اس سکول میں یہ پروگرام شروع کیا گیا ہے۔

(ب) قصور میں سال 2007 میں 15 لڑکیوں کو کمیونٹی مڈوائفری ٹریننگ دی گئی، جس میں 11 لڑکیوں نے امتحان پاس کیا ہے۔

(ج) یہ پروگرام یکم اپریل 2006 سے شروع ہوا ہے۔ 2007 سے آج تک 64 کمیونٹی مڈوائف ٹریننگ مکمل کر چکی ہیں۔ جن میں سے 57 نے امتحان پاس کر لیا ہے اور ان کو ضروری آلات مہیا کر دیئے گئے ہیں اور وہ اپنے اپنے علاقہ میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔

محکمہ صحت میں گریڈ 19 اور 20 کے آفیسرز کی تعداد و تفصیل

*2305: سید زعیم حسین قادری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب محکمہ صحت میں گریڈ 19 کے کتنے آفیسر گریڈ 20 کی سیٹ پر کام کر رہے ہیں اور کیوں؟

(ب) صوبہ پنجاب محکمہ صحت میں گریڈ 20 کی کتنی پوسٹیں ہیں؟

(ج) صوبہ پنجاب میں محکمہ صحت میں گریڈ 20 کے کتنے آفیسر گریڈ 20 کی سیٹ پر پوسٹنگ کے انتظار میں ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب، محکمہ صحت میں گریڈ 19 کے 26 آفیسرز گریڈ 20 کی سیٹ پر کام کر رہے ہیں۔ گریڈ 20 کی اسامی پر گریڈ 19 کے بعض ڈاکٹروں کی تعیناتی کی وجہ ان کی متعلقہ اسامی کے لئے موزونیت، تعلیمی قابلیت اور اس مخصوص اسامی کے لئے مخصوص ضروریات کو پورا کرنا ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب، محکمہ صحت میں گریڈ 20 کی 615 اسامیاں ہیں۔

(ج) اس وقت محکمہ صحت میں گریڈ 20 کے دو آفیسرز گریڈ 20 کی سیٹ پر تعیناتی کے منتظر ہیں۔

ضلع قصور میں بنیادی مراکز صحت کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2341: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کتنے بنیادی مراکز صحت، رورل ہیلتھ سنٹرز ہیں اور ان میں کتنے ڈاکٹرز موجود ہیں، ان کا کتنا کتنا بجٹ ہے؟

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چونیاں، پتوکی اور کوٹ رادھا کشن میں ڈاکٹروں اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد کیا ہے اور کتنی کمی ہے، اس کو پورا کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ج) کیا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قصور اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس بی، سی کے تدارک کے لئے انتظام ہے؟

(د) کیا حکومت کا ہیپاٹائٹس بی، سی کے تدارک کے لئے پولیو طرز کی مہم شروع کرنے کا کوئی پروگرام ہے؟

(ہ) وزیر اعلیٰ پنجاب کے پروگرام "صحت سب کے لئے" کے کیا اہداف مقرر کئے گئے ہیں اور ضلعی و تحصیل مقامات کے ہسپتالوں میں اس پروگرام کے تحت کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع قصور میں رورل ہیلتھ سنٹرز کی تعداد 12 جبکہ بنیادی مراکز صحت کی تعداد 82 ہے۔

RHC میں ڈاکٹرز کی کل تعداد 36 ہے جبکہ BHUs میں ڈاکٹرز کی تعداد 56 ہے۔

بنیادی مراکز صحت کا بجٹ -/23,50,81,000 روپے ہے جبکہ رورل ہیلتھ سنٹرز کا بجٹ -/9,56,30,000 روپے ہے۔

(ب) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں چونیاں اور پتو کی میں ڈاکٹرز کی تعداد کل 16 ہے جبکہ 36 ڈاکٹرز کی کمی ہے اور ان میں پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد 47 ہے جبکہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کوٹ رادھا کشن ابھی اسٹیبلش نہیں ہوا۔

(ج) جی ہاں! ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال قصور میں ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کام کر رہا ہے جس کے تحت مریضوں کو تشخیص اور علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ کیونکہ ہیپاٹائٹس سی کے لئے specialized قسم کی سہولیات درکار ہوتی ہیں لہذا THQ ہسپتالوں سے ایسے مریضوں کو DHQ ہسپتالوں میں ریفر کر دیا جاتا ہے۔

(د) بچوں کے حفاظتی ٹیکہ جات کے شیڈول میں ہیپاٹائٹس "بی" کے حفاظتی ٹیکہ جات بھی شامل ہیں۔

(ہ) وزیراعلیٰ پنجاب کے پروگرام "صحت سب کے لئے" پر ضلعی اور تحصیل مقامات کے ہسپتالوں میں عملدرآمد جاری ہے اور اس کے اہداف درج ذیل ہیں۔

(1) ضلعی ہسپتال کی سطح تک فری ڈائیلیسز یونٹ کا قیام

(2) ایمرجنسی میں ادویات کی مفت فراہمی

(3) ایمرجنسی OTs اور ICU وغیرہ میں جنریٹر کی فراہمی

(4) ڈینگی بخار کے لئے سپرے

(5) دل وارڈ میں ایئرکنڈیشنز کی فراہمی

(6) پولیو کے خلاف خصوصی مہم

فیصل آباد، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد اور ملازمین کی تفصیل

*2350: ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ضلع میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد کتنی ہے، تحصیل وار بتایا جائے؟

(ب) مذکورہ بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد کی تحصیل فیصل آباد میں ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر، دو آر ایچ سیز اور 52 بی ایچ یوز ہیں۔

تحصیل چک جھمرہ میں ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر، ایک آر ایچ سی اور 14 بی ایچ یوز ہیں۔

تحصیل جڑانوالہ میں ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، 4 آر ایچ سیز اور 50 بی ایچ یوز ہیں۔

تحصیل سمندری میں ایک ٹی ایچ کیو، ایک آر ایچ سی اور 29 بی ایچ یوز ہیں۔

تحصیل تاندلیانوالہ میں ایک ٹی ایچ کیو، تین آر ایچ سیز اور 23 بی ایچ یوز ہیں جن کی تحصیل وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں نئے داخلوں سے متعلقہ تفصیلات

*2362: میاں شفیع محمد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں اس سال کتنے نئے طلباء کو داخلہ ملا؟

(ب) مذکورہ طلباء کا تعلق کن اضلاع سے ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں اس سال 273 نئے طلباء کو داخلہ دیا گیا ہے۔

(ب) طلباء کی تفصیل ضلع وار (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ریگولر میڈیکل آفیسرز کی کنٹریکٹ ڈسٹرکٹ سپیشلسٹ تعیناتی کی کنفرمیشن کا مسئلہ

*2370: مہر سلطان سکندر بھروانہ: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پورے پنجاب اور خاص طور پر دور افتادہ اضلاع میں پبلک سروس کمیشن کا امتحان پاس کردہ ڈاکٹرز جو زیادہ تر گریڈ اٹھارہ میں ریگولر میڈیکل آفیسر کام کر رہے تھے کو کنٹریکٹ پر ڈسٹرکٹ سپیشلسٹ تعینات کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی یہ سلیکشن ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی نے کی جو equivalent to Punjab Public Service Commission تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہت سارے تحصیل اور ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی منظور شدہ بہت ساری اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کنفرم نہ ہونے کی وجہ سے ڈاکٹرز پریشانی میں مبتلا ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر ان ڈاکٹرز کو کنفرم کر دیا جائے تو حکومت پنجاب کے خزانے پر مزید کوئی بوجھ نہیں پڑے گا؟

(و) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت دوبارہ پبلک سروس کمیشن سے امتحان لئے بغیر ان ڈاکٹرز کو کنفرم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مطلوبہ کوالیفکیشن ہونے پر باقاعدہ کنٹریکٹ پالیسی کے تحت بعض ایسے ڈاکٹروں کو تعینات کیا گیا ہے۔

(ب) ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی کی سفارشات پر ہی بھرتی کی جاتی ہے۔ مگر ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی اور PPSC ایک برابر نہیں ہیں۔ ضلعی کمیٹی محض کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کرنے کی مجاز ہے۔

(ج) جی ہاں! سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی عدم دستیابی کی وجہ سے کئی جگہوں پر یہ اسامیاں اب تک خالی ہیں۔

(د) اگر کنفرم ہونے سے مراد ریگولر ہونا ہے تو یہ درست ہے کہ اکثر ڈاکٹرز ریگولر نوکری کو کنٹریکٹ پر ترجیح دیتے ہیں۔

(ہ) یہ درست نہیں ہے۔کنفرم کرنے کی صورت میں یقیناً فرق پڑے گا کیونکہ ریگولر ڈاکٹروں کو زیادہ مراعات حاصل ہوتی ہیں۔وہ پنشن اور باتنخواہ چھٹی کے حقدار ہوتے ہیں جبکہ کنٹریکٹ ملازمین محض اپنے کنٹریکٹ کی شرائط کے مطابق ہیPay Package حاصل کرتے ہیں۔

(و) محکمہ صحت ان تمام کنٹریکٹ پر کام کرنے والے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کو جو کہ بنیادی طور پر ریگولر سینئر میڈیکل آفیسر ہیں کو ریگولر کرنے پر سنجیدگی سے غور کر رہا ہے اور اس سلسلے میں پورا کیس تیار کر کے سمری کی صورت میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوادیا گیا تھا۔مزید کارروائی کے لئے کیس محکمہ قانون اور محکمہ ریگولیشن کو بھجوادیا ہے۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پنڈی بھٹیاں میں سٹاف کی رہائشوں کی تعمیر

*2424: چودھری محمد اسد اللہ: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پنڈی بھٹیاں سال2000۔1998 میں تعمیر ہوا لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے ڈاکٹروں کی رہائش کے لئے مکانات نہ بنوائے جاسکے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ رہائش نہ ہونے کی وجہ سے کوئی بھی ڈاکٹر خاص طور پر سپیشلسٹ ڈاکٹر وہاں جانے کے لئے تیار نہ ہے اور کافی اسامیاں اسی وجہ سے خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل ہیڈ کوارٹر پنڈی بھٹیاں میں ڈاکٹروں اور دیگر عملہ کی رہائش کے لئے مکانات تعمیر کرنے کا فوری ارادہ رکھتی ہے نیز کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں اور یہ کب تک پر کرلی جائیں گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ سال 2000-1998 میں رورل ہیلتھ سنٹر سے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، پنڈی بھٹیاں کی upgradation کا کام مکمل ہوا۔ مگر فنڈز کی کمی کی وجہ سے صرف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ و سرجن کے لئے رہائش گاہیں بنائی گئیں۔اس وقت ڈاکٹروں کے لئے کل سات رہائش گاہیں موجود ہیں۔جن میں سے چار رہائش گاہیں ڈاکٹروں کے استعمال کے لئے ہیں جبکہ ایک رہائش گاہ ایڈیشنل سیشن جج صاحب اور دو سول جج صاحبان کے استعمال میں ہیں۔جن کو خالی کروانے کے لئے کئی بار کئی دفعہ کوشش کی گئی ہے حتیٰ کہ ڈی سی او حافظ آباد نے بھی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج حافظ آباد کو رہائشیں خالی کرنے کے لئے لکھا ہے لیکن ہر دفعہ کہا گیا ہے کہ جب بھی متبادل رہائشوں کا انتظام ہو گا یہ رہائشیں خالی کر دی جائیں گی۔

(ب) کسی حد تک یہ بات درست ہے لیکن اس کی اصل وجہ DHQ/THQ ہسپتالوں میں تنخواہ کا کم ہونا ہے کیونکہ RHC/BHU پر ڈاکٹروں کی تنخواہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ حکومت DHQ/THQ کے ڈاکٹروں کے پیکج بھی بہتر کرنے پر غور کر رہی ہے۔

(ج) ڈاکٹروں اور دیگر عملہ کے لئے رہائشوں کی اشد ضرورت ہے۔مالی سال 09-2008 میں اس مقصد کے لئے مختص ہونے والے فنڈز مبلغ-/6.000 ملین روپے اس وجہ سے استعمال میں نہ لائے جا سکے کہ موجودہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پنڈی بھٹیاں مزید توسیع کی گنجائش نہ رکھتا ہے جو کہ نئے تحصیل کمپلیکس میں بننا زیر غور ہیں۔

اس وقت سپیشلسٹس اور دیگر ڈاکٹروں کی 15 اسامیاں خالی ہیں جو کہ بار بار اخبار میں مشتہر کرنے کے باوجود پر نہ ہو رہی ہیں کیونکہ ماہانہ تنخواہ کا پیکج ضروریات زندگی پورا کرنے کے لئے ناکافی ہے۔اس وقت پھر اخبار میں ان اسامیوں کو پر کرنے کے لئے اشتہار دیا گیا ہے جس میں مورخہ 10-07-12 تک درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔

صوبہ میں 2006 تا 2008، پولیو کے رجسٹرڈ کیسز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2432: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2006 تا 2008 صوبہ میں پولیو کے کتنے کیس رپورٹ ہوئے؟

(ب) کتنے مریض صحت یاب ہوئے اور کتنے صحت یاب نہ ہو سکے، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے کوئی awareness پروگرام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ایسا پروگرام پہلے سے جاری ہے تو اس کی تفصیل اور کامیابی کے بارے میں ایوان کو مطلع کیا جائے؟

(د) کیا حکومت نے جدید تحقیق کی روشنی میں جدید ادویات اور احتیاطی تدابیر کا بندوبست کر رکھا ہے، اگر ہاں تو تفصیل سے معزز ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں2006سے جون2010تک پولیو کے کیسز کی تعداد درج ذیل ہے۔

2006	2 کیس
2007	ایک کیس
2008	31 کیس
2009	7 کیس

جون2010تک ایک کیس رپورٹ ہوا ہے۔

(ب) بچوں میں پولیو کا مرض مستقل معذوری کا باعث بنتا ہے۔حکومت پنجاب محکمہ صحت نے پولیو سے متاثرہ بچوں کی بحالی کے لئے میو ہسپتال لاہور کےCentre Physical Rehabilitationمیں مفت علاج و معالجہ کے انتظامات کئے ہیں۔جس سے پولیو زدہ بچوں میں معذوری کے اثرات کم از کم کر کے بچوں کی زندگی کو بہتر بنانے میں مدد دی جاتی ہے۔

(ج) Polioکے خلاف ویکسینیشن EPIپروگرام کا ایک اہم جزو ہے جس کے تحت بچوں کو مندرجہ ذیلscheduleکے مطابق پولیو کے قطرے پلائے جاتے ہیں۔

حفاظتی ٹیکوں کا شیڈول

پیدائش کے فوراً بعد	بی سی جی کا ٹیکہ اور پولیو کے پیدائشی قطرے	
چھ ہفتے کی عمر میں	پینٹاویلنٹ کا پہلا ٹیکہ اور پولیو کی پہلی خوراک	
دس ہفتے کی عمر میں	پینٹاویلنٹ کا دوسرا ٹیکہ اور پولیو	پینٹاویلنٹ کا تیسرا ٹیکہ اور پولیو

	کی دوسری خوراک 14 ہفتے کی عمر میں	کی تیسری خوراک
نوماہ کی عمر میں	خسرہ کا پہلا ٹیکہ	ایک سال سے دو سال کے دوران خسرہ کا دوسرا ٹیکہ

اس کے علاوہ حکومت پنجاب، محکمہ صحت نے پولیو کے موذی مرض کیخلاف ایک جامع پروگرام Polio Eradication Initiative شروع کر رکھا ہے۔اس پروگرام کے تحت عوام الناس کو اس مرض سے بچاؤ کے طریقے بتائے جاتے ہیں، والدین کو اپنے بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلوانے کا شعور دیا جاتا ہے۔اس ضمن میں ایک شیڈول کے تحت پولیو سے بچاؤ کی مہم ترتیب دی جاتی ہے، جس میں مرتب شدہ ٹیمیں گھر گھر جا کر بچوں کو قطرے پلاتی ہیں۔ سال 2009 میں جنوری، مارچ، مئی، جولائی، اکتوبر اور دسمبر کے مہینوں میں N.I.Ds جبکہ اپریل، جون، اگست اور نومبر کے مہینوں میں high risk اضلاع میں سہ روزہ S.N.I.Ds بھی شیڈول کی گئی ہیں۔

(د) پولیو ایک موذی مرض ہے لیکن اس سے بچاؤ شیڈول کے مطابق پولیو کی بیماری کے حفاظتی قطرے پلا کر ممکن ہے، جو کہ ای پی آئی پروگرام کے تحت دیئے جاتے ہیں جن کا شیڈول اوپر دیا گیا ہے۔

ضلع گجرات میں ہیلتھ نیوٹریشن سپروائزر کی بھرتی کی تفصیلات

*2439: میاں طارق محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات میں ہیلتھ نیوٹریشن سپروائزر کی بھرتی ہوئی ہے کل کتنی پوسٹیں ہیں جن پر بھرتی کی گئی ہے، تفصیل یکم جنوری 2008 سے آج تک کی فراہم کریں؟

(ب) جن افراد کو بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام و پتا جات بتائے جائیں ان کی تقرری کس میرٹ کو مدنظر رکھ کر کی گئی ہے میرٹ لسٹ اور میرٹ بنانے والے افسران کے نام بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع گجرات میں ہیلتھ نیوٹریشن سپروائزرز کی بھرتی ہوئی ہے۔یہ بھرتی صرف ایک بار گزشتہ سال کی آخری سہ ماہی میں کی گئی ہے۔کل 88 پوسٹوں پر بھرتی کی گئی جن کی تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بھرتی کئے گئے افراد کے نام وپتاجات کی تفصیل(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔میرٹ محکمہ صحت، حکومت پنجاب کی وضع کردہ پالیسی/معیار کے مطابق ہی بھرتی کی جاتی ہے۔

حکومت پنجاب کی تشکیل کردہ محکمانہ سلیکشن کمیٹی برائے ضلع گجرات نے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر، گجرات کی سربراہی میں میرٹ لسٹ اور میرٹ تیار کیا۔ درج بالا کمیٹی کے افسران کے نام مع عہدہ درج ذیل ہیں:-

1- سردار محمد اکرم جاوید
ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر، گجرات (چیئرمین)

2- ڈاکٹر محمد منیر احمد
ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر(ہیلتھ)گجرات (ممبر)

3- چودھری محمد اصغر
ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر(فنانس اینڈ پلاننگ)گجرات (ممبر)

4- محمد اسلم بھٹی
سیکشن آفیسر(confidential)
نمائندہ محکمہ صحت، حکومت پنجاب (ممبر)

5- ڈاکٹر اظہر محمود چودھری
(ڈسٹرکٹ آفیسر(ہیلتھ))گجرات (ممبر/سیکرٹری)

پنجاب میں ٹیچنگ ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2561: چودھری جاوید احمد(ایڈووکیٹ): کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کتنے ٹیچنگ ہسپتال ہیں، ان میں پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسرز اور ڈاکٹرز کی کتنی پوسٹیں ہیں اور ان میں سے کتنی کہاں کہاں خالی ہیں؟

(ب) ان خالی پوسٹوں کو بھرتی کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں اور کب تک یہ بھرتی مکمل ہو جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب میں اس وقت محکمہ صحت کے تحت 16 ٹیچنگ ہسپتال چل رہے ہیں۔ان میں پروفیسرز کی تعداد 410 ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی تعداد 470، اسسٹنٹ پروفیسرز کی تعداد 694 اور سینئر رجسٹرارز کی تعداد 1035 ہے۔ جس میں پروفیسرز کی 104، ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی 199، اسسٹنٹ پروفیسرز کی 229 اور سینئر رجسٹرارز کی 517 پوسٹیں خالی ہیں۔ جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی تقرری کے لئے requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ارسال کی جا رہی ہے۔پبلک سروس کمیشن کی سفارشات کی روشنی میں تقرریاں عمل میں لائی جائیں گی۔ تاہم اسسٹنٹ پروفیسرز اور سینئر رجسٹرارز کی تقرریوں کا کیس اس وقت عدالت عالیہ میں زیر غور ہے اور عدالت عالیہ نے stay order جاری کیا ہوا ہے۔stay order ختم ہونے پر ہی عدالت عالیہ کے فیصلے کی روشنی میں ان ڈاکٹروں کی تقرریاں عمل میں لائی جائیں گی۔

صوبہ پنجاب میں ڈی ایچ کیو ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2562: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں کتنے ڈی ایچ کیوز ہیں ان کے بیڈز کی strength کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع پاکپتن کے ہسپتال کی اپ گریڈیشن پنجاب حکومت کر رہی ہے، مگر ابھی مکمل نہ ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کی ایس این ای کی منظوری ابھی نہ ہوئی ہے، یہ کب تک ہو جائے گی؟

(د) ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن میں ڈاکٹرز کی شدید کمی ہے۔ یہ کب تک دور کر لی جائے گی، نیز ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں تفصیل وار علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت 36 ڈی ایچ کیو ہسپتال ہیں جن میں سے دو (راولپنڈی، فیصل آباد) Teaching کالج سے منسلک ہیں۔ تمام ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں بیڈز کی کل تعداد 6535 ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں! ایس این ای گورنمنٹ کو بھجوائی جا چکی ہے جو کہ ہسپتال کی تکمیل کے بعد منظور ہو جائے گی۔

(د) ڈی ایچ کیو ہسپتال میں سپیشلسٹ کی تمام اسامیوں سوائے کارڈیالوجسٹ کے ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔ میڈیکل آفیسر ان کی 50 فیصد اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال میں تعینات ڈاکٹرز کو ہیلتھ سیکٹر ریفارمز الاؤنس دینے کا مسئلہ

*2600: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں تعینات میڈیکل آفیسرز کو ہیلتھ سیکٹر ریفارمز الاؤنس دیا جاتا ہے، اگر ہاں تو ماہانہ کتنا الاؤنس دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ الاؤنس ایس ایم او (سینئر میڈیکل آفیسرز) کو نہیں مل رہا ہے؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صوبوں کے ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں تعینات ایس ایم اوز کو بھی یہ الاؤنس دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت Less Attractive تحصیل ہیڈ کوارٹر میں میڈیکل آفیسرز کو آٹھ ہزار روپے الاؤنس دیا جا رہا ہے اور باقی تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں میڈیکل آفیسرز کو پانچ ہزار روپے الاؤنس دیا جارہاہے۔

(ب) جی ہاں! سینئر میڈیکل آفیسرز کو یہ الاؤنس نہیں دیا جارہاہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس سے پہلے کہ یہ الاؤنس دوسرے ڈاکٹرز جن میں سینئر میڈیکل آفیسرز بھی شامل ہیں اور متعلقہ ہیلتھ سٹاف کو فراہم کیا جائے اس پر ایک سٹڈی کروائی جائے جس کی بنیاد پر مزید الاؤنس کی سفارشات مرتب کی جائیں۔ پروگرام ڈائریکٹر، ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ وہ مجوزہ سٹڈی کے لئے ٹی او آرز مرتب کرے۔ جونہی اس مجوزہ سٹڈی کے نتائج سامنے آتے ہیں اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ کاپی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سر گنگارام ہسپتال لاہور کے نرسنگ سکول کی تفصیلات

*2604: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سر گنگارام ہسپتال لاہور کے نرسنگ سکول میں زیر تربیت طالبات سے مبلغ۔/1800 روپے ماہانہ میس فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نرسنگ سکول میں ہفتہ وار کھانے کا کوئی باقاعدہ مینونہ ہے جس کی وجہ سے میس میں اکثر دال اور سبزی ملتی ہے۔ صرف ایک دن گوشت پکایا جاتا ہے جو کہ کوالٹی کے حساب سے ناقص اور مضر صحت ہوتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ میس میں تیار کیا جانے والا کھانا غیر معیاری بلکہ مضر صحت ہوتا ہے جس کی وجہ سے اکثر طالبات میس فیس ادا کرنے کے باوجود بازار سے کھانا کھانے پر مجبور ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ناقص اور غیر معیاری کھانے کے بارے میں پرنسپل صاحبہ کو آگاہ کیا گیا لیکن پرنسپل صاحبہ نے کوئی توجہ نہ دی بلکہ طالبات سے نامناسب روّیہ اختیار کیا اور کہا کہ یہاں پر اسی قسم کا کھانا ملے گا جس نے کھانا ہو کھائے ورنہ بازار سے کھائے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکام بالا مذکورہ سکول کے میس پر کوئی توجہ دینے، معیاری کھانا تیار کرنے اور پرنسپل صاحبہ کے خلاف فیس کی رقم خُورد بُرد کرنے پر قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

پرنسپل، سکول آف نرسنگ اینڈ مڈوائفری، سرگنگارام ہسپتال کی رپورٹ کے مطابق:-

(الف) نرسنگ سکول کے ہاسٹل کا میس پاکستان نرسنگ کونسل کے رولز کے مطابق بنائی گئی میس کمیٹی باہمی مشاورت سے چلاتی ہے جو کہ درج ذیل ہے:-

(1) نرسنگ انسٹرکٹر (چیئرپرسن)

(2)- ہاؤس کیپر (سیکرٹری)

(3) زیر تربیت طالبات ہر کلاس سے ایک، (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) زیر تربیت طالبات جو نرسنگ ہاسٹل میں مقیم ہیں۔-/1500 روپے ماہوار (50 روپے روزانہ) کے حساب سے میس کمیٹی کو ادا کرتی ہیں جس میں ان کو صبح کا ناشتہ، دوپہر کا کھانا اور رات کا کھانا میس مینو کے مطابق دیا جاتا ہے۔

(ب) میس کمیٹی زیر تربیت طالبات کے باہمی مشورے سے ان کی پسند کے مطابق معیاری اور ہائی جینک کھانا طالبات کو فراہم کرتی ہے۔ میس کا باقاعدہ مینو ہوتا ہے جو کہ میس کمیٹی کی مشاورت سے ترتیب دیا جاتا ہے۔ میس مینو کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میس کمیٹی کھانے کی تیاری میں صفائی کا خاص خیال رکھتی ہے اور باقاعدہ کوالٹی چیک کی جاتی ہے۔

(ج) میس میں تیار ہونے والا کھانا ہرگز غیر معیاری نہیں ہوتا کھانا معیاری اور طالبات کی پسند پر عمدہ تیار کیا جاتا ہے۔ کھانے کے بارے میں طالبات سے باقاعدہ استفسار کیا جاتا ہے۔ آج تک

کسی طالبہ نے اس کے بارے میں کوئی تحریری یا زبانی شکایت نہ کی ہے اور نہ ہی کسی اور ذریعہ سے موصول ہوئی ہے۔

(د) کسی بھی طالبہ نے کھانے کے غیر معیاری ہونے کی یا میس کمیٹی کے بارے میں آج تک شکایت نہ کی ہے اور نہ ہی پرنسپل نے کسی کی شکایت رد کی ہے۔

(ہ) تمام افسران پرنسپل صاحبہ سمیت میس میں صفائی اور کھانے کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔مزید برآں طالبات کے فنڈز کا میس کمیٹی باقاعدہ حساب رکھتی ہے اور اس پر ہر طالبہ کو رسائی حاصل ہے میس کی رقم بنک میں جمع ہوتی ہے۔اس مقصد کے لئے بنک میں دو آفیسرز کا مشترکہ اکاؤنٹ ہے۔پرنسپل کے پاس نہ تو میس کی رقم ہے اور نہ اس میں خُورد بُرد کرنے کا کوئی سوال پیدا ہوتا ہے۔میس کی رقم خُورد بُرد کرنے کا الزام درست نہ ہے۔

جناب سپیکر: چلیں مہربانی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ٹائم بڑھا دیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔اس کا ایک منٹ بھی نہیں بڑھایا جائے گا۔

جناب محمد نوید انجم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: حضرت صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں۔جی۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بلدیات جواب جو دے رہے تھے انہوں نے cattle vacation جو Union PP-145, & PP-144 سے ہوئی تھی اس کے بارے میں غلط جواب دیا تھا تو جناب ڈپٹی سپیکر صاحب نے آج کے دن کے لئے اس کو رکھا تھا کہ وہ اس کی جامع رپورٹ ادھر آکر پیش کریں گے آکر تو انہوں نے غلط جواب دینے کے بارے میں کیا action لیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہیں اور نہ ہی میرے خیال میں جواب ملا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: چلیں! آپ ہی خاموش ہو جائیں جب وہ آئیں گے تب جواب لے لیں گے۔ ابھی ان کو آنے دیں۔ جی، اب Call Attention Notices لیتے ہیں۔ محترمہ آمنہ اُلفت صاحبہ! موجود ہیں؟ تشریف نہیں رکھتیں. it is disposed of. جی، next محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ! تشریف فرما ہیں؟ اگر میری آواز سُنتی ہیں تو اندر آجائیں، نہیں ہیں۔ چلیں! .It is disposed of

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ جی، اس میں کون سا نمبر آئے گا؟ یہ محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے۔ محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ یہ کہہ گئی ہیں کہ میری والدہ کی طبیعت خراب ہے اس کو pending کر دیا جائے۔ اس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ صاحب! یہ آپ کی تحریک پڑھی گئی ہے؟ اس کا نمبر 399/10 ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جی، جناب سپیکر! اس کا جواب آنا تھا۔ لاء منسٹر صاحب نے ٹائم دیا تھا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے وہ بات ابھی آتی ہے۔ رانا صاحب! وہ اس کا جواب آ گیا ہے؟

ہجویری یونیورسٹی لاہور کا پاکستان انجینئرنگ کونسل سے منظوری کے بغیر کلاسوں کا اجراء اور ڈگری جاری نہ کرنے سے سینکڑوں خاندان متاثر

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو چکا ہے اور ڈیپارٹمنٹ نے اس کا جواب اس طرح سے دیا ہے کہ حکومت پنجاب کی طرف سے 2002 میں ہجویری یونیورسٹی لاہور کو Ordinance L9 of 2002 کے تحت چارٹرڈ دیا گیا۔ ہجویری یونیورسٹی لاہور کے

آرڈیننس کے سیکشن فلاں فلاں کے مطابق یعنی آگے اس کی تفصیل دی گئی ہے۔ جن مضامین کی آرڈیننس میں پڑھانے کی اجازت دی گئی اگر یونیورسٹی اس کے علاوہ کسی بھی فیکلٹی مضمون میں داخلہ کرتی ہے تو یہ غیر قانونی اور آرڈیننس کی خلاف ورزی ہے۔انجنیئرنگ کے مضامین کی شمولیت پاکستان انجنیئرنگ کونسل سے این او سی اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی وساطت سے pattern کی منظوری کے بغیر شروع نہیں کئے جاسکتے۔اگر کوئی پرائیویٹ سیکٹر میں چارٹرڈ یونیورسٹی اس طریق کار کو اختیار کئے بغیر طلباء و طالبات کا داخلہ کرتی ہے تو وہ طالب علموں کے ساتھ fraud ہے۔کیونکہ وہ ڈگری کے اجراء کی مجاز نہ ہے تاہم ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اس سلسلے میں گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم کے مطابق انکوائری کر رہا ہے جو آخری مراحل میں ہے۔ حکومت پنجاب کی کوشش ہے کہ طالب علموں کو کسی قسم کا تعلیمی و مالی نقصان نہ ہو۔ یونیورسٹی کے اس اقدام پر نوٹس لیتے ہوئے یونیورسٹی کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ یہ کارروائی چونکہ ابھی pending ہے تو اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس تحریک التوائے کار کو آپ pending فرمادیں تو بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: کب تک pending کریں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! میری گزارش ہو گی کہ اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر دیں تاکہ اس وقت تک اس کی انکوائری ہو کر اس کا رزلٹ آ جائے اور ڈیپارٹمنٹ پابند ہو کہ اس کی جو انکوائری کی رپورٹ ہے اس معزز ایوان میں پیش کرے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر بحث نہیں ہو گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! بحث نہیں ہو سکتی بات تو ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر بات بھی نہیں ہو سکتی۔ جو آپ نے لکھ کر دے دیا وہ پڑھا گیا اس کا جواب بھی آ گیا ہے اس کے بعد وزیر موصوف نے اس کو pending کروا دیا ہے۔ اس کے بعد اس پر فیصلہ بھی میرے خیال میں بعد میں ہو گا۔ ابھی اس وقت اس پر کوئی بات نہیں ہو سکے گی۔ قانون اور قاعدے کے مطابق اس پر بات نہیں ہو سکتی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! آپ میری عرض تو سن لیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں غلط بات کر رہا ہوں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ میں اس کے متعلق صرف یہ گزارش کرنا چاہتا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا آدھا گھنٹہ ہوتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب! آپ جیسے مناسب سمجھتے ہیں۔ میں تو ان بچوں کی بات کر رہا تھا۔

جناب سپیکر: ان کی بات ہو گئی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! اگر گورنمنٹ کو ان بچوں کی کوئی فکر نہیں ہے۔ 600 بچوں کو اگر فارغ کر دیا جائے مجھے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

جناب سپیکر: انہوں نے ان کی بات سن لی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! اس میں میرے حلقے کا تو کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ! اس پر کارروائی ہو گی۔ آپ اس کی فکر مت کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس سے پہلے آپ نے جتنی بھی تحاریک pending کی ہیں ان کا آج تک کچھ نہیں بنا۔ اس پر بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ نے کہا نہیں بولنا تو میں آپ سے معذرت کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار کا مقصد ہوتا ہے کہ آپ کی بات حکومت کے نوٹس میں آ جائے۔ اس کا جواب حکومت نے دینا ہوتا ہے انہوں نے آپ سے وقت لیا ہے کہ اگلے اجلاس تک ہم اس کی انکوائری مکمل کر کے پھر آپ کو رپورٹ دے دیں گے .Matter ends ٹھیک ہے۔ شاہ جی! مطمئن ہو یا کرو ایج نہ کریا کرو۔ ملک عادل حسین اترا صاحب۔ تحریک التوائے کار نمبر 400/10 آپ نے اسے پڑھا ہے یا نہیں؟

ملک عادل حسین اترا: ابھی نہیں پڑھی۔

جناب سپیکر: پھر آپ اس کو پڑھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا!میری بھی تحریک التوائے کار نمبر 395-394 ہے ۔ میرے خیال میں 400بعد میں آتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی تحاریک التوائے کار بعد میں آئی ہیں اور بعد میں circulate ہوئی ہیں ایسے نہ کیا کریں۔

ضلع بھکر کے موضع بھکر نشیب میں واقع 132 کنال اراضی پر محکمہ کی ملی بھگت سے بااثر شخصیت کا قبضہ

ملک عادل حسین اترا: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی معطل کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ ضلع بھکر کے موضع بھکر نشیب میں واقع132 کنال اراضی کے مشترکہ کھاتہ میں ایک انتہائی بااثر "شخصیت"کی26 کنال چار مرلے غیر ممکن اراضی ڈی او آر بھکر کی طرف سے مجوزہ جعلی احکامات پر تحصیلدار، پٹواری، ہیڈ کلرک (ریونیو)اور گرداور کی ملی بھگت سے اسی مشترکہ کھاتہ میں مورخہ 24-02-2010انتقال نمبر4471 کے تحت شامل کر دی گئی تاکہ یہ بااثر شخصیت132 کنال اراضی پر بھی اپنا قبضہ جما سکے حالانکہ 132 کنال اراضی میں سے صرف40 کنال اراضی قابل کاشت ہے اور باقی رقبہ غیر ممکن راستہ جات پر مبنی ہے جو کہ قانوناً کسی کے قبضہ میں نہیں آ سکتا۔ متعلقہ پٹواری، گرداور، تحصیلدار، ہیڈ کلرک (ریونیو)اور ڈی او (آر) بھکر غریب اور بے سہارا لوگوں کی اراضی پر بااثر شخصیات کو قابض کرنے کے لئے ان کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں اور یہ لوگ ایک مافیا کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ اس مافیا کے خلاف جب اعلیٰ حکام کو نوٹس لینے کا کہا گیا تو وہاں سے بھی "چپ سادھی" گئی اور اعلیٰ شخصیت کے خلاف کسی بھی قسم کا کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا اور اب عالم یہ ہے کہ "مافیا" جہاں کہیں بھی سرکاری یا کسی "ماڑے" آدمی کی زمین دیکھتا ہے تو وہاں پر اعلیٰ شخصیات کو قبضہ جمانے کا کوئی بھی موقع ضائع نہیں جانے دیتا اور یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ اور بااثر شخصیات اس "مافیا" کے غیر قانونی کاموں کو مکمل "تحفظ" دیتی ہیں۔ "مافیا" کی طرف سے سرکاری اور غریب لوگوں کی زمین بااثر اور اعلیٰ شخصیت کے قبضے کرنے اور

"مافیا" کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہ ہونے پر بھکر کے مقامی عوام میں اس "مافیا" کے خلاف سخت غم وغصہ پایا جاتا ہے۔"

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اس کا جواب میرے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو ابھی پڑھی نہیں گئی اس کا جواب کیسے آگیا ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا نمبر400 ہے؟

جناب سپیکر: جی ہاں!

وزیر قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): نمبر400 کا جواب میرے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک کا جواب جو میرے پاس ڈی او (آر) بھکر نے بھیجا ہے وہ اس طرح سے ہے کہ رجسٹر حقداران زمین سال06-2005 موضع بھکر نشیب تحصیل وضلع بھکر کھاتہ نمبر354 میں مسماۃ شمیم اختر دختر محسن علی خان 26 کنال4 مرلہ کی مالکہ ہے جبکہ دیگر کھاتہ نمبر847 رقبہ تعدادی 132 کنال 17 مرلے میں سے مسماۃ شمیم اختر مذکورہ 6 کنال 16 مرلہ اراضی کی مالکہ ہے۔ اسی طرح اسی کھاتہ نمبر 841 میں خسرہ نمبر 1801,1802, 1803,1804,1805,1806 اور1807 قطعات رقبہ بقدر39 کنال پر بطور حصہ دار مالکہ قابضہ ہے۔ مسماۃ شمیم اختر دختر محسن علی خان نے بذریعہ کونسل ڈی او (آر) بھکر کے پاس درخواست دائر کی جو کہ بغرض رپورٹ عملہ فیلڈ کو ارسال ہوئی۔ عملہ فیلڈ کی رپورٹ پر ڈی او (آر) بھکر نے مورخہ 12-09-2009 کو حکم صادر کرتے ہوئے درستی ریکارڈ کی اجازت دی جس کی تعمیل میں انتقال نمبر4384 مورخہ 06-10-09 تصدیق و منظور ہوا۔ روبکار نمبر 590 مورخہ 06-10-09 کی رو سے ڈی او (آر) بھکر نے تحصیلدار بھکر کو حکم دیا کہ مذکورہ بالا کھاتہ جات یکجا کر دیئے جائیں لہٰذا اس کے مطابق عملدرآمد کیا جائے۔ اس حکم کی تعمیل میں انتقال نمبر4471 مورخہ 24-02-2010 کو تصدیق و منظور ہوا اور کھاتہ جات کو یکجا کر دیا گیا۔ جناب ڈی او (آر) بھکر کے ان احکامات کے خلاف اپیل عدالت

ڈی او(آر) بھکر دائر کی گئی جو کہ زیر سماعت ہے۔ مزید برآں اس سلسلے میں محکمانہ انکوائری بھی زیر سماعت ہے جبکہ محکمہ انسداد رشوت ستانی میں بھی اسی نوعیت کی انکوائری چل رہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے جواب سن لیا ہے۔

ملک عادل حسین اترا: جناب والا! میری حکومت سے یہ گزارش ہے کہ متعلقہ اہلکاروں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: اس کے لئے آپ وزیر موصوف سے علیحدہ مل لیں کیونکہ اب اس تحریک التوائے کار کو dispose of کرنا پڑے گا۔

ملک عادل حسین اترا: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب ان کی جو grievances ہیں ان کو redress کروا دیں۔ it is disposed of اگلی تحریک التوائے کار نمبر 420 محترمہ نگہت ناصر صاحبہ کی 12 تاریخ کے لئے pending تھی اس کو ابھی کل تک کے لئے pending کر دیں۔ .pending till tomorrow اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 422 بھی انہی کی ہے .pending till tomorrow۔ اس کے بعد بھی ان کی تحریک التوائے کار نمبر 423 ہے یہ بھی pending till tomorrow۔ اس کو میرے خیال میں تھوڑا سا لمبا کر دیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 426 محترمہ سیمل کامران صاحبہ کی ہے وہ تشریف نہیں رکھتیں اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔ الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 427۔ یہ پڑھی جا چکی ہے یا پڑھنی ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب والا! ابھی پڑھنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھ دیں۔

دربار حضرت مادھولال حسینؒ لاہور کی ڈسپنسری کی اچانک مسماری سے اہل علاقہ کو علاج معالجہ میں دشواری کا سامنا

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ دربار حضرت مادھولال حسین لاہور جو محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہے کی ڈسپنسری جس سے روزانہ سینکڑوں مریض استفادہ کر رہے تھے کو بڑی عجلت سے گرا دیا گیا۔تفصیلات کے مطابق حضرت مادھولال حسین دربار باغبانپورہ لاہور سے ملحقہ ڈسپنسری جو چل رہی تھی اور اس کی بلڈنگ بھی قابل استعمال تھی کو دربار کی انتظامیہ نے محکمہ اوقاف کے عملہ کی ملی بھگت سے مسمار کر دیا ہے جس سے سینکڑوں مریض روزانہ فیضیاب ہو رہے تھے۔ڈسپنسری گرانے سے اہل علاقہ کو علاج معالجہ میں اچانک پریشانی کا سامنا ہے۔مزید یہ کہ ڈسپنسری سے ملحقہ برآمدے جو چند سال قبل ایم این اے کی گرانٹ سے تعمیر کئے گئے تھے جس سے میلہ چراغاں پر ہزاروں زائرین مستفید ہو رہے تھے۔اب زائرین کے بیٹھنے کے لئے بھی کوئی معقول انتظام نہ ہے۔یہ ایوان سن کر حیران ہو گا کہ دربار کی فرنٹ چاردیواری جو کافی اونچی اور دیدہ زیب تھی کو بھی بڑی عجلت میں دربار انتظامیہ اور محکمہ کے عملہ کی ملی بھگت سے گرا دیا گیا ہے اور ڈسپنسری اور برآمدوں کی جگہ دکانیں بنانے کا پروگرام ہے اور اسی سلسلے میں جعلی بکنگ بھی جاری ہے جبکہ دکانوں کی تاحال بنیاد بھی نہیں رکھی گئی اور افسران واعلیٰ حکام آنکھیں بند کر کے بیٹھے ہیں۔دربار انتظامیہ اور محکمہ کے عملہ کی ملی بھگت سے ڈسپنسری، چاردیواری اور برآمدے گرانے سے اہل علاقہ سراپا احتجاج ہیں اور حکومت کے خلاف شدید غم وغصہ کا اظہار کر رہے ہیں اور مطالبہ کر رہے ہیں کہ ڈسپنسری اور برآمدوں کی فوراً تعمیر کروائی جائے اور ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جو جواب موصول ہوا ہے وہ اس طرح سے ہے کہ دربار حضرت مادھولال حسین کی ترقیاتی سکیم کے لئے محکمہ اوقاف نے مورخہ 17-8-2009 کو 3 کروڑ 90 لاکھ روپے منظور کئے اور ترقیاتی کام کے فنڈز گورنمنٹ آف پنجاب نے مہیا کئے۔ترقیاتی سکیم میں درج ذیل کام شامل ہیں از سر نو تعمیر مسجد ملحقہ دربار حضرت مادھولال حسین، لائبریری بلاک برائے زائرین، وضو گاہ، 8 عدد دکانات، 20 ہزار گیلن پانی کی ٹینکی مع ٹربائن، ڈسپنسری و مسافر خانہ

از سر نو تعمیر،اس کام کو تمام دفتری کارروائی کے بعد مورخہ 24-فروری 2010 فرم میسرز چودھری مقصود احمد کو الاٹ کیا گیا ہے۔سال 10-2009 کے لئے حکومت پنجاب نے ایک کروڑ روپے مہیا کئے جبکہ آئندہ مالی سال 11-2010 کے لئے مبلغ 2 کروڑ 90 لاکھ مہیا کئے جائیں گے۔اس وقت موقع پر کام تیزی سے جاری ہے اور مسجد کی بنیادوں کا کام مکمل ہو چکا ہے،پانی کے لئے بورنگ مکمل ہو چکی ہے، ٹینکی اور ٹیوب ویل کے کمرے کے لئے کھدائی جاری ہے۔دکانات، وضو گاہ، لائبریری بلاک، ڈسپنسری، مسافر خانہ کی کھدائی کا کام مکمل ہو چکا ہے، ڈسپنسری اور مسافر خانہ جات بوسیدہ حالت میں تھے جن کی از سر نو تعمیر ہو رہی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! دکانات کی کسی قسم کی بکنگ نہ ہو رہی ہے بلکہ یہ تکمیل کے بعد بذریعہ نیلامی کرائے پر دی جائیں گی اور انشاء اللہ مندرجہ بالا کام اپنے مقررہ وقت جون 2011 کے اندر تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 10/428 محترمہ سیمل کامران کی طرف سے ہے وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار 10/429 محترمہ آمنہ الفت صاحبہ کی طرف سے ہے یہ بھی تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

(اذان مغرب)

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو ایوان میں متعارف ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

The Forest (Amendment) Bill 2010(Bill No. 20 of 2010) Minister for Law to introduce the Forest Amendment Bill 2010.

مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات مصدرہ 2010

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir I move to introduce the Forest (Amendment) Bill, 2010.

MR DEPUTY SPEAKER: The Forest (Amendment) Bill 2010 has been introduced in the House under rule 91 sub- Clause (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Forestry and Fisheries for report up to 31 August 2010.

Now laying of report of appropriation Accounts of the Punjab Forest Department for the year 2005-06 Minister for Law!

محکمہ جنگلات پنجاب کے حسابات مدبندی کی رپورٹ برائے سال 2005-06 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to lay the report of appropriation Accounts of the Punjab Forest Department for the year 2005-06.

MR DEPUTY SPEAKER: The report of appropriation Accounts of the Punjab Forest Department for the year 2005-06 has been laid and

referred to the Public Accounts Committee-II for report with in the period of one year.

Now the laying of the Audit Report on Accounts of the Government of the Punjab for the year 2006-07.Minister for Law!

حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال2006-07کاایوان کی میز پر رکھاجانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to lay the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab audit for the year 2006-07

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab audit for the year 2006-07 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-I for report with in the period of one year. Laying of the Audit Report on the Accounts of Government of Punjab for the year 2007-08 Minister for Law!

حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال2007-08کاایوان کی میز پر رکھاجانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to lay the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab audit for the year 2007-08.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab audit for the year 2007-08 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for report with in the period of one year.

Now laying of the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab for the year 2008-09. Minister for Law!

حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال2008-09کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to lay the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab audit for the year 2008-09.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab audit for the year 2008-09 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-I for report with in the period of one year.

Now laying of the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab for the year 2009-10.Minister for Law!

حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال2009-10کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to lay the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab audit for the year 2009-10.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab Audit for the year 2009-10 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for report with in the period of one year.

Now laying of the Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts Government of the Punjab for the year 2007-08. Minister for Law!

حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال2007-08کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to lay the Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts of Government of the Punjab audit for the year 2007-08.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Revenue Receipt of Government of the Punjab audit for the year 2007-08 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for report with in the period of one year.

Now laying of the Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts Government of the Punjab for the year 2008-09. Minister for Law!

حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال2008-09کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to lay the Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts of Government of the Punjab audit for the year 2008-09.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Revenue Receipt of Government of the Punjab audit for the year 2008-09 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-I for report with in the period of one year.

Now laying of the Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts Government of the Punjab for the year 2009-10. Minister for Law!

حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال2009-10کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to lay the Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts of Government of the Punjab audit for the year 2009-10.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts of Government of the Punjab Audit for the year2009-10.has been laid and referred to the Public Account Committee –II for report with in the period of one year

Now laying of the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab Civil Works C&W, HUD & PHE, I&P, LG&CD, P&D and EP departments for the year 2007-08

حکومت پنجاب کے محکمہ جات سول ورکسC&W، HUD & PHE،I&P،LG&CD، P&DاورEPکی آڈٹ رپورٹ

برائے سال2007-08کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to lay the Audit Report of audit on the Accounts of Government of the Punjab Civil Works C&W, HUD & PHE, I&P, LG&CD, P&D and EP departments for the year 2007-08

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report of Audit on the Accounts of Government of the Punjab Civil Works C&W, HUD & PHE, I&P, LG&CD, P&D and EP departments for the year 2007-08 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for report with in the period of one year

Now laying the Audit Report of audit on the Accounts of Government of the Punjab Civil Works C&W, HUD & PHE, I&P, LG&CD, P&D and EP departments for the year 2008-09

حکومت پنجاب کے محکمہ جات سول ورکس C&W، HUD & PHE، I&P، LG&CD، P&D اور EP کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال 2008-09 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to lay the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab Civil Works C&W, HUD & PHE, I&P, LG&CD, P&D and EP departments for the year 2008-09.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab Civil Works C&W, HUD & PHE, I&P, LG&CD, P&D and EP departments for the year 2008-09 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-I for report with in the period of one year.

Now laying of the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab Civil Works C&W, HUD & PHE, I&P, LG&CD, P&D and EP departments for the year 2009-10

حکومت پنجاب کے محکمہ جات سول ورکس C&W، HUD & PHE، I&P، LG&CD، P&D اور EP کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال 2009-10 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to lay the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab Civil Works C&W, HUD & PHE, I&P, LG&CD, P&D and EP departments for the year 2009-10.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the accounts of Government of the Punjab Civil Works C&W, HUD & PHE, I&P, LG&CD, P&D and EP departments for the year 2009-10 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for report with in the period of one year.

Now laying of the Audit Report on the Accounts of Public Sector Enterprises Government of the Punjab for the year 2006-07

حکومت پنجاب کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال2006-07کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to lay the Audit Report on the accounts of Public Sector Enterprises of Government of the Punjab for the year 2006-07

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the accounts of Public Sector Enterprises of Government of the Punjab for the year 2006-07 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-I for report with in the period of one year.

Now laying of the Audit Report on the accounts of Public Sector Enterprises Government of the Punjab for the year 2007-08

حکومت پنجاب کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال2007-08کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir I move to lay the Audit Report on the accounts of Public Sector Enterprises of Government of the Punjab for the year 2007-08.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the accounts of Public Sector Enterprises of Government of the Punjab for the year

2007-08 has been laid and referred to the Public Accounts Committee –II for report with in the period of one year

Now laying of the Audit Report on the accounts of Public Sector Enterprises Government of the Punjab for the year 2008-09

حکومت پنجاب کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال2008-09کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir I move to lay the Audit Report on the accounts of Public Sector Enterprises Government of the Punjab for the year 2008-09.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the accounts of Public Sector Enterprises Government of the Punjab for the year 2008-09 has been laid and referred to the Public Accounts Committee –I for report with in the period of one year

Now laying of the Audit Report on the accounts of Public Sector Enterprises Government of the Punjab for the year 2009-10

حکومت پنجاب کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال2009-10کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir I move to lay the Audit Report on the accounts of Public Sector Enterprises Government of the Punjab for the year 2009-10.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the accounts of Public Sector Enterprises Government of the Punjab for the year 2009-10 has been laid and referred to the Public Accounts Committee –II for report with in the period of one year.

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب مصدرہ 2010

(---جاری)

CLAUSE - 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up "The Punjab Immovable Property Tax (Amendment) Bill 2010 (Bill No.5 of 2010) and be resume consideration on the same .Clause -2 of the Bill is under consideration. A total of three amendments have been proposed in it. The first 2 amendments were lost and third amendment was moved by Ms Amna Ulfat and discussed. Law Minister has a right of reply. Minister for law!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! third amendment کو میں نے اُس دن بھی respond کیا تھا۔ یہ پہلی دو amendments کی طرح بالکل مناسب نہ ہے۔ یہ basic Clause سے بھی contradictory ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس کو رد کیا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment move and the question is:-

> That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Excise & Taxation, after the proposed Para (a), the following proviso be added:-
>
> "(aa) three official copies of Valuation Lists shall be placed, one each at Provincial, Divisional and District

level so as to save irreparable loss of the record of Valuation Lists."

(The motion was lost)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:-

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

CALUSE-3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-1

MR SPEAKER: Now, Clause-1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Now third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir I move:

"That the Punjab Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill 2010 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:-

"That the Punjab Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill 2010 be passed."

The motion moved and the question is:-

"That the Punjab Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill 2010 be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed)

MR. SPEAKER: Now we take up King Edward Medical University (Amendment) Bill 2010. Minister for Law.

مسودہ قانون (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی مصدرہ 2010

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Sir, I move

"That the King Edward Medical University (Amendment) Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Health be taken into consideration at once."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That the King Edward Medical University (Amendment) Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Health be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it. The motion moved and the question is:

"That the King Edward Medical University (Amendment) Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Health be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

CLAUSE-2

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause.

Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-1

MR SPEAKER: Clause-1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now third reading starts. Minister for Law.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker, I move:

"That the King Edward Medical University (Amendment) Bill 2010, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the King Edward Medical University (Amendment) Bill 2010, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the King Edward Medical University (Amendment) Bill 2010, be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: Now, we take up The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2010. Minister for Law.

مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب مصدرہ2010

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker, I move:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief & Consolidation be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on

Revenue, Relief & Consolidation be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it. The motion moved and the question is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief & Consolidation be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR SPEAKER: Now, second reading starts. We take the Bill Clause by Clause.

Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That The Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Now, third reading starts. Minister for Law.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker, I move:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2010, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2010, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2010, be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Public-Private Partnership for Infrastructure Bill 2009. Minister for Law.

مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ برائے انفراسٹرکچر پنجاب مصدرہ2009

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker, I move:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Punjab Public-Private Partnership for Infrastructure Bill 2009."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the

Punjab 1997, for the continuance of the Punjab Public-Private Partnership for Infrastructure Bill 2009."

The motion moved and the question is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Punjab Public-Private Partnership for Infrastructure Bill 2009."

(The motion is carried)

MR SPEAKER: Now, first reading starts. We take up the Punjab Public-Private Partnership for Infrastructure Bill 2009. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker, I moved:

"That the Punjab Public-Private Partnership for Infrastructure Bill 2009, as recommended by the Standing Committee on Planning & Development be taken into consideration at once."

MR SPEKAER: The motion moved is:

"That the Punjab Public-Private Partnership for Infrastructure Bill 2009, as recommended by the Standing Committee on Planning & Development be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it. The motion moved and the question is:

"That The Punjab Public-Private Partnership for Infrastructure Bill 2009, as recommended by the Standing Committee on Planning & Development be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 4

MR SPEAKER: Now, second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause.

Now Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is an amendment in it, the amendment is from Minister for Law and Parliamentary Affairs.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move:

"That in Clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Planning and Development in sub-Clause (2) Paragraph (D) and (E) be omitted and subsequent Paragraph be re-numbered accordingly."

MR. SPEAKER: The amendment moved is:

"That in Clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Planning and Development in sub-Clause (2) Paragraph (D) and (E) be omitted and subsequent Paragraph be re-numbered accordingly."

The amendment moved and the question is:

"That in Clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Planning and Development in sub-Clause (2) Paragraph (D) and (E) be omitted and subsequent Paragraph be re-numbered accordingly."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause (4) of the Bill as amended do stand part of the Bill"

(The motion was carried)

CLAUSE 5

MR. SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 6

MR. SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 7

MR. SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 8

MR. SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 9

MR. SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 10

MR. SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 11

MR. SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 12

MR. SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion is carried)

CLAUSE 13

MR. SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 14

MR. SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 15

MR. SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 16

MR. SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 17

MR. SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 18

MR. SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 19

MR. SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is general consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 20

MR. SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 21

MR. SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 22

MR. SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 23

MR. SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 24

MR. SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 25

MR. SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-26

MR. SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-27

MR. SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-28

MR. SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-29

MR. SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-30

MR. SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-31

MR. SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-32

MR. SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-33

MR. SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-34

MR. SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-35

MR. SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-36

MR. SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-37

MR. SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 37 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-38

MR. SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

SCHEDULE-I

MR. SPEAKER: Now, schedule I of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That schedule I of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

SCHEDULE-II

MR. SPEAKER: Now, Schedule II of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That schedule II of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-3

MR. SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-2

MR. SPEAKER: Now Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-1

MR. SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

PREAMBLE

MR. SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

LONG TITLE

MR. SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

MR. SPEAKER: Now third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Punjab Public Private-Partnership for Infrastructure Bill 2009 as amended be passed."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Public Private-Partnership for Infrastructure Bill 2009 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Public Private-Partnership for Infrastructure Bill 2009 be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ اب اجلاس بروز منگل مورخہ 13۔جولائی 2010 بوقت صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔